

مسلك غوث اعظم اور مخالفين

ابوالحق آق غلام مرتضى ساقى مجددى

واتبع سبيل من اناب الى

مسلك غوث اعظم



از

ترجمان اہلسنت، مناظر اسلام، حضرت
علامہ ابوالحق پیر غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب..... مسک غوث اعظم اور مخالفین

از قلم..... ابوالحق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

با اہتمام..... شیخ محمد سرور اویسی سن اشاعت..... جولائی 2010ء

کمپوزنگ..... ساقی کمپوزنگ سنٹر، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی 03466049748

تعداد..... صفحات..... ہدیہ.....

حسب فرمائش..... سنی پبلیکیشنز گوجرانوالہ، محلہ رحمت پورہ گلی نمبر 1

ملنے کے پتے



WWW.NAFSEISLAM.COM

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
1	غرض تالیف	16
2	پہلا باب	21
3	غنیۃ الطالبین کے متعلق مختلف آرائی	21
4	پہلا موقف	23
5	دوسرا موقف	24
6	مخالفین کا اعتراف	29
7	تنبیہ	31
8	باب دوم	32
9	صاحب کتاب ”الغنیۃ حنبلی ہیں	32
10	صاحب کتاب کا نعرہ حنبلیت	37
11	سیدنا شیخ جیلانی رحمہ اللہ حنبلی تھے	38
12	آل نجد کا اعتراف	39
13	باب سوم	40
14	عقائد مسائل	40
15	عقائد کی درستی برمسلك اہلسنت	42
16	مسلك اہلسنت کی فضیلت	43
17	عقائد اہلسنت	43

44	نجات صرف اہلسنت میں	18
46	بدمذہبوں کا رد اور ان سے اجتناب	19
48	حقیقت توحید	20
49	مقام رسالت	21
49	مرتبہ شفاعت	22
50	مقام محمود	23
50	شان مصطفی ﷺ	24
51	وسیلہ نبوی	25
52	شب معراج رؤیت الہی	26
52	ندائے یارسول اللہ بعد از وصال النبی ﷺ	27
53	انبیاء و اولیاء کے خاص علوم	28
53	غیبی باتوں پر اطلاع	29
56	کشف والہام	30
58	محبوبان خدا کی طاقت و تصرف	31
64	خلاصۃ الکلام	32
65	اللہ والے فائدہ دیتے ہیں	33
65	اللہ والوں کی مجلس میں بیٹھو	34
66	مراتب اولیائی	35

67	اولیا ﷺ طہ ہوتے ہیں	36
67	توسل بالذات	37
67	شیخ طریقت وسیلہ ہے	38
68	شیخ صاحب علم ہو	39
69	برزخی زندگی	40
71	بارگاہ رسالت میں حاضری	41
75	قیام تعظیمی	42
76	برکت حاصل کرنا	43
76	بزرگوں کے ہاتھ چومنا	44
76	اہل قبر کا احترام	45
76	ایصال ثواب	46
77	قبروں پر حاجت طلب کرنا	47
77	مخلوق کا ادب و تعظیم	48
77	شب معراج کی فضیلت	49
78	نبی اکرم ﷺ کے دیدار کے لیے عمل	50
79	علماء و صلحا کی خدمت میں تحفہ پیش کرنا	51
79	روضہ مقدسہ، زیارت مرشد اور مقامات مقدسہ کے لیے سفر	52
79	آداب شیخ	53

81	کرامت و معجزہ کا اختیار ہونا	54
81	جہاد اکبر	55
82	فقہاء کی عظمت	56
83	تقلید کی حمایت	57
85	سیدنا امام ابو حنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> سے عقیدت	58
86	خارجیوں کی مذمت	59
88	فضائل شعبان و شب برأت	60
88	عاشورا کے فضائل	61
89	وضو کی دعائیں	62
89	استنجاء سے فارغ ہو کر یہ پڑھے	63
89	بسم اللہ پڑھتے وقت یہ دعائیں	64
89	ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے	65
89	کلی کرتے وقت یہ کلمات پڑھے	66
89	ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے	67
90	ناک جھاڑتے وقت یہ کلمات کہے	68
90	منہ دھوتے وقت کہے	69
90	دایاں بازو دھوتے وقت یوں کہے	70
90	بایاں بازو دھوتے وقت یوں کہے	71

90	سرکامسح کرتے وقت یہ دعامانگے	72
90	کانوں کامسح کرتے وقت یوں کہے	73
90	گردن کامسح کرتے ہوئے پڑھے	74
91	دایاں پاؤں دھوتے وقت کہے	75
91	بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے	76
	وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے	77
91	یہ الفاظ پڑھے	
91	گردن کامسح	78
91	امور نماز کی تقسیم	79
92	زبان سے نیت کرنا	80
93	تراویح میں رکعت	81
93	تراویح، تہجد اور وتر الگ الگ ہیں	82
94	تین وتر ایک سلام کے ساتھ	83
94	تعویذ کا جواز	84
95	دم کرنا	85
96	داڑھی ایک مٹھی	86
96	مونچھیں استرے سے مونڈنا	87
96	قربانی کے تین دن	88

97	قربانی کے جانور	89
97	دعا کا طریقہ	90
97	فرض نماز کے بعد دعا	91
98	مقتدی قرأت نہ کرے	92
98	غیر صحابہ کر ترضی	93
98	فتوح الغیب اور مسلک غوث جیلانی علیہ الرحمہ	94
99	عظمت مقام مصطفی ﷺ	95
99	نور انیت مصطفی ﷺ	96
99	خود ساختہ درود و سلام	97
99	فتوح الغیب کے درج ذیل کلمات ملاحظہ ہوں	98
100	غیر اللہ کون؟	99
100	دوستان خدا	100
100	شیخ طریقت کی ضرورت	101
101	صفات الیہ کا مظہر	102
102	ملکی صفات	103
102	حکم نافذ ہوتا ہے	104
103	کن فیوکن کا مقام	105
103	نگہبان عالم	106

104	سرچشمہ خیر	107
105	بشری اوصاف سے پاک	108
105	اولیاء ﷺ ہوتے ہیں	109
106	الہام	110
106	محدث	111
106	غوث، قطب، ابدال	112
107	مقام ناز	113
108	خدا کے ہم نشین	114
108	سفارش کرنے والا	115
108	مرید اور مراد	116
109	محبوب	117
109	اہل تحقیق	118
109	علوم و اسرار کی کثرت	119
111	قبل از وقت علم	120
111	سوء سے بچاؤ	121
111	ولی کی دعا	122
112	ضرور ملتا ہے	123
112	جہاد اکبر	124

112	بزرگوں کو اپنے جیسا نہ سمجھو	125
112	علماء نے کہا	126
113	ذلیل کون؟	127
113	سرالاسرار اور مسلك حضرت شيخ بغدادی قدس سرہ العزیز	128
113	درود و سلام	129
114	اولیت و نورانیت مصطفیٰ ﷺ	130
116	تصرفات محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات	131
116	حیات انبیاء و اولیائی	132
117	شیطان مثل نہیں بن سکتا	133
117	نجات اہلسنت میں	134
118	ضرورت مرشد	135
119	مرشد وسیلہ	136
119	علوم خاص و مشاہدات	137
121	صفات خداوندی کا اظہار	138
122	قبر میں نبی، ولی کی تعظیم	139
122	اولیاء	140
122	جہاد اکبر	141
122	علماء آقا و مولیٰ	142

123	ذکر جہری و خفی	143
123	جلاء الخواطر اور نظریہ حضرت غوث اعظم شیخ بغدادی علیہ الرحمہ	144
123	مسلك اہلسنت	145
123	وسیلہ	146
124	دیدار باری تعالیٰ	147
124	چھپی چیزوں کا علم	148
124	مخلوق سے مدد	159
125	اللہ والے زندہ	150
125	علماء و فقہاء و اولیاء کی باتیں	151
125	بزرگوں کا طریقہ	152
126	شیخ کی معیت	153
127	حصول برکت	154
127	مجالس ذکر	155
127	اللہ والوں پر خرچ	156
127	کس مخلوق سے علیحدگی	157
128	مقامات اولیائی	158
131	الفتح الربانی اور مسلك غوث جیلانی قدس سرہ الصمدی	159
131	احوال امت سے باخبر	160

131	واسطہ نبوی	161
131	فضائل اور فیضان نبوی	162
133	آپ ازلی نبی	163
133	علم غیب	164
133	بزرگوں کی نسب، معیت اور تعلق کی برکتیں	165
135	صالحین کا مذہب	166
135	فقہ اور علماء و مشائخ کے اقوال	167
136	مقامات اولیائی	168
138	اولیاء، خدا اور رسول کے نائب	169
139	تصرفات ولایت	170
142	مخلوق کے لیے قبلہ کعبہ	171
142	منظہر ان صفات الہی	172
143	مخلوق کے قیام کا سبب	173
144	خدا کے ہم نشین	174
144	مخدوم کائنات	175
145	غیبی و خصوصی علوم و مشاہدات	176
147	وحی والہام	177
147	نبوت کا حصہ	178

147	غوث، قطب، ابدال	179
148	ولی نفع بخش	180
148	سدا زندہ	181
149	اہل ذکر سے تبرک	182
149	مخلوق مددگار	183
149	نیکیوں کا ادب	184
150	منکرین کی مذمت	185
150	پیری، مریدی کے منکر	186
150	بدعتی اولیاء سے دور	187
151	اولیاء کی خدمت	188
151	غیر اللہ کا مفہوم	189
153	حاصل کلام	190
154	باب چہارم	191
	فتاوائے غیر مقلدین بر مسائل غنیۃ الطالبین یعنی	192
154	مسائل غنیۃ اور مذہب وہابیہ (بیالیس مثالیں)	193
168	وہابیوں کا اعلان مخالف (بیس حوالے)	194
173	باب پنجم	195
173	غلط فہمیوں اور فریب کاریوں کا محاسبہ	196

176	ابراہیم سیالکوٹی کے مغالطہ کارو	197
181	ثناء اللہ امرتسری کی چالاکی	198
185	عبداللہ روپڑی کی غلط بیانی	199
186	عبدالمنان وزیر آبادی کا دھوکہ	200
188	صادق سیالکوٹی وہابی کی فریب کاریوں کا محاسبہ	201
188	حضرت شیخ اور آپ کی تعلیمات	202
191	یہ حقائق ہیں تماشا لے لب بام نہیں	203
197	پچپانے منکر کون ہے؟	204
200	مسائل نماز	205
	اکاذیب، تحریفات اور بہتانات	206
		203
207	منکر کون ہے؟	207
211	مبشر حسین لاہوری کا تعاقب	208
213	مترجم کا مسائل میں اختلاف (پچانوے مثالیں)	209
218	اعتراف حقیقت	210
219	عقائد و نظریات میں اختلاف	211
219	شرکیہ عبارت	212
222	شرکیہ اوراد	213

222	شرك كى تعليم	214
222	افكار و نظريات پر تنقيد	215
223	اديان باطله سے ہم آہنگ	216
224	منافى اسلام	217
224	انتہائی مذموم عقيدہ	218
225	گمراہ عقيدہ	219
225	توہين آنکيز حرکت	220
226	بدعت ہى بدعت	221
227	تفرقہ بازی	222
228	اندھے مقلد	223
229	بے نماز	224
229	حرام اور گناہ کبيرہ	225
229	جہالت كى نشاندہى	226
230	تحريفات	227
231	تضادات	228
233	اکاذيب	229
236	ابن تیمیہ کے اندھے مقلد	230
237	الغنىہ اور حنفیہ	231

بسم الله الرحمن الرحيم

غرض تالیف

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الامين وعلى جميع الانبياء والمرسلين وسائر صحابته وآله وامتہ اجمعين۔
اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس پر فتن اور مادیت زدہ دور میں بھی اولیاء کرام اور بندگان خدا (کثرہم اللہ تعالیٰ و متعنا اللہ بفیوضاتہم) کی عقیدت و محبت مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں ہے، اہل اسلام آج بھی محبوبان بارگاہ الوہیت کی عظمت و رفعت پر قربان اور ان کی تعلیمات و فہیمات کے قدردان ہیں، دیگر بزرگان دین کے علاوہ غوث الثقلین حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنى والحسينى قدس سرہ النورانی کے ساتھ عوام الناس کی الفت و وارفتگی بھی مثالی ہے..... اور یہ فطری امر ہے کہ جس سے محبت اور پیار کا رشتہ ہوتا ہے آدمی اس کی بات اور اس کی تعلیمات کو ذوق سے سنتا ہے اور دل میں جگہ دیتا ہے، جو وہ کرتا ہے وہی عمل اپنانے اور اسی جیسا انداز بنانے کی کوشش کرتا ہے..... لیکن نفرت پرور اور اولیاء دشمن لوگوں کو یہ مبارک عمل ایک آنکھ نہیں بھاتا، وہ اول تو اس نازک رشتہ کو توڑنے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں، اور اگر اس میں مایوسی دکھائی دے تو مطلب برآری اور ذاتی مفاد پرستی پر اتر آتے ہیں، اور محبت والوں کو محبوب کے نام سے ورغلانے کے مکروہ حیلے تلاش کرتے ہیں..... کیونکہ اہل محبت کا یہی اعلان ہوتا ہے۔ بقول

شاعر:

موت کی سمت بھی ممکن ہو تو چلا آؤں

گر تیرے لہجے میں پکارا جائے مجھ کو

کچھ اسی قسم کا کھیل غیر مقلدین نے مسلمانان اہلسنت سے کھیلا، اول تو دن رات سادہ لوح مسلمانوں کو ولیوں کی دہلیز سے روکنے کی جدوجہد کی، جب اس میں ناکامی دیکھی تو بزرگوں کے نام پر فریب کاری شروع کر دی، کبھی حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ اور دیگر بزرگوں کے نام پر کتابیں گھڑ کر عوام الناس کو گمراہ کیا اور کبھی حضرت غوث پاک علیہ الرحمۃ کے نام سے ”غنیۃ الطالبین“ کے حوالے سے فریب دیا، اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اب برملا حضور غوث پاک علیہ الرحمۃ کو وہابی اور غیر مقلد کہنے سے بھی کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

دستاویزی ریکارڈ کی صحت کے پیش نظر وہابی غیر مقلدین کی چند عبارات پیش خدمت ہیں۔

غیر مقلدین کی چند عبارتیں:

مخالفین کے ”امام العصر“ محمد ابراہیم میرسیا لکوٹی لکھتے ہیں:

”حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) اہلحدیث تھے..... صاف عیاں ہے کہ آپ

اہلحدیث تھے..... اور ترک تقلید کے یہی معنی ہیں۔ وہ اپنی تصانیف میں عام طور پر

حدیث سے سند پکڑتے ہیں..... اور یہی ترک تقلید ہے“ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۶، ۱۰۸)

ظ... ایک دوسرے وہابی غیر مقلد صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں:

”شاہ جیلاں کسی کے مقلد نہ تھے۔ حضرت شیخ جیلانی صرف قرآن اور حدیث

کو بالراست ماننے والے اہل حدیث تھے“ (ارشادات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ص ۵۵، ۵۰)

ظ... عبدالمنان وزیر آبادی کہتے ہیں:

ایک رئیس زادے نے، جو کچھ تعلیم یافتہ اور متحمل مزاج آدمی لگتا تھا، میرے قریب آ کر سنجیدگی سے کہنا شروع کیا کہ حافظ جی! جب تمام مسلمان یہ آمین اور رفع یدین نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ کوئی اچھا اور مستحسن فعل نہیں لہذا آپ بھی نہ کریں، یہ افعال کوئی سنت تھوڑے ہیں..... میں ان کی باتیں سنتا رہا اور آخر میں کہا: خاں صاحب آپ کس سلسلے میں داخل ہیں؟ اور کیا مذہب رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ”میں قادری ہوں اور پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں اور مذہب حنفی رکھتا ہوں“ میں نے عرض کی ”پیر صاحب نے کوئی کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے“ کہنے لگے ہاں! غنیۃ الطالبین ”میں نے کہا“ اگر پیر صاحب نے غنیۃ الطالبین میں ان افعال کو سنت قرار دیا ہو تو پھر؟“ کہنے لگے پھر مان جائیں گے، میں نے کہا یہ کیا بات ہوئی کہ پھر مان جائیں گے، آپ اقرار کیجئے کہ پھر ہم بھی یہ کام، آمین بلند آواز سے کہنا اور رفع یدین کرنا شروع کر دیں گے چنانچہ اس نے اقرار کر لیا اور کہا اچھا کتاب لاؤ اور دکھاؤ، میں نے کہا کتاب اس وقت میرے پاس کہاں ہے، تم کتاب پیدا کرو میں مسئلہ نکال کر دکھا دوں گا چنانچہ کتاب لائی گئی اور میں نے تمام جماعت کے سامنے ان کو وہ جگہ بتادی جہاں یہ مسئلہ درج تھا اور اس کی عربی عبارت کی تشریح بھی کردی تو خاں صاحب نے کتاب اور عربی عبارت کو اچھی طرح دیکھ بھال کر اپنے اطمینان کا اظہار کیا اور رفقاء و احباب سمیت اہل حدیث ہو گیا، بعد ازاں وہ لوگ مجھ سے محبت کرنے لگے۔ (عبدالمنان ص ۳۴)

یہ عبدالمنان وہابی نے عوامی لوگوں سے دھوکہ کیا ہے کیونکہ غنیۃ الطالبین میں ان امور کو سنت نہیں کہا گیا۔

ظ... عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں: شاہ عبدالقادر کو حنبلی کہنا غلطی ہے..... وہ اصل

ابلحدیث تھے۔ (فتاویٰ ابلحدیث ج ۱ ص ۴۱)

ظ... محمد ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارے پہلے گواہ حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ ہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۱۸)

صنادید نجد نے بڑے طمطراق سے یہ باتیں کہہ تو دی ہیں لیکن یہ سب ان کی خام خیالی اور اپنی قوم کو طفل تسلی دینے کے مترادف ہے کیونکہ حضرت غوث پاک ﷺ اور وہابی مذہب دو متضاد چیزیں ہیں وہابیوں کے ان بیانات کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودیوں نے یہودی اور نصرانیوں نے نصرانی کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ما کان ابراہیم یہودی یا ولا نصرانیاً ولکن کان حنیفاً مسلماً وما کان من المشرکین۔ (آل عمران ۶۷) یعنی ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نصرانی نہ تھے وہ تو ہر باطل سے جدا، اللہ کے فرمانبردار بندے تھے اور مشرکین سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ یعنی ان کا ان دونوں فرقوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسے ہی ہمارا دعویٰ ہے کہ: ما کان الشیخ عبدالقادر الجیلانی وہابیاً ولا نجدیاً ولکن کان حنیفاً مسلماً وحنبلیاً وما کان من غیر المقلدین۔ یعنی حضرت غوث پاک علیہ الرحمہ وہابی اور نجدی نہ تھے، بلکہ ہر باطل سے جدا، اللہ کے فرمانبردار اور فقہ حنبلی کے پیروکار تھے، ان کا غیر مقلدین سے کوئی تعلق نہ تھا۔

عوام الناس کو اسی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لیے پیش نظر کتاب کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اکتاب کو ہم مختلف ابواب میں منقسم کریں گے۔ مثلاً: باب اول میں ”غنیۃ الطالبین“ کے متعلق مختلف آراء پیش کی جائیں گی باب دوم میں یہ ثابت کریں گے کہ ”غنیۃ الطالبین“ فقہ حنبلی کے موافق لکھی گئی ہے اور اس پر داخلی اور خارجی شواہد پیش کریں گے۔ باب سوم کو ”عقائد و مسائل“ کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ جس میں حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد و مسائل کو ”غنیۃ“ اور آپ کی دیگر کتب سے پیش کریں گے۔ باب چہارم ”فتاویٰ غیر مقلدین بر مسائل غنیۃ الطالبین“ کے عنوان سے معنون ہوگا۔ جبکہ باب پنجم میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے پھیلائی گئی غیر مقلد و ہابیوں نجدیوں کی غلط فہمیوں اور فریب کاریوں کا پردہ چاک کیا جائے گا۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلیل ولہ المنۃ والاحسان

آخر میں اپنے تمام معاونین مخلصین اور محسنین کا شکر گزار ہوں، اور قارئین سے معذرت خواہ بھی ہوں کہ انہیں اس کتاب کا بہت زیادہ انتظار کرنا پڑا، اس مدت میں انہوں نے موقع بموقع راقم کو یاد دہانی کرانے کی زحمت بھی اٹھائی اور میری ہمت بھی بڑھائی یہ ان کا اس گنہگار پر اظہار شفقت ہے..... فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

قارئین سے التماس ہے کہ اگر وہ کسی علمی، تحقیقی اور کتابت کی غلطی پر آگاہ ہوں تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے۔ ان ارید الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

خیر اندیش:

ابوالحقائق غلام مرتضى ساقى مجددی

03007422469

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پہلا باب



”غنیۃ الطالبین“ کے متعلق مختلف آراء



قديم دور سے ہی یہ چیز زیر بحث رہی ہے کہ ”غنیۃ الطالبین“ کا مصنف کون ہے؟ بعض حضرات اسے سیدنا غوث اعظم پاک ﷺ کی تصنیف قرار دیتے رہے ہیں اور کئی دوسرے بزرگ اس کو آپ کی تصنیف تسلیم نہیں کرتے یا کم از کم محرف و غیر معتبر مانتے ہیں جس سے کتاب کی اہمیت اور ثقاہت برقرار نہیں رہتی ذیل میں دونوں موقف پیش خدمت ہیں۔

پہلا موقف:

ایک موقف یہ ہے کہ ”غنیۃ الطالبین“ حضرت پیران پیر کی تصنیف ہے۔ درج ذیل حضرات کا یہی موقف ہے، ان کی عبارات ملاحظہ ہوں!

ظ... امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں:

”حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ در کتاب غنیۃ کہ از مصنفات ایشان است میفرماید“ (مکتوبات شریفہ، دفتر دوم مکتوب ۶۷)

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ غنیۃ میں فرماتے ہیں اور یہ ان کی تصانیف سے ہے۔

ظ... حاجی خلیفہ نے بھی الغنیۃ کو آپ کی کتاب لکھا ہے۔ (کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۹)

ظ... حافظ ابن تیمیہ نے بھی اسی بات کو لکھا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۵ صفحہ ۱۵)

ظ... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

وقد صنف كتاب الغنية وفتوح الغيب وفيهما أشياء حسنة، ولكن ذكر فيهما أحاديث كثيرة ضعيفة وموضوعة.

(البدایۃ والنہایۃ ج ۱۲ ص ۲۵۲، مکتبہ المعارف بیروت، دوسرا نسخہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ دار ابن حزم)
آپ نے الغنیہ اور فتوح الغیب کتابیں تصنیف کی ہے اور ان میں اچھی چیزیں ہیں لیکن ان میں بہت زیادہ حدیثیں ضعیف اور موضوع ہیں۔

ظ... علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی لکھتے ہیں:

وله كتاب الغنية لطالبي طريق الحق۔ (قلائد الجواهر ص ۷)

یعنی غنیۃ الطالبین آپ کی کتاب ہے۔

ظ... عمر رضا کمالہ نے تسلیم کیا ہے کہ الغنیہ حضرت جیلانی علیہ الرحمۃ کی کتاب ہے۔

(معجم المؤلفین ج ۲ ص ۳۰۷)

ظ... ایسے ہی اسماعیل باشا بغدادی نے بھی اسے تسلیم کیا ہے (ہدیۃ العارفین ج ۱ ص ۵۹۶)

ظ... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہتے ہیں:

حضرت غوث اعظم قدس سرہ در کتاب غنیۃ الطالبین وضع

تعیین کردہ اند۔ (ہمعات ص ۲۳ حیدرآباد، سندھ)

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں وضع کی تعیین کی ہے۔

دوسرا موقف:

”الغنیہ“ کے متعلق دوسرا موقف یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت شاہ بغدادی شیخ عبد

القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی تصنیف نہیں ہے، بلکہ آپ کی طرف منسوب ہے یا کم از کم تحریف شدہ ضرور ہے، اس موقف کے قائلین کے اقوال ملاحظہ ہوں! ظ... شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

هرگز نه ثابت شده كه اين تصنيف آنجناب است اگرچه انتساب با آنحضرت دارد۔ (حاشیہ بر اس ص ۴۷۵)

یہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکا کہ یہ کتاب (غنیۃ الطالبین) آپ کی تصنیف ہے اگرچہ اس کی نسبت ان کی طرف کی جاتی ہے۔ ظ... علامہ عبدالعزیز پرہاری لکھتے ہیں:

ولا یغرنک وقوعہ فی غنیۃ الطالبین منسوبۃ الی الغوث الاعظم عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ العزیز غیر صحیحۃ والا حادیث الموضوعۃ فیہا وافرۃ۔ (النبراس ص ۴۵۵)

اس حدیث کے غنیۃ الطالبین میں واقع ہونے سے تجھے دھوکہ نہ ہو، جو کہ حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی طرف منسوب ہے، کیونکہ یہ نسبت صحیح نہیں اور اس میں موضوع احادیث وافر مقدار میں موجود ہیں۔

ظ... حضرت علامہ نظام الدین ملتانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(غنیۃ الطالبین) بڑے بڑے علماء دین و مورخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی نہیں ہے یہ کوئی اور عبدالقادر ہے۔ چنانچہ مولوی عبدالعزیز ملتانی نے کتاب کوثر النبی اور مولوی غلام قادر بھیروی نے کتاب نور ربانی کے اختتام پر لکھا

ہے کہ یہ کتاب غنیۃ الطالبین جو مشہور ہے پیر صاحب کی نہیں اور بڑے بڑے بزرگان دین کی زبانی سنا گیا ہے کہ یہ کتاب پیر محمد الدین سید عبدالقادر کی نہیں ان کی کتاب واقعی فتوح الغیب ہے۔ اور مولوی عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی اسی کے ترجمہ فارسی میں لکھتے ہیں کہ یہ عبارت کسی مبتدع نے ملا دی ہے۔ اور میرا بھی یہی خیال ہے۔

(جامع الفتاویٰ، المعروف انوار شریعت ص ۲۳۵ جلد اول حصہ پنجم)

یعنی اس کتاب میں ترمیم و اضافہ ہوا ہے اور یہ محرف تبدیل شدہ ہے۔

ظ... اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ سے اس کے متعلق سوال ہوا، سوال و جواب دونوں درج ذیل ہیں: مسئلہ ۵: از کلکتہ ڈاک خانہ بالی گنج کڑا یا وڈ نمبر ۱۰۱ مسئلہ فیض محمد تاجر در بازار مستری ہادی مرحوم۔

حضور قطب الاقطاب سیدنا و مولانا محبوب سبحانی غوث الصمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے رسالہ غنیۃ الطالبین میں مذہب حنفیہ کو گمراہ فرقہ میں مندرج فرمایا ہے اس کو اچھی طرح سے حضور واضح فرما کر تسکین و تشفی بخشیں کہ وسوسہ نفسانی و شیطانی رفع ہو جائیں..... الخ

الجواب..... بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

مکرم کرم فرما اکر مکم اللہ تعالیٰ و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

اولاً: کتاب غنیۃ الطالبین شریف کی نسبت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ خیال ہے کہ وہ سرے سے حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہی نہیں مگر یہ نفی مجرد ہے، اور امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس کتاب میں بعض مستحقین عذاب نے الحاق کر دیا ہے۔ فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

وایاک ان تغتر بما وقع فی الغنیة لامام العارفین وقطب الاسلام والمسلمین
الاستاذ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانه دسه علیه فیها من
نیتقم اللہ منه والافهو برئی من ذلک

(الفتاویٰ الحدیثیہ، مطلب أن ما فی الغنیة للشیخ عبدالقادر، مطبعة الجمالیة مصر ص ۱۲۸)

یعنی خبردار دھوکا نہ کھانا اس سے جو امام الاولیاء سردار اسلام و مسلمین حضور سیدنا شیخ عبد
القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی غنیۃ میں واقع ہوا کہ اس کتاب میں اسے حضور پر افتراء کر کے ایسے
شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ عزوجل اس سے بدلہ لے گا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس سے
بری ہیں۔

ثانیاً: اسی کتاب میں تمام اشعریہ یعنی اہلسنت و جماعت کو بدعتی، گمراہ، گمراہ گر لکھا ہے
کہ: ...: خلاف ما قالت الاشعرية من ان كلام الله معنی قائم بنفسه واللہ حسیب
کل مبتدع ضال مضل۔ (الغنیۃ الطالبی طریق الحق، بیروت ج ۱ ص ۹۱)

بخلاف اس کے جو اشاعرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ایسا معنی ہے جو اس کی ذات کے
ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بدعتی، گمراہ و گمراہ گر کے لیے کافی ہے (ت)
کیا کوئی ذی انصاف کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ یہ سرکار غوثیت کا ارشاد ہے جس
کتاب میں تمام اہلسنت کو بدعتی، گمراہ، گمراہ گر لکھا ہے اس میں حنفیہ کی نسبت کچھ ہو تو کیا
جائے شکایت ہے، لہذا کوئی محل تشویش نہیں..... الخ۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۲۹ ص ۲۲۳، رضافاؤنڈیشن لاہور)

علامہ ملتانی اور فاضل بریلوی کی عبارات سے واضح ہوا کہ:

ظ... بڑے بڑے علماء و مؤرخين نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت غوث پاک کی نہیں
ظ... مولانا عبدالعزیز ملتانی نے ”کوثر النبی“ میں یہی لکھا ہے۔

ظ... مولانا غلام قادر بھیروی نے کتاب ”نور ربانی“ کے اختتام پر یہی بتایا ہے۔
ظ... بڑے بڑے بزرگان دین نے زبانی بھی یہی فرمایا ہے۔

ظ... علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی نے اس کتاب کے ترجمہ فارسی میں اسے الحاقی
(ملاوٹ والی کتاب) تسلیم کیا ہے۔

ظ... حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کے استاذ جلیل علامہ مرا بن حجر مکی لکھتے ہیں:

وایاک أن تغتر أيضاً بما وقع فی ”الغنية“ لامام العارفين وقطب
الاسلام والمسلمين الاستاذ عبدالقادر الجيلاني، فانه دسه عليه فيها من
سينتقم الله منه والافهو برئى من ذلك وكيف تروج عليه هذه المسألة الواهية
مع تضلعه من الكتاب والسنة وفقه الشافعية والحنابلة حتى كان يفتى على
المذہبن هذا ما انضم لذك من أن الله من عليه من المعارف والخوارق الظاهرة
والباطنة وما أنبا عنه ما ظهر عليه وتواتر من احواله... الخ۔ (الفتاوى الحديثيه
٢٤١، مطلب: أن مافی (الغنية) للشيخ عبدالقادر قدس سره مدسوسة عليه من بعض
المقوتين)

امام العارفين، قطب الاسلام والمسلمين، استاذ عبدالقادر جيلاني کی تصنيف غنيۃ میں جو کچھ
مذکور ہے وہ تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، کیوں کہ یہ بات کسی نے بطور سازش کتاب میں
شامل کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے انتقام لے گا، ورنہ حضرت شیخ اس سے بری
ہیں، یہ بے بنیاد مسئلہ ان کی طرف کس طرح منسوب کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ کتاب وسنت اور

فقہ شافعیہ اور حنابلہ میں کامل دسترس رکھتے تھے، حتیٰ کہ دونوں مذہبوں پر فتویٰ دیتے تھے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ظاہری اور باطنی معارف و خوارق سے نواز رکھا تھا اور ان کے احوال تو اتر کے ساتھ منقول ہیں۔

ظ... مرجہ کے بارہ فرقوں میں ”بعض اصحاب ابی حنفیہ“ کا جملہ موجود ہے، جس کا رد کرتے ہوئے علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی نے اپنے ”ترجمہ فارسی“ میں یہ نوٹ لکھا ہے: حنفیہ کا مرجہ کے فرقوں میں ذکر کرنا اور یہ کہنا کہ ان کے نزدیک ایمان معرفت اور اقرار کا نام ہے، احناف کے مذہب کے خلاف ہے جو ان کی کتابوں میں ثابت ہے، ہو سکتا ہے کہ بعض اہل بدعت نے احناف کی دشمنی میں یہ عبارت حضرت شیخ قدس سرہ کے کلام میں داخل کر دی ہو۔ (اردو دائرہ المعارف ج ۱۲ ص ۱۹۳۲ از قاضی عبدالنبی کوکب علیہ الرحمۃ)

ظ... غنیۃ الطالبین کے متعلق یہی موقف فتاویٰ فیض الرسول صفحہ ۱۵۶، ۱۵۵ پر لکھا گیا ہے۔
ظ... ممدوح وہابیہ مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

ان الغنیۃ الیس من تصانیف الشیخ محی الدین رضی اللہ عنہ انہ لم یثبت ان الغنیۃ من تصانیفہ وان اشتہر انتسابہا الیہ۔

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل ص)

بے شک غنیۃ الطالبین حضرت شیخ محی الدین جیلانی علیہ الرحمۃ کی نہیں ہے کیونکہ آج تک ثابت نہیں ہو سکا کہ یہ آپ کی تصانیف میں سے ہے اگرچہ اس کی نسبت آپ کی طرف بہت مشہور ہو چکی ہے۔

مخالفین کا اعتراف

اس دوسرے موقف پر چند مخالفين کی عبارات بھی ملاحظہ ہوں!

ظ... فیض عالم صدیقی غیر مقلد نے لکھا ہے:

”غنیۃ الطالبین“ حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے مگر اس کتاب میں بھی یاران طریقت نے ”تصوف کے باب“ کے عنوان سے ایسی پیوند کاری کی ہے جس کا جواب نہیں..... شیعوں کے چند ذہین تر افراد نے تقیہ کی آڑ میں پیر جیلانی کی مریدی کا بھروپ بھر کر آپکی اس تصنیف میں تصوف کا باب بڑھا کر آپ کی تعلیم کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ (اختلاف امت کا المیہ ص ۳۳۱)

یعنی غنیۃ الطالبین حنبلی فقہ کی کتاب ہے اور ہے بھی محرف و تبدیل شدہ۔

ظ... مبشر حسین لاہوری نے بھی لکھا ہے:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس اقتباس کے بارے میں یہ موقف اپنایا جائے کہ یہ شیخ کی کتاب میں کسی اور نے شامل کر دیا ہوگا۔ اور ویسے بھی یہ بات معقول ہے کہ جب متعصبین نے احادیث وضع کرنے یا کتب احادیث میں تحریف کرنے میں خوف خدا کا لحاظ نہیں رکھا تو شیخ کی کتاب میں ایسی بات کا پیوند لگانے میں یہ خوف ان کے لیے کیسے مانع ہو سکتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ)

ثابت ہوا کہ کتاب کی حیثیت مشکوک ہے۔

ظ... زبیر علیزئی نے لکھا ہے:

سوال: کیا ”غنیۃ الطالبین“ نامی کتاب شیخ عبدالقادر جیلانی سے ثابت شدہ ہے

اور شیخ عبدالقادر کا محدثین اور ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک کیا مقام ہے؟

الجواب: غنیۃ الطالبین کتاب کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے لیکن حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) اور ابن رجب الحنبلی (متوفی ۷۹۵ھ) دونوں اسے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب قرار دیتے ہیں (دیکھیے کتاب العلو للعلی الغفار للذہبی ص ۱۹۳، الذیل علی طبقات الحنابلہ لابن رجب ۱/۲۹۶) اور یہی راجح ہے۔

تنبیہ:

مروجہ غنیۃ الطالبین کے نسخے کی صحیح و متصل سند میرے علم میں نہیں ہے۔ واللہ

اعلم

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا علمائے حدیث و ائمہ اسلام کے نزدیک بہت بڑا مقام ہے (ماہنامہ الحدیث حضور نمبر ۴۳ ص ۷)

ان کی اس کتاب میں ضعیف اور موضوع روایات بھی موجود ہیں۔ (ایضاً ص ۸)

ثابت ہوا کہ موجودہ کتاب ان کے نزدیک بھی ابھی تک غیر مستند ہے۔

ظ... جمیل احمد ندیری دیوبندی نے لکھا ہے:

اولاً غنیۃ الطالبین شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب نہیں ان کی طرف غلط منسوب

ہے۔ (رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز ص ۲۲۰)

ظظظظظ

باب دوم



صاحب کتاب ”الغنیہ“، حنبلی ہیں



سطور ذیل میں چند حوالہ جات درج کر رہے ہیں جن سے واضح ہوگا کہ غنیۃ الطالبین کے مصنف حنبلی ہیں انہیں تقلید کا مخالف کہنا جھوٹ ہے۔ ملاحظہ ہو!

۱..... ایام تشریق پر بحث کرتے ہوئے لکھا:

وہو مذهب امامنا أحمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (الغنیۃ دوم ص ۵۱)

ہمارے امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ (ص ۵۳۰ مترجم)

۲..... تکبیرات تشریق کے کلمات پر اختلاف ذکر کر کے لکھا ہے:

وہو مذهب امامنا أحمد وابی حنیفة رحمہما اللہ واهل العراق۔ (الغنیۃ دوم ص ۵۲)

ہمارے امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ واهل العراق کا یہی مذہب ہے۔ (ص ۵۳۰ مترجم)

۳..... سورۃ علق کے متعلق لکھا ہے:

لأنها أول سورة نزلت من القرآن عند امامنا أحمد بن محمد بن حنبل

رحمہ اللہ۔ (الغنیہ دوم ص ۱۶)

کیونکہ ہمارے امام حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک سب سے پہلے یہی سورت قرآن سے ہوئی۔ (ص ۷۰ مترجم)

۴..... امام کہاں کھڑا ہو؟ اس کے متعلق لکھا ہے:

وعن امامنا أحمد رحمہ اللہ رواية أخرى۔ (الغنیہ دوم ص ۱۱۸)

اور ہمارے امام احمد رحمہ اللہ سے ایک دوسری روایت ہے۔ (ص ۶۳۶ مترجم)

۵..... سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ”تعلیم نماز“ کے متعلق روایت نقل کرنے سے قبل لکھتے ہیں: وروی امامنا أبو عبد اللہ أحمد رحمہ اللہ فی رسالة له باسناد ۵۔

(الغنیہ دوم ص ۱۲۰)

(ہمارے) امام ابو عبد اللہ احمد رحمہ اللہ نے اپنے ایک رسالہ میں اپنی ایک سند کے ساتھ لکھا ہے۔ (مترجم ص ۶۳۹)

۶..... نماز عیدین کی شرط کے متعلق لکھا ہے:

وعن امامنا أحمد رحمہ اللہ رواية أخرى۔ (الغنیہ دوم ص ۱۲۷)

ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک دوسری روایت میں ہے۔ (ص ۶۵۱ مترجم)

۷..... بدعتی (بد مذہب) کو سلام نہ کہے، اس کی دلیل دیتے ہوئے لکھا کیونکہ:

لأن امامنا أحمد بن حنبل رحمہ اللہ قال من سلم على صاحب بدعة فقد

أحبته۔ (الغنیہ اول ص ۸۰)

ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس نے کسی بدعتی کو سلام دیا گویا اس نے

اسے پسند کیا۔ (مترجم ص ۲۷۱)

۸..... نماز فجر کب پڑھیں؟ لکھا ہے:

وعن امامنا احمد رحمه الله رواية أخرى: أن المعتبر بحال المأمومين،

فإن أسفروا لافضل الاسفار۔ (الغنية دوم ص ۱۰۰)

ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ مقتدیوں کا اعتبار کیا جائے گا اگر وہ روشنی میں آتے ہیں تو صبح کی نماز خوب روشن کر کے پڑھنا افضل ہے۔

(مترجم ص ۶۱۰)

۹..... نماز عید کی پہلی رکعت میں سورہ ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ اور دوسری میں ”ہل

اتا ک حدیث الغاشیہ“ پڑھے اگر پہلی رکعت میں ”ق وَالْقُرْآنَ الْمَجِيد“ اور دوسری

میں ”اقتربت الساعة وانشق القمر“ پڑھے، فہی روایت منقولہ عن امامنا احمد

رحمہ اللہ“ تو اس سلسلے میں بھی (ہمارے) امام احمد رحمہ اللہ سے روایت منقول

ہے۔ (الغنية دوم ص ۱۲۷ عربی، ص ۱۶۵۱ اردو)

۱۰..... میت کو غسل دینے کے بعد کوئی شے نکلے تو وہاں کوئی پاک ریت بھر دے:

وقال بعض اصحابنا: لا يحشى لأن الامام احمد رحمه الله كرهه۔

ہمارے بعض (حنبل) علماء فرماتے ہیں کچھ نہ بھرے کیونکہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ

اللہ اسے مکروہ جانتے تھے۔ (الغنية ج ۲ ص ۱۳۷ عربی، ص ۱۶۷۰ اردو)

یہاں صرف امام احمد بن حنبل کی تقلید میں صرف ان کی رائے نقل کر کے فتوے

دیا گیا ہے اس عبارت سے یہ بھی واضح ہے کہ الغنیہ میں جہاں کہیں ”علماء نا“ یا

”اصحابنا“ وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں وہاں حنبلی مذہب سے تعلق رکھنے والے علماء و اصحاب مراد ہیں اور صاحب کتاب ”ہمارے علمائے“ یا ”ہمارے اصحاب“ کہہ کر خود اپنا بھی حنبلی ہونا ثابت کر دیتے ہیں۔ کمالا یخفی علی العلمائے۔

ظ... یہ بھی ذہن نشین رہے کہ صرف اسی ایک جگہ پر ہی نہیں بلکہ اس کتاب میں جگہ جگہ صرف امام احمد بن حنبل کا موقف و فتویٰ بیان کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے مثلاً
..... ہمارے بعض احباب (حنبلیوں) نے بھی اسے (نشر لگانے کی کمائی کو) حرام قرار دیا۔ کیونکہ حضرت امام احمد بن حنبل سے اس کی حرمت کا قول مروی ہے۔

(الغنیہ اول ص ۷۳ عربی، ص ۱۸۲ اردو)

۲..... ایسی باتوں سے روکنا جائز نہیں کیونکہ حضرت امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں جو مروزی سے مروی ہے آپ نے فرمایا..... الخ۔ (اول ص ۵۳ عربی، ص ۱۲۱۹ اردو)

۳..... حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کیا ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ آپ نے فرمایا ایمان کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ (اول ص ۶۳ عربی، ص ۱۲۴۰ اردو)

۴..... حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بندوں کے اعمال کے بارے میں پوچھا گیا کہ جس چیز کی بناء پر وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یا رضامندی کے مستحق ہوتے ہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا بندوں کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا تخلیق کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور عمل کے اعتبار سے بندوں کی طرف سے ہے۔

(الغنیہ اول ص ۶۵ عربی، ص ۲۴۳ مترجم)

مزید تقلیدی اقوال و فتاویٰ ملاحظہ فرمانے کے لیے درج ذیل مقامات دیکھیں! الغنیہ ج ۱

ص ۴۰، ج ۲ ص ۱۶، ج ۱ ص ۱۴ عربی۔ ص ۱۸۹، ۲۷۰، ۱۳۳، اردو۔

صاحب کتاب کا نعرہ حنبلیت:

آخر میں ہم دو ٹوک دکھا دینا چاہتے ہیں کہ صاحب کتاب کی مذکورہ توضیحات کے علاوہ صریح لفظوں میں بھی انہوں نے حنبلیت کا نعرہ لگا دیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

قال الامام أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني رحمه الله وأما تنا على مذهبه أصلاً وفرعاً وحشراً فإني زمرتہ۔ (الغنیہ دوم ص ۱۲۰)

امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمہ اللہ، اللہ ہمیں اصل اور فرع کے اعتبار سے ان کے مذہب پر موت دے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۶۴۰ مترجم)

معلوم ہوا کہ صاحب کتاب اصل اور فرع یعنی عقیدہ و عمل دونوں اعتبار سے امام احمد کے مقلد ہیں۔ وہو المراد

سیدنا شیخ جیلانی رحمہ اللہ حنبلی تھے

سطور ذیل میں چند حوالہ جات اس عنوان پر سپرد قلم ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حنبلی تھے۔ اپنوں اور بیگانوں کی آراء درج ذیل ہیں۔

جبکہ کتاب الغنیہ کی متعدد عبارات سے ہم سابقہ اوراق میں ثابت کر چکے ہیں کہ آپ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے مقلد تھے۔ تفصیل وہاں دیکھی جاسکتی ہے۔

چند خارجی دلائل ملاحظہ ہوں!

۱..... علامہ سمعانی نے آپ کا لقب ”امام حنابلہ“ تحریر کیا ہے۔

(الذيل على طبقات الحنابلة، لابن رجب ج ۱ ص ۲۹۱)

۲..... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: کہ آپ نے بغداد آنے کے بعد ابوسعید مخرمی حنبلی سے حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی، ابوسعید مخرمی کا ایک مدرسہ تھا جو انہوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے سپرد کر دیا، جس میں آپ وعظ و نصیحت اور تعلیم و تربیت کی مجالس منعقد کرتے

(البدایہ والنہایہ ج ۱۲ ص ۲۵۲، دوسرا نسخہ ج ۲ ص ۲۶۰ دار ابن حزم)

۳..... حافظ ذہبی نے سیر أعلام النبلاء جلد ۲۰ ص ۴۳۹ پر آپ کو حنبلی المسلك ہی قرار دیا ہے۔
۴..... عبدالحی بن عماد حنبلی نے بھی شذرات الذہب جلد ۴ ص ۱۹۹ پر آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔

۵..... محمد بن شاہ کتبی نے بھی آپ کو حنبلی ہی بتایا ہے۔ (نوات الوفيات ج ۲ ص ۲۹۵)
ظ... اردو دائرۃ المعارف جلد ۱۲ ص ۹۲۴ پر لکھا ہے عبدالقادر الجیلانی ”(ابجیلی) حنبلی عالم اور واعظ۔“

WWW.NAFSEISLAM.COM

آل مجد کا اعتراف:

آل مجد کے حافظ مبشر حسین لاہوری وہابی نے لکھا ہے:

آپ کے بارے میں اہل علم نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آپ فقہی مسائل میں حنبلی المسلك تھے..... علاوہ ازیں خود شیخ کے درج ذیل اقتباسات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے۔ (چند عبارات نقل کرنے کے بعد لکھا ہے) مذکورہ اقتباسات سے آپ کا حنبلی المسلك ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۶، ۲۷)

ظ... فیض عالم صدیقی نے لکھا ہے:

تاریخی طور پر سب سے پہلے سید عبدالقادر جیلانی حنبلی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ”غنیۃ الطالبین“ میں شیعوں کا ذکر کیا ہے۔ غنیۃ الطالبین حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔ (اختلاف امت کا المیہ ص ۳۳۱)

ظظظظظ

باب سوم



عقائد و مسائل



والى بغداد حضرت شيخ عبدالقادر جيلانى رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد و نظريات کے حوالے سے الغنیہ اور دیگر کتب سے درج ذیل سطور میں چند وہ عقائد اور مسائل پیش خدمت میں، جنہیں آج کے دور میں اہلسنت و جماعت اور مخالفین کے درمیان ماہہ النزاع (اختلافی مسائل) قرار دیا جاتا ہے، قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ ایسے عقائد کی حامل کونسی جماعت ہے؟

کیونکہ جس جماعت میں یہ عقائد و نظريات پائے جائیں گے تو صاحب کتاب اسی جماعت کے ہی ہم عقیدہ قرار پائیں گے۔

عقائد کی درستی برمسلك اہلسنت: صاحب کتاب رقمطراز ہیں:

یہ حقیقت ہے کہ اعمال کے مقبول یا مردود ہونے کا دار و مدار عقائد و نظريات پر ہے اگر عقائد درست ہوں تو اعمال مقبول ورنہ باطل و مردود ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ اعمال

کی انجام دہی سے قبل اپنا عقیدہ، نظریہ اور فکر درست کی جائے تاکہ انسان کی محنت اکارت نہ جائے، اسی حقیقت کی فہمائش کے لیے لکھا ہے:

فالذی یجب علی المبتدی فی هذه الطريقة الاعتقاد الصحيح الذی هو الاساس۔ (الغنیہ جزء دوم صفحہ ۱۶۳، الطبعة الثانیة، ۱۳۷۵ھ - ۱۹۵۶م، شرکتہ مکتبہ و مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبي اولادہ بمصر)

طریقت کی راہ پر چلنے والے مبتدی پر واجب ہے کہ وہ اپنا عقیدہ صحیح رکھے کیوں کہ یہی تمام باتوں کی اساس ہے۔

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ عمارت کے لیے ”بنیاد“ کا مضبوط و مستحکم ہونا ضروری ہے، ورنہ تعمیر ناقص و کمزور اور ٹیرھی ہوگی، کیونکہ

خشت اول چونہد معمار کج

تاثریامی رود دیوار کج

اب ضرورت اس بات کی تھی کہ بتایا جائے کہ اپنے افکار، عقائد اور نظریات کو کس جماعت کے سانچے میں ڈھالا جائے؟، اور تصحیح عقائد کے لیے کونسی جماعت کو معیار اور نمونہ

بنایا جائے تو دو ٹوک بتا دیا: فیکون علی عقیدہ السلف الصالح اہل السنة۔

وہ سلف صالحین یعنی اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر قائم رہے (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۳)

مسلك اہل سنت کی فضیلت:

عقیدہ اہل سنت کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

القدیمہ سنة الانبیاء والمرسلین، والصحابۃ والتابعین، والاولیاء

والصديقين (ج ۲ ص ۱۶۳)

(اہل سنت) قدیم ہیں (اور) انبیاء کرام، مرسلین عظام، تابعین (دیگر) اولیاء اور سچے لوگوں کے طریقہ پر ہیں۔

عقائد اہل سنت

”عقیدہ“ کے متعدد صفحات پر عقائد کا ذکر کیا گیا ہے، تقریباً ہر عقیدہ کے آغاز میں درج ذیل الفاظ لکھے ہیں:

يعتقد اهل السنة (ج ۱ ص ۷۳، ۷۲) اهل السنة يعتقدون (ج ۱ ص ۷۱)۔ اهل السنة اجمعوا (ج ۱ ص ۷۹) اتفق اهل السنة (ج ۱ ص ۷۹)

یعنی اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے، اہل سنت یہ عقیدہ رکھتے ہیں، اس پر اہل سنت کا اجماع ہے اور (دریں باب) اہل سنت کا اتفاق ہے۔

بعض مقامات پر عقیدہ اہل سنت کو یوں بیان کیا ہے ”يعتقد اهل الاسلام“ (ج ۱ ص ۷۴) اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے۔

جس سے واضح ہے کہ ”اہل اسلام“ دراصل اہل سنت ہی ہیں۔

اور آخر میں لکھا ہے: هذا آخر ما الفنا في معرفة الصانع والاعتقاد على مذهب اهل السنة والجماعة۔ (ج ۱ ص ۸۰)

یہ آخری بات ہے جو ہم نے خدا تعالیٰ کی پہچان اور مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق عقیدہ سنوارنے کے متعلق لکھی ہے۔

معلوم ہوا کہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات معتبر و معتمد علیہ ہیں کسی

دوسرے گروہ کے نہیں۔

نجات صرف اہلسنت میں:

چونکہ نجات فقط عقیدہ اہلسنت میں ہے، اس لیے اسی پر زندگی اور اسی پر خاتمہ کی دعا مانگنی چاہیے۔

کتاب میں باطل فرقوں کی نشاندہی، ان کی بدعقیدگی اور تردید و مذمت تفصیلاً کرتے ہوئے بتایا ہے کہ

”مسلمانوں میں پیدا ہونے والے اصل میں دس فرقے ہیں، اہلسنت، خوارج

، شیعہ معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ۔ (ج ۱ ص ۸۵)

اس تفصیل کے بعد ان کی تقسیم کو یوں بیان کیا ہے:

اہلسنت کا صرف ایک فرقہ ہے، جبکہ خارجیوں کے پندرہ، معتزلیوں کے چھ، مرجیوں کے بارہ، شیعوں کے بتیس، مشبکوں کے تین اور جہمیوں، نجاریوں، ضراریوں اور کلابیوں کا ایک ایک فرقہ ہے۔ پس یہ حدیث پاک کے مطابق تہتر فرقے ہیں ان میں جنتی گروہ صرف اہل سنت ہے۔ (ایضاً)

ظ... جہنم سے رستگاری اور حشر کی ہولناکی سے حفاظت اہل سنت کو ہی نصیب ہوگی، لکھا ہے:

فَاللّٰہُ تَعَالٰی یَکْفِیْ اَہْلَ التَّوْحِیْدِ وَالْاِیْمَانِ وَ اَہْلَ النَّسَبِ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔

(ج ۱ ص ۱۶۹)

پس اللہ تعالیٰ توحید اور ایمان والوں اور اہل سنت کو اس دن کے شر سے بچالے گا۔

ظ... مزید اس حقیقت کو ازھر من الشمس کر دیا کہ جو اہل سنت سے خارج ہو جائے وہ جہنم

میں داخل ہو جاتا ہے، لکھا ہے:

قال الله عز وجل (ان عبادي ليس لك عليهم سلطان) ولا نفس أمارة بالسوء ولا شهوة غالبة متبعة تدعوه الى اللذات المردية في الدركات المخرجة من اهل السنة والجماعات۔ (ج ۲ ص ۱۶۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، بے شک مرے بندے تیرے قابو میں نہیں آتے، نفس اتارہ اور غالب شہوت جس کا پیچھا کیا جاتا ہے ان (اللہ والوں) کو ان لذتوں کی طرف نہیں بلا سکتی جو ان کو اہل سنت و جماعت سے نکال کر جہنم کے طبقات میں ڈال دیں۔
ظ... بالآخر فیصلہ کرتے ہوئے دو ٹوک لکھ دیا ہے:

أعاذنا الله وایاکم من شر هذه المذاهب واہلها، واماتنا على الاسلام والسنة في الفرقة الناجية برحمته۔ (ج ۱ ص ۹۵)
اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم سب کو ان مذاہب (باطلہ) اور ان کے ماننے والوں کے شر سے محفوظ رکھے اور نجات پانے والی جماعت (اہل سنت و جماعت) میں رہتے ہوئے، اسلام اور سنت پر ہمارا خاتمہ فرمائے۔ (آمین)

معلوم ہوا کہ صرف ”مسلمان“ کہلانا کافی نہیں، اسلام اس کا معتبر ہوگا جو عقیدۃ اہل سنت کے موافق ہوگا۔ کیونکہ صرف یہی جماعت ناجی ہے۔

بد مذہبوں کا رد اور ان سے اجتناب:

جس طرح اہل سنت کی حمایت اور ان سے وابستگی ضروری ہے ایسے ہی بد مذہبوں، بے دینوں اور گستاخ و بے ادب لوگوں سے اجتناب اور ان کی تردید بھی لازمی

ہے۔ ملاحظہ ہو! کیا لکھا ہے؟

ظ... سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی حقانیت پر لکھتے ہوئے کہا ہے:

ما قالت الروافض فکان اماما حقا الى أن مات ولم يوجد فيه أمر

یوجب الطعن فيه ولا فسقة ولا قتله خلاف بتالہم۔

آپ وصال تک امام حق رہے، آپ میں کوئی ایسی بات پیدا نہ ہوئی جو طعن و

تشنیع، نافرمانی یا قتل کا باعث بنتی جبکہ رافضیوں (شیعوں) کا نظریہ الگ ہے وہ ہلاک ہو

جائیں۔ (ج ۱ ص ۷۷)

ظ... شفاعت رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:

”قدر یہ فرقہ اس کا منکر ہے“۔ (الغنیہ، اول ص ۶۹ عربی، ص ۱۲۵ اردو)

ظ... خلافت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صداقت کو بیان کرتے ہوئے خارجیوں کی تردید

یوں کی ہے: فکان اماما حقا الى أن قتل، خلاف ما قالت الخوارج أنه لم یکن

اماماً قط بتالہم۔

”آپ بھی شہادت تک امام حق رہے جبکہ خوارج اللہ انہیں ہلاک کرے آپ کی

امامت کو قطعاً نہیں مانتے (ج ۱ ص ۷۷) صرف اہلسنت ہی برحق ہیں اور باقی تمام فرقے

باطل، ان سب سے لاتعلقی اور اجتناب و کنارہ کشی کی دعا کرتے ہوئے لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم سب کو ان مذاہب (باطلہ) اور ان کے ماننے والوں کے شر سے  رکھے

رکھے (آمین)۔ (ج ۱ ص ۹۵)

ظ... اہل بدعت سے اجتناب کے متعلق مزید لکھا ہے:

”اہل بدعت (بد مذہبوں) سے زیادہ بحث مباحثہ نہ کیا جائے نہ ان کا قرب اختیار کیا جائے نہ انہیں سلام دیا جائے کیونکہ ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بدعتی کو سلام دیا گویا اس نے اسے پسند کیا ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”آپس میں سلام کو پھیلا کر باہمی محبت پیدا کرو“۔ نہ اہل بدعت کے نزدیک جائے اور نہ عید اور خوشی کے موقع پر انہیں مبارکباد پیش کرے، جب وہ مریں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھے، ان کا ذکر ہو تو شفقت کا اظہار نہ کرے، بلکہ اس عقیدے کے ساتھ کہ اہل بدعت کا نظریہ باطل ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ان کو اپنے آپ سے دور رکھے اور ان سے دشمنی کرے اور یہ تصور کرے کہ اس پر بہت بڑا ثواب اور اجر عطا کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی بدعتی کو دشمنی کی نگاہ سے دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا اور جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بدعتی کو دشمن سمجھتے ہوئے جھڑک دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے امن عطا فرمائے گا۔ جو آدمی اہل بدعت کو حقیر سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سودر جے بلند فرمائے گا اور جو شخص اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور ایسے انداز میں ملاقات کرے گا جو اس بدعتی کو پسند کرتا ہے تو اس نے اس چیز کو جھٹلایا جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۸۰)

حقیقت توحید:

اللہ تعالیٰ کو ذات و صفات اور عبادت میں تنہا جاننا، توحید اور مخلوق میں سے کسی اور کو اس جیسا ماننا شرک ہے جبکہ بعض اوقات ایک ہی لفظ خدا اور مخلوق کے لیے استعمال کیا

جاتا ہے، چونکہ اس کے معنی میں برابری نہیں ہوتی، بلکہ خالق کے لیے اور، اور مخلوق کے لیے اور مفہوم ہوتا ہے اس لیے اسے شرک نہیں کہا جاسکتا، مثلاً..... لفظ ”رب“ اس کا اطلاق خالق و مخلوق دونوں کے لیے ہے، چونکہ معنی میں برابری نہیں ہوتی لہذا یہ شرک نہیں، خود صاحب کتاب نے اللہ تعالیٰ کو ”رب الارباب“ (ج ۱ ص ۱، ج ۲ ص ۱۶۴) تمام ”پالنہاروں کا پالنہار“ لکھا ہے۔ یعنی بندے بھی رب اور پالنہار ہیں لیکن وہ مجازی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں، وہ سب ارباب کا رب اور تمام پالنہاروں کا حقیقی اور مستقل پالنہار ہے۔

مقام رسالت:

اللہ تعالیٰ نے جن نفوس قدسیہ کو نبوت و رسالت کے مقام رفیع سے نوازا ہے ان کی رفعت و شان انسانی عقلوں سے وراء ہے۔ ان میں سب سے بلند ترین مقام سید الانبیاء، محبوب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے۔ انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمالات و فضائل کے چند نظارے ملاحظہ ہوں!

مرتبہ شفاعت:

اس بات پر ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کبیرہ گناہ کرنے والوں اور دیگر گنہگاروں کے حق میں ہمارے نبی کریم ﷺ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ عام اس سے کہ یہ شفاعت جہنم میں جانے سے پہلے تمام مسلمان امتوں کے حساب کے لیے ہو یا صرف اس امت کے لیے جنت میں داخل ہونے کے بعد ہو، پس وہ حضور علیہ السلام اور دیگر نیک مومنوں کی شفاعت کے ساتھ جہنم سے باہر نکلیں گے۔ یہاں تک کہ جہنم میں وہ شخص

بھی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اور جس نے زندگی میں ایک بار بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پڑھا ہو قدر یہ فرقہ شفاعت کے منکر ہیں۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۶۹ عربی ص ۱۲۵۱ اردو)

معلوم ہوا کہ کسی انداز سے بھی شفاعت کا انکار کرنے والے اہلسنت نہیں بلکہ گمراہ ہیں۔

مقام محمود:

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے اپنے مختار رسول، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے گا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۷۱ عربی ص ۱۲۵۵ اردو)

واضح ہو چکا ہے کہ مقام مصطفیٰ ﷺ ساری مخلوق سے بلند و بالا ہے۔

شان مصطفیٰ ﷺ:

تمام مسلمانوں کا قطعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد * بن ہاشم (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول، تمام رسولوں کے سردار اور سب سے آخری نبی ہیں۔ اور آپ تمام انسانوں اور جنوں کی طرف کفایت کرنے والے (رسول بنا کر) بھیجے گئے..... آپ کو وہ معجزات بھی عطا کیئے گئے جو دیگر انبیاء کرام کو دیئے گئے اور اس کے علاوہ بھی، بعض اہل علم نے ایک ہزار معجزات کا شمار کیا ہے، ان میں سے ایک قرآن ہے جو اپنی ترتیب کے اعتبار سے ایک مخصوص کلام ہے اور کلام عرب کے تمام اوزان سے الگ ہے..... لہذا قرآن پاک کی فصاحت و اعجاز نبی کریم ﷺ کا معجزہ ہے جیسے عصا مبارک اور مردوں کو زندہ کرنا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا معجزہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے معجزات میں

سے انگلیوں سے پانی ٹکنا، کثیر التعداد لوگوں کے لیے تھوڑے کھانے کو زیادہ کر دینا، (جانور کے) زہر ملے ہوئے بازو کا کلام کرنا اور کہنا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے نہ کھائیں کیونکہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے، چاند کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، خشک تنے کا آپ کے فراق میں رونا، اونٹ کا گفتگو کرنا، درخت کا آپ کی طرف چل کر آنا اور اس کے علاوہ معجزات ہیں جن کی تعداد ایک ہزار تک پہنچی ہے..... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو وہ معجزہ نہیں دیا جو دوسرے نبی کو عطا فرمایا بلکہ ہر نبی کو خصوصی معجزہ عطا کیا گیا جو اس سے پہلے نبی کو نہیں ملا تھا۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۷۴، ۷۵ عربی، ص ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲ اردو)

وسیلہ نبوی:

ویتوسل الی اللہ تعالیٰ بصاحب الشہر محمد ﷺ... الخ

اور جس (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کی طرف یہ (شعبان کا) مہینہ منسوب ہے ان کے وسیلہ سے بارگاہ خداوندی تک رسائی حاصل کرے تاکہ اس کے دل کا فساد دور ہو اور قلبی بیماری کا علاج ہو جائے اس کام کو کل تک نہ چھوڑے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۸۸ عربی ص ۳۴۳ اردو)

ظ... مزید لکھتے ہیں: بارگاہ خداوندی میں یوں دعا مانگے:

اللہم انی اتوجه الیک بنبیک علیہ سلامک نبی الرحمة یا رسول اللہ

انی اتوجه بک الی ربی لیغفر لی ذنوبی۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۲ عربی، ص ۱۱۲ اردو)

اے اللہ! میں تیرے نبی (ان پر تیرا سلام ہو) جو رحمت والے نبی ہیں، کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں، یا رسول اللہ! میں آپ کے واسطے سے اپنے رب کی طرف

توجہ کرتا ہوں تاکہ وہ میرے گناہ بخش دے۔

اس ایک دعا میں دوبارہ وسیلہ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ وصال النبی ﷺ کے بعد بھی وسیلہ سے دعا کرنا صاحب کتاب کا مسلک ہے۔
ظ... مزید لکھا ہے کہ یہ دعا مانگے:

اللهم انی اسئلك بحقه ان تغفر لی وترحمنی۔

اے اللہ! میں بطفیل مصطفیٰ ﷺ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما!۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۲ عربی، ص ۱۲۷ اردو)

شب معراج رویت الہی:

اہلسنت وجماعت کا موقف ہے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جہاں کئی اور نشانیاں اپنے محبوب کریم ﷺ کو دکھائی تھیں، وہاں اپنے دیدار پر انوار سے بھی مشرف فرمایا تھا۔ صاحب کتاب لکھتے ہیں: ونؤمن بأن النبی ﷺ رأى ربہ عزوجل ليلة الاسراء بعینی رأسہ لا بفوادہ ولا فی المنام۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۶۶ عربی ص ۲۳۶ اردو)
ہمارا ایمان ہے کہ شب معراج نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے، یہ زیارت سر کی آنکھوں سے تھی، نہ دل کی آنکھوں سے اور نہ ہی خواب میں۔

ندائے یارسول اللہ بعد از وصال النبی ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کو آپ کے وصال کے بعد نداء کرنا مثلاً یارسول اللہ، یا نبی اللہ وغیرہ کہہ کر پکارنا درست ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:
زائر مدینہ بارگاہ رسالت مآب میں پہنچ کر یوں سلام عرض کرے

السلام عليك ايها النبي الخ (الغنيہ ج ۱ ص ۱۱ عربی ص ۱۲۶ اردو)

ترجمہ:..... یا نبی سلام عليك

اور پھریوں عرض گزار ہو

یا رسول اللہ انی اتوجه بک الی ربی الخ۔ (الغنيہ ج ۱ ص ۱۲ عربی ص ۱۲۷

اردو)

یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

انبیاء و اولیاء کے خاص علوم:

تمام علوم حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کو ہی شایاں ہیں، کوئی فرد بھی از خود ان سے آگاہ

نہیں ہوتا، وہ اپنے انبیاء اور اولیاء کو ان علوم سے جتنا چاہے حصہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

لکھتے ہیں: ”ان تمام باتوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہوتا ہے یا وہ اپنے انبیاء کرام

اور رسل عظام اور خاص اولیاء کرام سے جس کو چاہے آگاہ فرمادے۔“

(الغنيہ ج ۲ ص ۱۶۶ عربی ص ۲۲۷ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

”شیخ کو چاہیے کہ مرید کے اسرار کی حفاظت کرے اس کے دلی راز جن پر اللہ

تعالیٰ نے اسے علم لدنی کے ذریعے مطلع فرمایا یا مرید نے خود ظاہر کیے ہوں یا اس نے

مرید کو چھپاتے ہوئے دیکھا دوسروں پر ظاہر نہ کرے، کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہیں

کہا گیا ہے کہ نیک لوگوں کے سینے رازوں کا قبرستان ہیں۔ (الغنيہ

ج ۲ ص ۱۶۹ عربی ص ۲۲۶ اردو)

معلوم ہوا کہ صالحين کے پاس خاص علوم ہوتے ہیں، جس سے وہ ”دلی رازوں“ کو جان لیتے ہیں۔ ان کے سینے اسرار و رموز کے دفینے ہوتے ہیں۔

غیبی باتوں پر اطلاع لکھا ہے:

یقین کا خیال و خطرہ ایمان کی روح اور علم کے اترنے کی جگہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد و صادر ہوتا ہے۔ یہ خاص الخاص اولیاء کرام، صدیقین، شہداء اور ابدالوں کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ حق کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا ورود مخفی اور اس کا حصول نہایت دقیق ہوتا ہے۔ یہ خطرہ یقین، علم لدنی، غیب کی خبروں سے آگاہی اور اشیاء کے رازوں سے واقفیت کے بغیر ظاہر نہیں ہوتا، یہ ان لوگوں کے لیے ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب، مراد اور مختار ہیں..... اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے تمام کاموں کی حفاظت و کفالت اپنے ذمہ لے لی اور ان کے دلوں کو پوشیدہ رازوں کے مطالعہ میں مشغول کر دیا۔ ان کے دلوں کو جلوۂ قرب کے ساتھ منور کیا اور انہیں اپنے ساتھ کلام کے لیے منتخب کر لیا انہیں اپنی محبت کے لیے چن لیا چنانچہ وہ اس کے ساتھ سکون و اطمینان حاصل کرتے ہیں ہر روز ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے معرفت اور نور میں ترقی ہوتی ہے اور اپنے محبوب و معبود کے قرب میں دن بدن اضافہ ہوتا ہے۔ (الغنیہ

ج ۱ ص ۱۰۱، ۱۰۲ عربی، ص ۳۱۱، ۳۱۰ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

عالم ملکوت ان کے سامنے ظاہر ہو جاتا ہے اور عالم جبروت سے طرح طرح کے علوم ان کے لیے روشن ہو جاتے ہیں اور انہیں عجیب و غریب حکمتوں اور علوم سے آگاہی

حاصل ہوتی ہے اور وہ مختلف قسم کی کئی غائب چیزوں پر مطلع ہوتے ہیں (ویطلعون علی ما غاب عنہم الاقسام والحظوظ) جو مخلوق کے رب اور غیبوں کو جاننے والے رب نے ان کے لیے تیار کی ہیں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۹۲ عربی، ص ۵۹۶ اردو)
ظ... مزید لکھا ہے:

جب تو اللہ تعالیٰ کا سچے دل سے طالب ہوگا تو وہ تجھے ایک ایسا (باطنی) آئینہ عطا کرے گا جس میں تو دنیا اور آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۲۰۰ عربی، ص ۷۷۵ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ نے ان کو بندوں کے دلوں میں پوشیدہ باتوں اور ان کی نیتوں سے آگاہ فرمایا کیونکہ میرے رب نے ان کو دلوں کا راز تلاش کرنے والے اور پوشیدہ باتوں پر امین بنایا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۱ عربی، ص ۷۱۳ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

وہ مخلوق کے رب اور تمام (مجازی) پالنے والوں کے (حقیقی) پالنے والے کے فیصلے پر راضی ہوتا ہے اس وقت وہ اس شخص کی طرح عمل کرتا ہے جو گذشتہ اور آئندہ کے حالات کو جانتا ہے، پوشیدہ رازوں پر مطلع ہوتا ہے اور اس چیز سے بھی واقف ہوتا ہے جو اعضاء و جوارح کو حرکت میں لاتی ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۲ اردو)

ظ... مزید لکھتے ہیں:

ثم یجلس علی کرسی التوحید ثم یرفع عنہ الحجب (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰)

پھر وہ توحید کی کرسی پر بیٹھتا ہے اور اس سے پردے اٹھ جاتے ہیں۔ (مترجم ص ۷۱۳)

ظاہر ہے جب پردے اٹھ جاتے ہیں تو وہ ان اشیائی، عجائبات اور پوشیدہ امور پر مطلع ہو جاتا ہے جسے دوسرے لوگ نہیں جانتے۔
ظ... مزید کہتے ہیں:

وہ صریح اجازت کے بعد اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اور اسرار بیان کرتا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دیتا ہے اور اسے ایسا لقب ملتا ہے جس کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں مختار ہوتا ہے، اسی وقت وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شمار ہوتا ہے اور اس کے ایسے نام رکھے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ اللہ تعالیٰ کے خاص رازوں پر مطلع ہوتا ہے اور انہیں غیر خدا کے سامنے ظاہر نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے سنتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۵۹ عربی، ص ۷۱۰ اردو)

اس مضمون کی مزید عبارات بھی موجود ہیں جن سے دو ٹوک واضح ہو رہا ہے کہ صاحب کتاب کے نزدیک انبیاء کرام اور رسل عظام کا مقام تو بہت بلند ہے، ایک ولی اور سچا طالب اور مرید بھی غیبی علوم سے مالا مال ہوتا ہے اور غیبی اسرار اس پر منکشف ہوتے رہتے ہیں۔

کشف والہام:

اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کو کشف والہام کا مرتبہ بھی عطا فرماتا ہے۔ لکھا ہے:

ذلک بنور اللہ عزوجل ومکاشفة، وعلم من قبل اللہ عزوجل علی ما قد مضت
سنة اللہ فی عبادہ المؤمنین من الاولیاء والاحباب الأمناء العلماء بہ۔

(ج ۲ ص ۱۶۸ عربی)

(شیخ کے لیے) یہ (مقام) اللہ تعالیٰ کے نور، کشف اور اس علم کے باعث ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا جس طرح مومنین، اولیاء کرام، امانتدار احباب اور علماء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا طریقہ مبارک ہے۔ (مترجم ص ۷۲۵)

یعنی یہ عادت الہیہ ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں کو نور، کشف اور علم خاص عطا فرماتا ہے۔
ظ... مزید لکھتے ہیں:

بعض عارفین فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سحری کے وقت جاگنے والوں کے دلوں پر نظر فرماتا ہے اور انہیں نور سے بھر دیتا ہے ان کے دلوں پر فوائد نازل ہوتے ہیں تو وہ روشن ہو جاتے ہیں پھر یہ روشنی ان روشن دلوں سے غافل لوگوں کے دلوں تک پہنچتی ہے۔ ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے بعض صدیقین کو الہام کے ذریعے خبر دی کہ میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں
(الغنیہ ج ۲ ص ۸۸ عربی، ص ۵۸۹ اردو)

WWW.NAFSEISLAM.COM

ظ... مزید لکھا ہے:

اور ولایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی دوست کو بذریعہ الہام اپنی بات پہنچائے یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی سچی زبان پر جاری ہوتی ہے اس میں سکون ہوتا ہے۔ مجذوب کا دل اسے قبول کر کے اس سے سکون حاصل کرتا ہے، پس انبیاء کرام کے لیے کلام اور اولیاء کرام کے لیے الہام مخصوص ہے۔

جو شخص کلام کو رد کرتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے کلام اور وحی کو رد کیا اور جس نے الہام کو رد کیا وہ کافر نہیں ہوتا البتہ نقصان اٹھاتا ہے اور مصیبت میں پڑتا

ہے اور اس کا دل حیران و پریشان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے الہام کو تسلیم نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سبب اپنے ولی کے دل میں ڈالا کیونکہ الہام حقیقت میں یہ ہے کہ مشیت خداوندی، علم الہی سے کسی کے دل میں ایک راز کی طرح پیدا ہو جس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس کی محبت اس چیز کو صحیح معنی میں بندے کے دل تک پہنچاتی ہے اور وہ اسے سکون قلب کے ساتھ قبول کرتا ہے۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۳، ۱۶۲ عربی، ص ۱۶۷ اردو)

ظ... مزید لکھتے ہیں: سماع حقیقی تو ایک الہام اور وہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے علماء اور خاص اولیاء و ابدال کے ساتھ فرماتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸۰ عربی، ص ۱۷۲ اردو)

محبوبان خدا کی طاقت و تصرف:

محبوبان خدا یعنی انبیاء کرام و اولیاء عظام کو بارگاہ رب العزت میں مقام قرب حاصل ہوتا ہے۔ اسی قرب کی بدولت وہ خدائی طاقت کے مظہر بنا دیئے جاتے ہیں، ان کے اعضاء و جوارح میں رحمانی قوتیں جلوہ گر ہوتی ہیں اور وہ تصرف و امداد کے ماذون و مجاز ہوتے ہیں، صاحب کتاب لکھتے ہیں:

..... وہ اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اور اسرار بیان کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دیتا ہے اور ایسا لقب ملتا ہے جس کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں مختار ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ کے خاص بندوں میں شمار ہوتا ہے اور اس کے ایسے نام رکھے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص رازوں پر مطلع ہوتا ہے اور انہیں غیر خدا کے سامنے ظاہر نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے سنتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے

اللہ تعالیٰ کے ساتھ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کی قوت کے ساتھ پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوشاں کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں سکون پاتا ہے اطاعت اور یاد کے ساتھ اس کی حفاظت میں ہوتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے امین، شہید اور اوتاد میں سے ہو جاتا ہے اس کے بندوں اور دوستوں کا محافظ بن جاتا ہے..... سنت خداوندی یہ ہے کہ وہ راہ حق میں چلنے کا آغاز کرنے والوں کو مجاہدات کی مشقت میں مبتلا کرتا ہے پھر انہیں اپنے آپ تک پہنچاتا ہے۔ ان سے بوجھ ہٹا دیتا ہے اور نوافل کی کثرت ترک خواہشات کے سلسلے میں ان پر تخفیف فرماتا ہے، تمام عبادات سے فرائض و سنن کی پابندی کا حکم دیتا ہے، دلوں کی حفاظت مدد الہی کے تحفظ اور اپنے دل میں سے غیر خدا کو نکالنے کا پابند فرماتا ہے، اس وقت ان کا ظاہر مخلوق کے ساتھ اور باطن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے، زبانوں پر حکم خداوندی اور دلوں میں علم الہی ہوتا ہے، زبانیں بندگان خدا کی خیر خواہی اور دل اللہ تعالیٰ کی امانتوں کی حفاظت کے لیے وقف ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام، برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی رہیں گی جب تک زمین و آسمان قائم ہیں۔ اور بندگان خدا اللہ تعالیٰ کی عبادات، حق کی ادائیگی اور حدود کی حفاظت میں مصروف ہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے مرید اور مراد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مرید وہ ہے جس کی سرپرستی علم کرتا ہے اور مراد وہ ہے جس کی نگہبانی حق کی رعایت سے ہوتی ہے کیونکہ مرید چل کر جاتا ہے اور مراد اڑ کر جاتا ہے پس چلنے والا اڑنے والے کو کیسے پہنچ سکتا ہے؟ اور یہ بات تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے معاملے سے سمجھ آئے گی حضرت موسیٰ علیہ السلام مرید تھے اور ہمارے نبی ﷺ مراد تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیر طور سیناء پر ختم ہوگی جبکہ ہمارے آقا ﷺ کی پرواز عرش اور لوح  تک پہنچی۔ پس مرید طالب ہوتا ہے اور مراد مطلوب، مرید کی عبادت مجاہدہ ہے اور مراد کی عبادت بخشش خدا، مرید موجود ہوتا ہے اور مراد فانی ہو جاتا ہے، مرید عمل کا بدلہ چاہتا ہے اور مراد عمل کو نہیں بلکہ توفیق و احسان کو دیکھتا ہے۔ مرید راستے پر چلتے ہوئے عمل کرتا ہے اور مراد تمام راستوں کے مقام اتصال پر کھڑا ہوتا ہے۔ مرید اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے اور مراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے، مرید اللہ تعالیٰ کے حکم بجالاتا ہے اور مراد اللہ تعالیٰ کے عمل کا مظہر ہوتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۵۹، ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۰، ۷۱۱)


۲..... جب اس نے یہ بوجھ اٹھالیا تو اب وہ تقدیر خداوندی کا بوجھ اٹھانے والا مشیت الہی کی گیند، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تربیت یافتہ، اس کے علوم اور حکمتوں کا سرچشمہ، امن و کامرانی کا گھر اولیاء کرام اور ابدال کی پناہ گاہ اور مرجع بن جاتا ہے اور ان کے آرام و سکون اور خوشی کا منبع بن جاتا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہار کا نفیس ٹہرہ، تاج کا موتی اور مظہر خدا بن جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۲ اردو)

۳..... اس وقت وہ کائنات سے باہر آ کر اس کی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے اور مخلوق کے رب کے لیے خالص ہو جاتا ہے اور تمام اسباب و وسائل اور اہل و اولاد سے الگ ہو جاتا ہے نیز تمام جہتیں بند ہو کر اس کے سامنے جہتوں کی جہت اور دروازوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور وہ مخلوق کے رب اور تمام (مجازی) پالنے والوں کے (حقیقی) رب کے فیصلے پر راضی ہوتا ہے اس وقت وہ اس شخص کی طرح عمل کرتا ہے جو گذشتہ اور آئندہ کے حالات سے باخبر ہوتا ہے۔ پوشیدہ رازوں پر مطلع ہوتا ہے اور اس چیز سے بھی واقف ہوتا

ہے جو اعضاء کو حرکت میں لاتی ہے نیز جو چیز دلوں اور نیتوں میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰ عربی، ص ۱۲۷)

(اردو)

۴..... اللہ تعالیٰ نے ان کو بندوں کے دلوں میں پوشیدہ باتوں اور ان کی نیتوں سے آگاہ فرمایا کیونکہ میرے رب نے ان کو دلوں کا راز تلاش کرنے والے اور پوشیدہ باتوں پر امین بنایا ہے اور خلوت و جلوت میں ان کو دشمنوں سے  رکھا، نہ گمراہ کرنے والا شیطان انہیں گمراہوں کی طرف مائل کر سکتا ہے اور نہ وہ خواہشات جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”بے شک میرے بندے تیرے قابو میں نہیں آتے“ نفس اتارہ اور غالب شہوت جس کا پیچھا کیا جاتا ہے، مان کو ان لذات کی طرف نہیں بلا سکتی جو ان کو اہل سنت و جماعت سے نکال کر جہنم کے طبقات میں ڈال دے۔

(الغنیہ دوم ص ۱۶۱ عربی، ص ۱۳۷ اردو)

۵..... چنانچہ وہ ان مراتب کے ساتھ راہ حق میں کھڑے ہوتے ہیں، دل و ضمیر کے ساتھ اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے بعد کہ وہ امین بنائے گئے دوسری حالت کی طرف منتقل کیئے جاتے ہیں اور ان میں یہ ایک انفرادی طور پر اس کی اپنی حاجت میں طلب کیا جاتا ہے کہ آج تم ہمارے ہاں قدر و منزلت اور امن والے ہو، اس وقت وہ اجازت کے محتاج نہیں رہتے کیونکہ وہ اس طرح ہو جاتے ہیں کہ ان کو خود ان کے سپرد کر دیا گیا ہو، وہ کسی بھی کام کے لیے کہیں بھی جائیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوتے ہیں ایسے لوگوں پر نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی صادق آتا ہے جو آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بندہ فرض کی ادائیگی کے ذریعے جس

طرح قرب حاصل کرتا ہے اس کے علاوہ نہیں کرتا اور وہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھیں، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دل بن جاتا ہوں، وہ میرے ساتھ سنتا ہے، میرے ساتھ دیکھتا ہے، میرے ساتھ بولتا ہے، میرے ساتھ سمجھتا ہے اور میرے ساتھ پکڑتا ہے۔ ہم نے یہ روایت اس کتاب میں متعدد مقامات پر ذکر کی ہے کیونکہ اس مقام میں یہ اصل ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۱، ۱۶۲ عربی، ص ۱۴۷ اردو)

۶..... اگر فقیران شیوخ و علماء ابدال سے ہو ﴿﴾ ہیں، ہدایت والے ائمہ، اللہ والے، بھلائی کی تعلیم دینے والے، ادب سکھانے والے، مخلوق کو ڈرانے والے اور ان کی تربیت کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ بننے والے، دانا لوگوں میں سے ہو جن کی پیروی کی جاتی ہے تو اس وقت ان کی پیروی کرنے والے جوان ہوں یا بوڑھے کوئی حرج نہیں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۷۹ عربی، ص ۱۴۱ اردو)

۷..... احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اس مرتبے پر اس شرط سے قائم کرتا ہے کہ وہ اس پر ہمیشہ رہے جب وہ اس شرط کو پورا کرتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی عمل و حرکت تلاش نہیں کرتا اور اس مقام کی حفاظت کرتا ہے اور اس سے تجاوز نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ اُسے ملک جبروت کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ عالم جبروت کا حاکم اس کے نفس کی نگہداشت کرتا ہے۔ اور خواہشات سے باز رکھتا ہے۔ تاکہ اس میں عاجزی اور فروتنی پیدا ہو، پھر وہ اسے بادشاہ سلطان کی طرف منتقل کرتا ہے۔ تاکہ اسے پاک کرے اور اس کے نفس میں پائی جانے والی کثافتیں زائل ہو جائیں، کیونکہ یہی خواہشات کی بنیاد ہیں چنانچہ وہ دوبارہ تیار ہو جاتا

ہے اس کے بعد اسے عالم جلال کے بادشاہ کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے، وہ اس کو ادب سکھاتا ہے، اس کے بعد ملک جمال کے ہاں منتقل ہوتا ہے اور وہاں پاک صاف کیا جاتا ہے ازاں بعد ملک عظمت کی طرف منتقل کر کے اسے پاک کرتا ہے، پھر ملک حسن کی طرف منتقل کر کے طیب و طاہر کرتا ہے، اس کے بعد خوشی کے ملک کی طرف لے جا کر فارغ البال کرتا ہے، پھر ملک ہیبت کی طرف لے جا کر تربیت فرماتا ہے، پھر ملک رحمت کی طرف منتقل کر کے اسے تروتازگی، قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے، اس کے بعد ملک وحدانیت کی طرف لے جا کر اسے خلوت کا عادی بناتا ہے، لطف و کرم سے اسے غذا دیتا ہے، شفقتِ خداوندی اس کی جمعیت کا باعث بنتی اور حفاظت کرتی ہے، محبت اسے تقویت پہنچاتی ہے، شوق اسے قرب عطا کرتا ہے، مشیت خداوندی اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے، اللہ تعالیٰ بخشش و غلبے والا اس کا رخ پلٹ کر اسے قریب کرتا ہے، پھر اسے منزل پر ٹھہرا دیتا ہے، اس کے بعد ادب سکھاتا ہے، اسے راز دیتا ہے پھر اپنے خاص احسان سے بسط و قبض کی منزل پر ٹھہراتا ہے، کاس کے بعد پھر اپنے خاص احسان سے بسط و قبض کی منزل سے گزارتا ہے، اس کے بعد جہاں بھی جاتا ہے، جہاں اترتا ہے، جس مکان میں جاتا ہے بلکہ ہر حال میں اپنے رب کے قریب ہوتا ہے اور اس کے قبضے میں ہوتا ہے اس کے راز دار بندوں میں سے ایک ہوتا ہے، ان تصرفات پر امین ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کو پہنچتے ہیں جب وہ اس مقام پر پہنچتا ہے، تو اس کی صفات ختم ہو جاتی ہیں، نیز کلام و تعبیر بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ قلب و عقل کی انتہا کا یہی مقام ہے۔ اولیاء کرام کے حالات کی غایت بھی یہی ہے، اس سے اوپر کے مقامات انبیاء کرام اور رسل عظام

کے ساتھ مخصوص ہیں، کیونکہ ولی کی انتہاء نبی کی ابتداء ہے، تمام انبیاء کرام پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۲ عربی، ص ۱۵۷ اردو)

۸... مزید لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں کی نماز جو دلوں کو بیدار رکھنے والے، خشوع و خضوع اور مراقبہ کرنے والے ہیں، دلوں کے محافظ اور اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو اور ان سب پر سلامتی ہو۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۲۴ عربی، ص ۶۴۶ اردو)

۹... اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے ان دوستوں اور برگزیدہ بندوں میں سے ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کیساتھ دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں، اس کے نام پر لیتے ہیں اور اس کے لیے دیتے ہیں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸۷ عربی، ص ۵۳۷ اردو)

۱۰... یہ چالیس برگزیدہ بندے ہیں جنہیں ابدال کہا جاتا ہے..... یہ دنیا کے بادشاہ اور روز قیامت سفارش کرنے والے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کائنات کی تدبیر کرنے اور بندوں پر لطف و کرم کرنے کے لیے پیدا کیا ہے (الغنیہ ج ۱ ص ۱۱۴، ۱۱۵ عربی، ص ۳۳۱ اردو)

خلاصۃ الکلام:

درج بالا اقتباسات سے ثابت ہوا کہ

۱..... اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو اپنی قدرت کے خاص اسرار پر مطلع فرماتا ہے۔

۲..... انہیں اپنی طاقت اور تصرف کا مظہر و مصداق بنا دیتا ہے۔

۳..... محبوبان خدا بندوں اور شہروں کے نگہبان اور محافظ ہوتے ہیں۔

۴..... ان کی نگاہوں سے پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں اور وہ تمام جہانوں کو دیکھ لیتے ہیں۔ دونوں جہاں ان کے سامنے آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔

۵..... وہ مادی آلائشوں سے پاک ہو کر عالم ملکوت کی طرف پرواز کرتے ہیں۔

۶..... وہ علوم الہی کا سرچشمہ، امن و امان کی پناہ اور راحت و مسرت کا منبع ہوتے ہیں۔

۷..... وہ لوگوں کی نیتوں اور دلی خیالات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔

۸..... وہ پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں اور خفیہ رازوں سے واقف بھی۔

۹..... اللہ تعالیٰ انہیں ہر شیطان اور ہر گمراہی و بے راہ روی سے محفوظ فرمادیتا ہے۔

۱۰..... ان کا اپنا ارادہ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اب ان میں خود فاعل حقیقی متصرف ہوتا ہے۔

تلک عشرة کاملہ

اللہ والے فائدہ دیتے ہیں:

جس چیز سے شیطان ڈرتا ہے اور فریب کرتا ہے وہ استعاذہ اور عارفین کے دلوں میں پائی جانے والی معرفت خداوندی کے نور کی شعاع ہے، اگر تم عارفین میں سے نہیں ہو تو متقی لوگوں کا استعاذہ اختیار کرو یہاں تک کہ عارفین کے درجے تک ترقی کر لو۔

اس وقت تمہارے قلبی نور کی شعاع اس کی شوکت کو توڑ دے گی، اس کے لشکر کو بھگا دے گی اس کے حاضرین کو ہلاک کرے گی۔ اور اس کے لشکر کا قلعہ قمع کرے گی اور یہ بات خاص تمہاری ذات سے متعلق ہے اور بعض اوقات تجھے اپنے بھائیوں اور اتباع کرنے والوں کے لیے نگہبان بنادیا جائے گا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۹۸ عربی، ص ۳۰۵ اردو)

یعنی بندگان خدا نہ صرف اپنی حفاظت کرتے ہیں بلکہ انہیں دوسروں کا بھی نگران و نگہبان بنا

ويا جاتا ہے۔

ظ... مزید لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان (اولیاء) کو عالم کی بہتری اور بندوں پر شفقت کے لیے پیدا کیا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۱۵ عربی، ص ۱۳۱ اردو)

اللہ والوں کی مجلس میں بیٹھو:

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کی حفاظت کے لیے خبردار رہے اور شیطان سے علیحدگی کی کوشش کرے بُرے برے ساتھیوں، خبیث کاموں، گمراہی کی طرف بلانے والوں اور شیطان کے لشکر سے جُدا رہے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کی اطاعت اختیار کرے اور اس کے بندوں میں سے ان لوگوں کی مجلس اختیار کرے جو اس کا علم رکھنے والے، اسے پہچاننے والے، اسی کے لیے اچھے اعمال کرنے والے، اس کی طرف دعوت دینے والے، اس کی ذات میں رغبت رکھنے والے، اس کی عطا کی امید رکھنے والے، اس کے دبدبے سے ڈرنے والے، اس کی پکڑ کا خوف رکھنے والے، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی رغبت رکھنے والے، رات کو عبادت کے لیے کھڑے ہوتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں، گزشتہ ایام میں چھوٹنے والی عبادت پر گریہ و زاری کرتے ہیں، آنے والے دنوں میں نیکیوں کا عزم کرتے ہیں، ہر قسم کے گناہ اور خطا سے توبہ کرتے ہیں، زمین و آسمان کے خالق پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ زنجیروں، طوقوں آفاتِ دنیا اور دوزخ کے خطرات سے محفوظ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ظاہر و باطن میں شیطان کی مخالفت اور رحمن کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ، خبر دینے والے اور عطاء کرنے والے نے ان کے اعمال کے مقابلہ میں انہیں اچھا بدلہ عطا فرمایا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۰۰ عربی، ص ۱۳۰ اردو)

مراتب اولیائی:

الغنیہ کے مختلف مقامات پر اولیاء کرام کے مختلف مراتب و مدارج کا بھی ذکر کیا

گیا ہے۔ مثلاً:

ظ... مرید..... (ج ۲ ص ۱۵۹ عربی، ص ۷۰۹ اردو)

ظ... مراد..... (ج ۲ ص ۱۵۹، ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۰، ۷۱۱ اردو)

ظ... صوفی..... (ج ۲ ص ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۲، ۷۱۳ اردو)

ظ... ابدال..... (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۱، ۱۷۹، ۱۸۰)

(غنیۃ الطالبین ص ۷۰۸، ۷۱۳، ۷۶۴، ۵۸۸، ۷۴۲، ۷۴۱ اردو)

ظ... عارفین..... (ج ۱ ص ۹۸ عربی، ص ۳۴۳، ۳۵۰ اردو) وغیرہ۔

اولیاء طہ ہوتے ہیں:

عصمت انسانوں میں فقط انبیاء کرام اور رسل عظام کا خاصہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ

محض اپنے فضل سے اولیاء کرام کو گناہوں سے طہ فرمالتا ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت

کے لیے درج ذیل مقامات ملاحظہ ہوں۔ الغنیہ ج ۱ ص ۱، ج ۲ ص ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۷۹

عربی، غنیۃ الطالبین مترجم ص ۹۶، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۲، ۷۴۱۔

توسل بالذات:

بارگاہ خداوندی میں جس طرح نیک لوگوں کی دعا اور عمل صالح کا وسیلہ پیش کرنا

درست ہے، اس طرح صالحین و زاہدین کی ذوات مقدسہ و نفوس قدسیہ کو وسیلہ بنانا مستحب

ہے۔ صاحب کتاب نے لکھا ہے: یستحب أن يتوسلوا بالزهاد

والصالحين واهل العلم والفضل والدين... الخ۔ (ج ۲ ص ۱۲۸)

پر ہیز گار اور صالحین نیز اہل علم اور دیندار لوگوں کا وسیلہ اختیار کریں۔ ایک روایت میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ (کر) قبلہ رخ ہوئے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: یا اللہ! یہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں، ہم تیری بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، ہمیں ان کے وسیلے (سے) بارش عطا فرما۔ راوی فرماتے ہیں ان کی واپسی سے پہلے بارش برس گئی۔ (اردو ص ۶۵۳)

شیخ طریقت وسیلہ ہے:

شیخ طریقت انسان کے لیے بارگاہ خداوندی تک رسائی کے لیے ذریعہ اور وسیلہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ صاحب الغنیہ نے لکھا ہے:

اور اسے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ اور واسطہ بنائے اور ایسا طریقہ وسبب سمجھے جس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کا وصل حاصل کرے، جس طرح کوئی بادشاہ کے پاس جانا چاہتا ہے لیکن اس کے ساتھ اس کی کوئی جان پہچان نہیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ بادشاہ کے کسی دربان، خدمت گار یا خاص آدمی سے دوستی لگائے..... الخ

(ج ۲ ص ۱۶۵ عربی، ۱۷۱ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

مشائخ کرام ہی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ اور راہنما ہیں اور یہی وہ دروازہ ہے جس سے داخل ہو کر انسان خدا تک پہنچتا ہے۔ لہذا مرید کے لیے ایک شیخ کا ہونا ضروری

ہے..... یہی سلامتی اور بہتری کا راستہ ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۶ عربی، ص ۷۲۲ اردو)
ظ... مزید لکھتے ہیں:

مرید کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ جاری ہے کہ زمین میں شیخ بھی ہو مرید بھی۔

(الغنیہ دوم ص ۱۶۵ عربی ص ۷۲۲ اردو)

شیخ صاحب علم ہو:

آج علماء سے نفرت دلائی جاتی ہے اور جاہلوں کو شیخ، مرشد، پیر طریقت اور قطب العالمین کے منصب سونپے جاتے ہیں، جبکہ جاہل، بے علم اور علم سے کورے لوگ ہرگز شیخ و مرشد نہیں ہو سکتے۔ صاحب کتاب نے لکھا ہے:

ظ... فقہاء اور علماء کی مجالس میں بکثرت بیٹھنا چاہیے تاکہ وہ دینی معاملات میں ان سے استفادہ کرے اور وہ اسے راہ الہی پر چلنا سکھائیں عبادت خداوندی اور اس کے احکام کی تعمیل میں قائم رہنے کے آداب بتائیں اور سلوک و معرفت کی جو باتیں اس پر پوشیدہ ہیں ان سے اسے آگاہ کریں جو شخص راہ سے ناواقف ہو اسے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی رہنمائی کرے ایسے مرشد کی حاجت ہوتی ہے جو اس کو راستہ دکھائے اور ایسا ہادی چاہیے جو اسے ہدایت سے ہمکنار کرے نیز ایک قائد ہو جو اس کی قیادت کرے۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۱۲۸ عربی، ص ۵۳۳ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے: علماء کی طرح نفس کے ساتھ نرمی اور آہستگی اختیار کرے اور ان فقہاء کی مجلس اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے اوامر و نواہی کی معرفت رکھتے ہیں تاکہ وہ

اسے اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلائیں، معرفت عطا کریں اور بیماری اور اس کے علاج سے شناسا کریں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸۷ عربی، ص ۷۵۲ اردو)

برزخی زندگی:

انسان قبر میں پہنچ کر مٹی نہیں ہو جاتا بلکہ وہ زمین پر چلنے والوں کی آواز تک سنتا ہے سلام کہنے والوں کا سلام سنتا ہے، انہیں جواب دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت نے صاحبانِ قبور کو تلقین اور سلام کا طریقہ سکھایا ہے۔ صاحب کتاب لکھتے ہیں:

ظ... قبرستان پہنچ کر یہ کہے:

السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۳۹ عربی)

اے مومنوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ اور بے شک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین اردو ص ۱۸۷)

ظ... مزید لکھا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تندرستی کے ساتھ مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو مستحب یہ ہے کہ مسجد نبوی شریف میں آئے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ درود شریف اور دعا پڑھے..... پھر داہنی طرف سے تھوڑا سا آگے بڑھے اور یوں کہے: (ترجمہ) اے یارانِ مصطفیٰ ﷺ آپ پر سلامتی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ اے ابوبکر صدیق! آپ پر سلام ہو! اے عمر فاروق! آپ پر سلام ہو، یا اللہ! ان دونوں کو ان کے نبی (ﷺ) اور اسلام کی طرف سے بہتر اجر عطا فرما۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۱۱ عربی ص ۱۲۸ اردو)

ظ... مزید صاحب قبر کو تلقین کرنے کے متعلق لکھا ہے:

قبر کے مسائل سے فارغ ہو کر میت کو تلقین کرنا سنت ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو اور تم اس پر مٹی برابر کر لو تو تم میں سے ایک آدمی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے ”اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! میت سنتی اور جواب دیتی ہے پھر دوبارہ کہے فلاں بن فلاں وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے، تیسری بار یہی بات کہے اے فلاں بن فلاں! وہ کہتا ہے اللہ تم پر رحم کرے، ہماری راہنمائی کرو، ہم ان کی بات سن نہیں سکتے، پھر تلقین کرنے والا کہے وہ کلمہ یاد کر جس پر دنیا سے رخصت ہوا، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کی شہادت، تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، دین اسلام، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت اور قرآن کی امامت پر راضی تھا۔

منکر نکیر کہتے ہیں اس کو مکمل جواب سکھا دیا گیا ہے ہم اس کے پاس بیٹھ کر کیا کریں..... الخ۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۹ عربی، ص ۶۷۲، ۶۷۳ اردو)

بارگاہ رسالت میں حاضری:

اگر کسی سعادت مند کو، گنبد خضرا کی زیارت کا موقع ملے تو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کون سے آداب کی بجا آوری ضروری ہے اور حاضری کا طریقہ کیا ہے؟ صاحب کتاب نے لکھا ہے:

جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تندرستی کے ساتھ مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو مستحب یہ ہے کہ مسجد نبوی شریف میں آئے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ درود

شریف اور دعا پڑھے: اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وافتح لی ابواب رحمتک وکف عنی ابواب عذابک الحمد لله رب العالمین۔

یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد (ﷺ) پر اور آپ کے اہل بیت پر رحمت نازل فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھ پر اپنے عذاب کے دروازے بند کر دے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اس کے بعد قبر انور کے پاس آئے، قبر شریف اور قبلہ کے درمیان یوں کھڑا ہو کہ اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف ہو اور قبر شریف سامنے ہو منبر شریف کو بائیں جانب کرتے ہوئے اس کے قریب کھڑا ہو اور یوں کہے:

السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ، اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید، اللہم آت سیدنا محمدا الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفیعة والمقام المحمود الذی وعدتہ، اللہم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسدہ فی الاجساد، کما بلغ رسالتک وتلا آیاتک وصدع بامرک، وجاہد فی سبیلک وامر بطاعتک ونہی عن معصیتک، وعادی عدوک ووالی ولیک وعبدک حتی اتاہ الیقین، اللہم انک قلت فی کتابک لنبیک، ”ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جائؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ تواباً رحیماً وانی اتیت نبیک تائباً من ذنوبی مستغفراً، فاسئلك ان توجب لی المغفرة کما اوجبتہا لمن اتاہ فی حال حیاتہ، فاقر عنده بذنوبہ فدع الہ نیہ فغفرت

لہ، اللہم انی اتوجہ الیک بنیک علیہ سلامک نبی الرحمة، یا رسول اللہ انی اتوجہ بک الی ربی لیغفر لی ذنوبی، اللہم انی اسئلك بحقه ان تغفر لی وترحمنی، اللہم اجعل محمد اول الشافعين وانجح السائلين واکرم الاولين والآخرين، اللہم کما آمنّا به ولم نره، وصدقناه ولم نلقه، فادخلنا مدخله واحشرنا فی زمرة، واوردنا حوضه واسقنا بکاسه مشرباً روياً سائغاً هنيئاً لا نظماً بعده ابدًا، غیر خزايا ولا ناکثين، ولا مارقين ولا جاحدين ولا مرتابين ولا مغضوباً علیہم ولا ضالين، واجعلنا من اهل شفاعته (ج ۱ ص ۱۲، ۱۱)

ترجمہ: اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، یا اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی اولاد پر رحمت بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے، یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو وسیلہ، فضیلت، بلند درجہ اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔ یا اللہ ارواح میں روح محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحمت بھیج، جسموں میں آپ کے جسد مبارک پر رحمت نازل فرما جیسا کہ انہوں نے تیرا پیغام پہنچایا، تیری آیات کی تلاوت کی، تیرے حکم سے حق کو باطل سے الگ کیا، تیری راہ میں جہاد کیا، تیری فرمانبرداری کا حکم دیا اور تیری نافرمانی سے روکا، تیرے دشمن کو دشمن سمجھا اور تیرے دوست کو دوست بنایا اور وصال تک تیری عبادت کی، یا اللہ تو نے اپنے کلام مقدس میں اپنے نبی کریم ﷺ سے فرمایا ”اور اگر وہ اپنے نفسوں پر ظلم کریں اور پھر آپ کے پاس حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں اور رسول خدا ﷺ بھی ان کے لیے بخشش طلب کریں تو اللہ

تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ یا اللہ میں گناہوں سے رجوع کرتے ہوئے اور بخشش مانگتے ہوئے تیرے نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ یا اللہ! تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لیے بخشش واجب کر دے جیسا کہ ان لوگوں کے لیے واجب کی جنہوں نے حضور ﷺ کی (ظاہری) حیات طیبہ میں حاضر بارگاہ نبوی ہو کر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ ان کے لیے نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی اور تو نے ان کو بخش دیا۔ یا اللہ! میں تیرے نبی، نبی رحمتا کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کُناں ہوں کہ وہ میرے گناہ بخش دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے بوسیلہ محمد مصطفیٰ ﷺ سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما، یا اللہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سب سے پہلا شفاعت کرنے والا، سالکین میں سے زیادہ کامیاب، پہلوں اور پچھلوں میں سے برگزیدہ بنا دے۔ یا اللہ! جیسا کہ ہم بن دیکھے ان پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی حالانکہ ہمیں ان سے شرف ملاقات حاصل نہیں ہوا، پس ہمیں ان کی بارگاہ کی حاضری نصیب فرما! اور ان کے گروہ میں اٹھانا ان کے حوض پر پہنچانا، ان کے پیالے سے صاف سیراب کر نیوالا اور خوشگوار پانی پلا جس کے بعد ہم کبھی بھی پیاسے نہ ہوں، نہ ہم ذلیل ہوں، نہ عہد شکن ہوں، نہ دین سے باہر نکلنے والے ہوں، نہ منکر اور نہ شک کرنے والے، نہ ہم پر غضب کیا جائے اور نہ ہم گمراہ ہوں میں ہوں، یا اللہ! ہمیں ان کی شفاعت کے مستحقین میں سے کر دے (مترجم ص ۱۲۵ تا ۱۲۸)

ظ... مزید لکھا ہے: یا ران مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہوں میں سلام کہے، روضہ پاک اور منبر کے درمیاں نوافل پڑھے، منبر شریف کو تبرکاً چھوئے، مسجد قباء میں نماز پڑھے، شہداء کے

مزارات کی زیارت کرے، وہاں بکثرت دعا مانگے، پھر جب مدینہ شریف سے جانے کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی میں آئے، قبر انور کی طرف بڑھے اور بارگاہ نبوی میں سلام پیش کرے، پہلے والے اعمال دہرائے اور وہاں سے رخصت ہو کر آپ کے دونوں ساتھیوں کو سلام پیش کرے پھر یہ دعا مانگے: اللہم لا تجعل آخر العهد منی بزیارة قبر نبیک واذا توفیتنی فتوفنی علی محبتہ وسنتہ آمین یا ارحم الراحمین۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۱۲ عربی)

یا اللہ! اسے میرے لیے اپنے نبی ﷺ کی قبر انور کی آخری زیارت نہ بنانا اور جب مجھے موت دے تو ان کی محبت اور طریقہ پر مارنا، یا اللہ! میری دعا قبول فرما اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۱۲۸)

قیام تعظیمی:

کسی بزرگ کی تعظیم اور ادب بجالاتے ہوئے کھڑے ہونا ”قیام تعظیمی“ کہلاتا ہے۔ الغنیہ میں لکھا ہے:

ویستحب القیام للامام العادل والوالدین وأهل الدین والورع وأکرم الناس... الخ۔ (الغنیہ اول ص ۱۳)

عادل بادشاہ، والدین، دیندار، پرہیزگار اور معزز لوگوں کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اس کی اصل یہ روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل قریطہ کے معاملہ میں حضرت سعدؓ کو بلا بھیجا وہ سبزی مائل سفید رنگ کے گدھے پر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا ”اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ“۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ حضرت خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، آپ کا دست مبارک پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنی مسند پر بٹھا دیتیں۔ اور جب خاتون جنت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتیں تو آپ بھی کھڑے ہو جاتے خاتون جنت کا ہاتھ پکڑ کر چومتے اور اپنی جگہ بٹا دیتے۔

نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو، نیز اس سے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے، پس نیک سیرت لوگوں مثلاً راہنمایان قوم کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے اور فسق و فجور نیز گناہوں میں مبتلا لوگوں کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (مترجم ص ۱۳۱)

برکت حاصل کرنا:

جن چیزوں کی نسبت اللہ والواں سے ہو جائے وہ مبارک اور متبرک ہو جاتی ہیں، انہیں برکت کے لیے چھونا، بوسہ دینا اور پاس رکھنا مستحسن ہے۔ صاحب کتاب لکھتے ہیں:

وان احب أن يتمسح بالمنبر تبركاً به۔ (الغنیہ اول ص ۱۲)

اور اگر چاہے تو منبر شریف کو تبرکاً چھولے۔ (مترجم ص ۱۲۸)

بزرگوں کے ہاتھ چومنا:

مسلمان کے لیے اپنے بھائی سے ہاتھ ملانا مستحب ہے اور جب تک دوسرا آدمی ہاتھ الگ نہ کرے اپنا ہاتھ نہ چھڑایا جائے۔ اگر گلے ملیں یا ایک دوسرے کے سر اور ہاتھ کو بطور تبرک چوم لے تو یہ جائز ہے۔ البتہ منہ کا چومنا مکروہ ہے۔

(الغنيہ ج ۱ ص ۱۳ عربی، ص ۱۳۱ اردو)

اہل قبر کا احترام:

(زیارت قبر کا) صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہاں کھڑا ہو جہاں اس کے زندہ ہونے کی صورت میں کھڑا ہوتا اور صاحب قبر کا اسی طرح احترام کرے جس طرح اس کی زندگی میں احترام کیا جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۹ عربی، ص ۱۸۷ اردو)

ایصال ثواب:

گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور اس کے علاوہ قرآن پاک سے پڑھے اور صاحب قبر کو اس کا ثواب پہنچائے یعنی یوں کہے:

اللهم ان كنت قد اثبتني على قراءة هذه السورة فاني قد اهديت ثوابها لصاحب هذا القبر۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۹ عربی)

یا اللہ! اگر تو نے مجھے اس سورت کے پڑھنے کا ثواب عطا فرمایا ہے، تو بے شک میں نے اس کا ثواب اس قبر والے کو تحفہ پیش کر دیا۔ (ص ۱۸۷ اردو)

قبروں پر حاجت طلب کرنا:

کیا قبر پر جا کر حاجت مانگنا شرک ہے؟ نہیں..... صاحب کتاب لکھتے ہیں:

تم یسئال اللہ حاجتہ۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۹ عربی)

پھر (قبر پر ہی) اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔ (ص ۱۸۷ اردو)

مخلوق کا ادب و تعظیم:

اللہ والوں کا ادب تو نہایت ضروری ہے۔ اسلام میں ہر عمر رسیدہ فرد کی بھی تعظیم سکھائی گئی ہے۔ لہذا دونوں کا لحاظ رکھے، لکھتے ہیں:

”پس نیک سیرت لوگوں کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے (ج ۱ ص ۱۳ عربی ص ۱۳۱ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے: ”ہر شخص کے لیے تواضع (ادب، انکساری اور تعظیم) اختیار کرنا مستحب ہے، بڑوں کی عزت کرنا اور بچوں پر رحم کرنا، ان کی غلطی معاف کرنا مستحب ہے، البتہ انہیں ادب سکھانے میں کوتاہی نہ کرے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۹ عربی ص ۱۸۸ اردو)

شب معراج کی فضیلت:

جن راتوں کی عظمت و رفعت باقی راتوں سے بلند ہے وہ پانچ ہیں۔ لکھا ہے:

نبی اکرم ﷺ کو پانچ راتیں عطا کی گئیں..... چوتھی رات، قرب خداوندی کی رات ہے اور یہ معراج شریف کی رات ہے..... الخ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۳ عربی ص ۶۶۶ اردو)

نبی اکرم ﷺ کے دیدار کے لیے عمل:

مغرب کی نماز پڑھ کر عشاء کی نماز تک نفل نماز پڑھ، اس دوران کسی سے گفتگو نہ کرنا، اپنی نماز میں مشغول رہنا، ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا، ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور سات بار سورۃ اخلاص پڑھو، پھر عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھو اور کسی سے کلام کیے بغیر گھر آ جاؤ، وتر ادا کرو اور پھر سوتے وقت دو رکعتیں پڑھو، ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور سات بار سورۃ اخلاص پڑھو، نماز کے بعد سجدہ کرو اور سجدے میں سات بار استغفار پڑھو، اور سات سات بار سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ جاؤ اور ہاتھ اٹھا کر یوں کہو: یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاكرام یا اله الاولین والآخرین یا رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمہما یا رب یا رب یا رب یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔

ترجمہ: اے زندہ! اے قائم رکھنے والے، اے عزت وجلال والے، اے پہلوں اور پچھلوں کے معبود، اے دنیا و آخرت کے رحمن و رحیم، اے میرے رب، اے میرے رب، اے میرے رب، اے اللہ!، اے اللہ!، اے اللہ!۔

پھر کھڑے ہو جاؤ اور وہی دعا مانگو، پھر سجدہ کرو اور سجدے میں وہی دعا مانگو، پھر سر اٹھاؤ اور جیسے چاہو قبلہ رخ ہو کر سو جاؤ، درود پاک مسلسل پڑھتے رہو، یہاں تک کہ تمہیں نیند آ جائے..... (الغنیہ ج ۲ ص ۸۳ عربی، ص ۵۸۲، ۵۸۱ اردو)

علماء و صلحاء کی خدمت میں تحفہ پیش کرنا:

اگر رشتہ دار امیر ہوں تو (مرنے والا) محتاج، مساکین اور اہل علم و فضل دیندار اور ان لوگوں کے لیے وصیت کرے کہ تقدیر نے ان سے اسباب معشیت مسدود کر دیئے اور پرہیزگاری کی وجہ سے وہ دنیاوی اسباب سے کنارہ کش ہو گئے..... مبارک ہیں وہ لوگ جو ایسے بندگان خدا کی خدمت میں کچھ (نذر و تحفہ) پیش کرتے ہیں۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۶ عربی، ص ۶۶۷ اردو)

روضہ مقدسہ، زیارت مرشد اور مقامت مقدسہ کے لیے سفر:

سفر کسی عبادت مثلاً حج یا نبی اکرم ﷺ کی زیارت کے لیے ہونا چاہیئے، نیز اپنے مرشد کی

زیارت یا مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے سفر کیا جائے (الغنیہ ج ۱ ص ۳۲ عربی، ص ۱۷۳ اردو)

آداب شیخ:

مرید پر واجب ہے کہ ظاہر میں اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے اور باطن میں اس پر اعتراض نہ کرے کیونکہ گناہ کرنے والا ظاہر میں ادب کا تارک ہوتا ہے اور دل سے اعتراض کرنے والا اپنی ہلاکت کے پیچھے پڑتا ہے، بلکہ مرید کو چاہیے کہ شیخ کی حمایت میں ہمیشہ کے لیے اپنے نفس کا دشمن بن جائے۔ شیخ کی ظاہری اور باطنی طور پر مخالفت سے اپنے آپ کو روکے اور نفس کو جھڑک دے اور قرآن پاک کی یہ آیت کثرت سے تلاوت کرے: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ۔

اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کے لیے کھوٹ نہ ڈال، اے ہمارے رب بے شک تو مہربان رحم والا ہے۔

اگر شیخ سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو شریعت میں ناپسند ہے تو مثالوں اور اشاروں کے ساتھ اسے خبردار کرے واضح طور پر نہ کہے، تاکہ اس کے دل میں اس سے نفرت نہ پیدا ہو اور اگر کوئی عیب دیکھے تو پردہ پوشی کرے اور اپنے نفس کو تہمت لگائے۔ اور شیخ کے لیے کوئی شرعی تاویل کرے اگر شرعی طور پر کوئی عذر نہ ہو سکتا ہو تو اس کے لیے بخشش طلب کرے اور توفیق، علم، بیداری، حفاظت اور حمیت وغیرت کی دعا مانگے، لیکن مرشد کو

معصوم نہ سمجھے۔ اس بات کی کسی دوسرے کو اطلاع نہ دے۔ اور جب دوسرے دن یا کسی دوسرے وقت واپس آئے تو اس عقیدے کے ساتھ آئے کہ وہ عیب اب زائل ہو چکا ہوگا اور شیخ اس سے اگلے مرتبہ کی طرف منتقل ہو چکا ہوگا..... اگر مبتدی سالک اپنے شیخ کو غضب ناک پائے تو اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے یا کسی قسم کا اعراض محسوس کرے تو اس سے تعلق ختم نہ کرے بلکہ اپنے باطن کی کھوج لگائے شیخ کے حق میں جو بے ادبی یا کوتاہی ہوئی اگر اس کا تعلق امر خداوندی کو بجالانے اور منہیات شرع کے ارتکاب سے ہے تو اپنے رب عزوجل سے بخشش مانگے، توبہ کرے اور دوبارہ یہ جرم نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، پھر شیخ کے ہاں عذر پیش کرے، عاجزی اور ذلت کا اظہار کرے اس کی چا پلوسی کرے، مستقبل میں مخالفت ترک کر کے اس کی محبت اختیار کرے ہمیشہ ساتھ رہے اور اس کی موافقت کرے اور اسے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ اور واسطہ بنائے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۴ عربی، ص ۱۸، ۱۹ اردو)

کرامت و معجزہ کا اختیار ہونا:

لکھتے ہیں..... جب تک ضروری نہ ہو جائے عوام پر کرامت کا اظہار نہ کرے کیونکہ کرامت کو چھپانا ولایت کی شرط ہے اور معجزے کا ظاہر کرنا نبوت و رسالت کی شرائط میں سے ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۳ عربی، ص ۱۷ اردو)

اس سے واضح ہے کہ ولی کو کرامت اور نبی و رسول کو معجزے کے اظہار کا اختیار ہوتا ہے ظ... سیدنا سلیمان علیہ السلام کے درباری آصف بن برخیا بن شعیا کی کرامت بھی لکھی ہے جس میں انہوں نے ملکہ بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے لانے کا یقین دلایا

تھا۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۱۰۷ عربی اور ص ۱۳۱ اردو۔

اس کرامت سے بھی ثابت ہے کہ اولیاء جب چاہیں کرامت دکھادیں۔

جہاد اکبر:

شیطان سے جنگ ایک باطنی بات ہے اور یہ جنگ دل اور ایمان کے ساتھ ہوتی ہے جب تم شیطان سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور غالب بادشاہ پر تمہارا اعتماد ہوگا اور بزرگ (بزرگی) عطا کرنے والے کے دیدار کی امید ہوگی جبکہ کفار سے جہاد ظاہری جنگ ہوتی ہے جو تلواروں اور نیزوں کے ساتھ لڑی جاتی ہے اس میں بادشاہ اور اس کے ساتھی تمہاری مدد کرتے ہیں۔ اور جنت میں داخل ہونے کی امید ہوتی ہے۔ اگر تم کفار کے ساتھ جہاد میں شہید ہو جاؤ تو دار بقاء میں ہمیشہ رہنا ہوگا اور اگر شیطان کی مخالفت میں اپنی عمر فنا کر دو اور امیدوں سے قطع تعلق کرتے ہوئے اس کے خلاف جہاد کرو تو تمام جہانوں کے رب سے ملاقات کے وقت اس کا دیدار تمہاری جزاء ہوگی۔ اگر کافر تمہیں قتل کر دے تو شہید کہلاؤ گے اور اگر شیطان کے پیچھے چلتے ہوئے اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں قتل ہو جاؤ تو قاہر و غالب بادشاہ سے دور چلے جاؤ گے۔

بنابریں کفار سے جہاد کی ایک انتہاء ہے اور نفس و شیطان سے جہاد کی کوئی انتہاء نہیں.....
نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر فرمایا:

رجعنا من الجہاد الا صغرا الى الجہاد الاکبر

ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔

جہاد اکبر سے نبی اکرم ﷺ کی مراد شیطان، نفس اور خواہشات سے لڑنا ہے،

کیونکہ یہ ہمیشہ ہوتا ہے۔ اس سے طویل عرصہ تک واسطہ رہتا ہے اور اس کے خطرات نیز برے خاتمے کا ڈر ہمیشہ رہتا ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۰۳ عربی، ص ۳۱۳، ۳۱۲ اردو)

فقہاء کی عظمت:

صاحب کتاب نے جگہ جگہ فقہاء کے اقوال و اتفاق کا ذکر کر کے ان کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے، فقہ سے اپنی محبت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ لکھا ہے:

”توبہ کرنے والے کو فقہاء اور علماء کی مجالس میں بکثرت بیٹھنا چاہیے تاکہ وہ دینی معاملات میں ان سے استفادہ کرے اور وہ اسے راہ الہی پر چلنا سکھائیں عبادت خداوندی اور اس کے احکام کی تعمیل میں قائم رہنے کے آداب بتائیں اور سلوک و معرفت کی جو باتیں اس پر پوشیدہ ہیں ان سے آگاہ کریں (الغنیہ ج ۱ ص ۱۲۸ عربی، ص ۵۳۳ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

اور ان فقہاء کی مجالس اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے اوا مرو نوا ہی کی معرفت رکھتے ہیں تاکہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلائیں، معرفت عطا کریں اور بیماری اور اس کے علاج سے شناسا کریں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸۷ عربی، ص ۵۲۷ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

اجماع و اتفاق کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ اس کا اعتبار فقہاء کے ہی لحاظ سے ہوگا، لکھا ہے: فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ ان دو صورتوں میں عدم قدرت کے باوجود تبلیغ جائز ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۵۱ عربی، ص ۲۵۱ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

امام قرآن کا قاری، دین کا فقیہ ہو اور سنت رسول ﷺ میں بصیرت رکھنے والا ہو، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے اپنے دینی معاملات فقہاء کے سپرد کرو۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۵ عربی، ص ۶۳۳ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

وہ باتیں جن میں فقہاء کا اختلاف ہے اور اس میں اجتہاد کی گنجائش ہے.....
(ان کا انکار نہ کرے کیونکہ) ایسی باتوں سے روکا جائے گا جو اجماع کے خلاف ہیں۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۵۳ عربی، ص ۲۱۹

اردو)

یعنی جن امور میں فقہاء کا اجماع و اتفاق ہو گا وہ اجماعی مسائل کہلائیں گے۔ ان کے خلاف لب کشائی غلط ہے۔ ان کے متعلق شور و غل سے بچنا چاہیے۔
تقلید کی حمایت:

عام طور پر عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے غیر مقلد وہابی لوگ صاحب کتاب کو اپنا ”ہم مسلک“ قرار دیتے ہوئے ”وہابی“ اور ”غیر مقلد“ ظاہر کرتے ہیں جبکہ یہ سراسر جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ کیونکہ صاحب کتاب دو ٹوک تقلید کے حامی اور حنبلیت کے مدعی ہیں۔ ملاحظہ ہو!..... لکھتے ہیں:

واما اذا كان الشئ مما اختلف الفقهاء فيه وساغ فيه الاجتهاد
كشرب عامي النبيذ مقلدا لابي حنيفة رحمه الله، وتزوج امرأة بلا ولي على ما
عرف من مذهبه لم يكن لاحد ممن هو على مذهب الامام أحمد والشافعي

رحمہما اللہ الا نکار علیہ، لان الامام احمد قال فی رواية المروزی: لا ینبغی للفقہ ان یحمل الناس علی مذهبہ ولا یشدد علیہم۔

(الغنیہ اول ص ۵۳)

لیکن وہ باتیں جن میں فقہاء کا اختلاف ہے اور اس میں اجتہاد کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید میں (کھجور یا انگور کا) رس پینا جائز ہے۔ اسی طرح آپ کے مذہب (کے مطابق) بالغہ عورت کا ولی کے بغیر نکاح کرنا جائز ہے، تو حضرت امام احمد اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ کے مقلدین کا ایسی باتوں سے روکنا جائز نہیں کیونکہ حضرت امام بن حنبل کی ایک روایت میں جو مروزی سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کسی فقیہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کو اپنے مذہب پر لانے کے لیے مجبور کرے اور اس سلسلے میں ان پر سختی کرے۔ (مترجم ص ۲۱۹)

اس اقتباس سے واضح ہے کہ

۱.....ائمہ فقہ کے مذاہب برحق ہیں

۲.....کسی امام کی تقلید کرتے ہوئے کوئی عمل اپنانا درست ہے۔

۳.....کسی بھی امام کے مقلد کو برا نہیں کہنا چاہیے۔

۴.....تقلید شرک نہیں، بلکہ درست ہے۔

۵.....امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مقلدین درست راستہ پر گامزن ہیں۔

۶.....انہیں اس سے روکنا اور بُرا نہیں کہنا چاہیے۔

۷.....مقلدین پر سختی کرنے والے غلط اور غیر فقیہ لوگ ہیں۔

۸..... مذاہب ائمہ کو بُرا کہنے والوں کا علم وفقہ سے کوئی تعلق نہیں۔

۹..... حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ محترم ہستی ہیں۔

۱۰..... حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد پر طعن نہیں کرنا چاہیے۔

سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت:

صاحب کتاب باوجود حنبلی ہونے کے سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی کمال درجہ کی عقیدت و الفت رکھتے ہیں اس کی چند مثلہ درج ذیل ہیں:

۱..... تقلید کی حمایت کے تحت ذکر کردہ عبارت میں آپ نے امام صاحب علیہ الرحمہ کی تقلید کا خصوصاً ذکر فرما کر آپ سے جہاں اپنی عقیدت کا ثبوت دیا وہاں آپ کے مخالفین معاندین اور حاسدین کو بھی تنبیہ کر دی کہ آپ کا مذہب برحق ہے اور اس کے خلاف آواز اٹھانا سراسر باطل ہے۔

۲..... اس کتاب میں جگہ جگہ آپ کا اسم گرامی ذکر کر کے ”رحمہ اللہ“ جیسے محبت بھرے دعائیہ جملے رقم کیے ہیں۔ مثلاً ج اول ص ۵۳ عربی، ص ۲۱۹ اردو، ج ۲ ص ۵۲ عربی، ص ۵۳۰ اردو وغیرہ۔

۳..... سیدنا امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو ”امام اعظم“ کہنے سے مخالفین کو کچھ زیادہ ہی چڑ ہے لیکن صاحب کتاب نے بڑی ہی عقیدت کے ساتھ لکھا ہے:

وہو مذہب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان رحمہ اللہ تعالیٰ (دوم ص ۵۲)

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔ (ص ۵۳۰ مترجم)

دیکھئے! کتنی محبت کے ساتھ آپ کا لقب ”امام اعظم“ آپ کی کنیت ”ابو حنیفہ“ اور آپ کا

اسم گرامی ”نعمان“ لکھ کر پھر آخر میں ”رحمہ اللہ تعالیٰ“ رقم کر کے آپ کی عظمت و رفعت کو دنیا پر واضح کر دیا اور اپنی نیاز مندی کا ثبوت دیا ہے۔

خارجیوں کی مذمت:

الغنیہ میں دیگر باطل فرقوں کے علاوہ ”خارجی فرقہ“ کا بھی رد کیا گیا ہے۔ ان کے باطل نظریات کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”خارجیوں کے کئی نام اور القاب ہیں..... یہی وہ لوگ ہیں جو دین سے خارج اور ملت اسلامیہ نیز اہلسنت و جماعت سے الگ ہو گئے۔ ہدایت کے راستہ سے ہٹ گئے اور بادشاہ وقت کی طاعت سے منہ موڑ لیا۔ انہوں نے ائمہ کے خلاف تلوار نکال لی اور ان کے خون و مال کو حلال سمجھا بلکہ اپنے مخالفین کو کافر قرار دیا۔

خوارج، حضور ﷺ کے صحابہ کرام اور انصار کو گالیاں دیتے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے اور (معاذ اللہ) انہیں کافر اور گناہ کبیرہ کے مرتکب خیال کرتے اور ان کے خلاف عقائد رکھتے ہیں..... الخ۔ (ج ۱ ص ۸۵ عربی، ص ۱۲۸ اردو)

اس حقیقت کو بے نقاب کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی نے لکھا ہے کہ تیرہویں صدی میں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے حرمین شریفین پر حملہ کیا وہ اور اس کے متبعین حنبلی کہلاتے تھے، لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان تھے اور تمام لوگ مشرک، چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہلسنت کے قتل کو مباح قرار دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی۔ (رد المحتار علی الدر المختار ج ۳ ص ۳۰۹)

ياد رہے کہ یہی چیز بعد میں اسماعیل دہلوی تک پہنچی، اس نے خارجیوں کی نیابت کا حق ادا کیا، دیوبندیوں اور غیر مقلد وہابیوں کو بھی دہلوی سے بطور ورثہ یہ امور نصیب ہوئے، انہوں نے مسلمانوں کو مشرک قرار دیا ان کے اموال لوٹے اور صحابہ کرام ؓ کے خلاف عقائد رکھے اور صحابہ کرام ؓ کی توہین کی۔

تفصیل کے لیے میری کتاب ”خارجیت کے مختلف روپ“ دیکھئے!۔

کیا عیدیں صرف دو ہیں؟ عید کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی ہے:

عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف خوشی

اور سرور لوٹاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸ عربی، اردو ص ۷۴)۔

یعنی خوشی والے دن کو عید کہا جاتا ہے۔

ظ... مزید لکھا ہے:

عید کے دن ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خشک روٹی تناول فرما رہے تھے۔ اس نے کہا آج عید کا دن ہے اور آپ خشک روٹی کھا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا آج اس کی عید ہے جس کا روزہ قبول ہوا، محنت مشکور ہوئی اور گناہ بخشے گئے آج کا دن بھی ہمارے لیے عید کا دن ہے اور کل کا دن بھی ہمارے لیے عید ہوگی۔ اور ہر وہ دن جس میں ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں وہ ہمارے لیے عید کا دن ہی ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۲۲ عربی، اردو ص ۷۹)۔

معلوم ہوا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ ”اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں“ بلکہ ہر وہ دن جس میں کوئی دینی، روحانی اور ایمانی خوشی و مسرت ہو وہ خوشی اور عید کا دن ہوتا ہے۔ اس

لیے مسلمان خدا کے سب سے بڑے احسان سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد والے دن کو ”عید میلاد النبی ﷺ“ سے یاد کرتے ہیں، جو کہ درست ہے۔

فضائل شعبان و شب برأت:

صاحب کتاب نے شعبان المعظم کی فضیلت، اس ماہ کا پسندیدہ ہونا، رسول اللہ ﷺ کا مہینہ ہونا، شعبان کے الفاظ پر گفتگو، درود شریف کی فضیلت، رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرنا، اس ماہ کا غنیمت ہونا، بیان کیا ہے۔

پھر شب برأت کی فضیلت، سورہ دخان کی ابتدائی آیتوں میں اس رات کا ذکر، مبارک اشیاء کی تفصیل، احادیث سے اس رات کی فضیلت، شب برأت کی وجہ تسمیہ، اس رات کو ظاہر کرنے کی حکمت اور اس رات میں نوافل و باجماعت نماز و اجتماع پر بحث کی ہے۔

ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۵۷، ج ۱ ص ۱۸۶ تا ۱۹۲ عربی، ص ۲۲۶، ۲۲۱ تا ۲۵۰ اردو۔

عاشوراء کے فضائل:

فضیلت والے دنوں میں ”دس محرم“ کا دن بھی ایک عظمت و اہمیت کا حامل ہے۔ صاحب کتاب نے دس محرم کے فضائل، اس میں رونما ہونے والے واقعات، دس محرم کی نماز، اس کا روزہ و شب بیداری، وجہ تسمیہ، عاشورہ کے روزے پر طعن کرنے والوں کا رد کرتے ہوئے اسے ”باطل عقیدہ“ والا قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۲ ص ۵۲ تا ۵۷ عربی، ص ۵۳۲ تا ۵۳۸ اردو۔

وضوء کی دعائیں:

عام طور پر وضوء کے درمیان پڑھی جانے والی دعاؤں کی تردید کی جاتی ہے جبکہ

صاحب کتاب نے انہیں خصوصاً بیان کرتے ہوئے پڑھنے کی تلقین بھی کی ہے مثلاً:
استنجاء سے فارغ ہو کر یہ پڑھے:

اللهم نق قلبی من الشک والنفاق، وحصن فرجی من الفواحش
بسم اللہ کہتے وقت یہ دعائیں گے:

اعوذ بک من همزات الشیاطین، واعوذ بک رب ان یحضرون
ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اللهم انی استلک الیمن والبرکة، واعوذ بک من الشئوم والهلکة
کلی کرتے وقت یہ کلمات پڑھے:

اللهم اعنی علی تلاوة القرآن کتابک وکثرة الذکر لک
ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے:

اللهم اوجدنی راحة الجنة وانت عنی راض

ناک جھاڑتے وقت یہ کلمات کہے:

اللهم انی اعوذ بک من الروائح النار ومن سوء الدار

منہ دھوتے وقت کہے:

اللهم بیض وجهی يوم تبیض وجوه اولیائک ولا تسود وجهی يوم

تسود وجوه اعدائک

دایاں بازو دھوتے وقت یوں کہے:

اللهم ائتني كتابي بيمينى وحاسبى حسابا يسيرا

بایاں بازو دھوتے ہوئے یہ پڑھے:

اللهم انى اعوذ بك ان تؤتيني كتابي بشمالى او من وراء ظهري

سرکاسح کرتے وقت یہ دعا مانگے:

اللهم غشنى برحمتك، وانزل الى من بركاتك، واظلنى تحت ظل

عرشک یوم لا ظل الا ظلك۔

کانوں کاسح کرتے وقت یوں کہے:

اللهم اجعلنى من الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اللهم

اسمعنى منادى الجنة مع الابرار

گردن کاسح کرتے ہوئے یہ پڑھے:

اللهم فك رقبتى من النار واعوذ بك من السلاسل والاغلال

دایاں پاؤں دھوتے وقت کہے:

اللهم ثبت قدمى على الصراط مع اقدام المؤمنين

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے:

اللهم انى اعوذ بك ان تنزل قدمى عن الصراط يوم تنزل اقدام المنافقين

وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے یہ الفاظ پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله،

سبحانک وبحمدک لا اله الا انت عملت سوءاً، وظلمت نفسى، استغفرک

واسئالك التوبة فاغفرلى وتب على انك انت التواب الرحيم، اللهم اجعلنى من التوابين، واجعلنى من المتطهرين، واجعلنى صبورًا شكورًا، واجعلنى اذكر كواسبحك بكرة واصيلا۔

(الغنية ج ۱ ص ۲۷، ۲۸ عربى، ص ۱۵۸، ۱۵۹ اردو)

گردن کا مسح: صاحب کتاب لکھتے ہیں:

ثم يمسح عنقه۔ (الغنية ج ۱ ص ۲۷ عربى، ص ۱۵۸ اردو)

پھر گردن کا مسح کرے۔

امور نماز کی تقسیم:

مصنف الغنية نے نماز کے امور کو فرائض، واجبات اور مستحبات کی طرف تقسیم کیا

ہے۔ ملاحظہ ہو! ج ۱ ص ۳، ج ۲ ص ۱۲۱ عربى، ص ۱۰۲، ۱۶۴ اردو۔

دیگر امور میں بھی یہ تقسیم کی ہے۔

زبان سے نیت کرنا:

نیت دل کے فعل و ارادہ کا نام ہے۔ اس کا اظہار زبان سے بھی صحیح ہے، لکھتے ہیں:

۱۔ النية... محلها القلب، فان ذكر ذلك بلسانه مع اعتقاده بقلبه كان قد أتى

بالافضل۔ (الغنية ج ۱ ص ۲)

(وضوء کے لیے) نیت کرنا۔ نیت کا محل دل ہے اور قلبی اعتقاد کے ساتھ ساتھ زبان سے

بھی نیت کی جائے تو افضل ہے۔ (مترجم ۹۸)

۲۔ أن يأتى بالنية... فان تلفظ به مع اعتقاد بقلبه كان أفضل۔

(الغنية ج ۱ ص ۲۶)

(غسل کے لیے) نیت کی جائے..... دل میں ارادہ کرنے کے ساتھ ساتھ زبان سے الفاظ بھی ادا کیئے جائیں تو یہ افضل ہے۔ (مترجم ص ۱۵۶)

۳..... وينبغي للامام أن لا يدخل في الصلوة ولا يكبر حتى ينوي الامامة بقلبه وان تلفظ بلسانه كان احسن (الغنية ج ۲ ص ۱۱۷)

امام کو چاہئے کہ نماز شروع کرنے اور تکبیر کہنے سے پہلے دل میں امامت کی نیت کرے اگر زبان سے بھی کہے تو اچھا ہے۔ (مترجم ص ۶۳۵)

۴..... وينوي في كل ركعتين: احدى ركعتي التراويح المسنونة اذا كان فردا أو اذا كان اماماً، أو مأموماً۔ (الغنية ج ۲ ص ۱۶)

(تراویح کی) ہر رکعتوں میں یوں نیت کرے کہ میں دو رکعت سنت تراویح ادا کرتا ہوں چاہے اکیلا پڑھ رہا ہو، امام ہو یا مقتدی (مترجم ص ۴۷۰)

تراویح میں رکعت:

تراویح کی جماعت اور اس میں بلند آواز سے قرأت کرنا مستحب ہے..... عشاء کے فرض اور دو سنتیں پڑھنے کے بعد تراویح شروع کی جائیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے یہ نماز اس طرح پڑھی ہے۔ یہ بیس رکعتیں ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد قعدہ کرے اور سلام پھیرے، یہ پانچ ترویجے ہیں ان میں سے ہر چار رکعتیں ایک ترویجہ ہیں۔ (الغنية ج ۲ ص ۱۶ عربی، ص ۷۰ اردو)

نوٹ: بیس تراویح کے مخالف نجدی، وہابی غیر مقلدوں نے کراچی سے الغنیہ شائع کی اور اس میں بیس تراویح کی جگہ ”آٹھ تراویح“ لکھ دیا۔

تراویح، تہجد اور وتر الگ الگ ہیں:

ناواقفی اور عدم علم کی بناء پر ان تینوں نمازوں کو ایک قرار دے دیا جاتا ہے، جبکہ صاحب کتاب کے نزدیک یہ تینوں الگ الگ نمازیں ہیں۔ ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

ظ... تراویح کے اختتام تک وتروں میں تاخیر کرنا..... تراویح کے بعد..... تھوڑی دیر سو جانا چاہیئے پھر اٹھے اور جس قدر نوافل پڑھ سکتا ہو پڑھے تہجد کی نماز ادا کرے اور پھر سو جائے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶ عربی، ص ۴۷۰، ۴۷۱ اردو)

ظ... نبی کریم ﷺ نے رمضان کے مہینے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو نماز پڑھائی وہ صرف تین دن تھی، صاحب کتاب نے اسے تراویح کے باب میں ذکر کیا۔ دیکھیئے! الغنیہ ج ۲ ص ۱۵، ۱۶ عربی، ص ۴۶۸، ۴۶۹ اردو۔

اور جناب عروہ کی روایت جس میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تیرہ رکعتیں (آٹھ نوافل اور تین وتر اور بعد کے دو نفل) اور فجر کی دو رکعتیں بتائی ہیں۔ اسے الگ رات کی نماز میں تہجد کے متصل ذکر کر کے دونوں کا الگ الگ ہونا بتا دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں! الغنیہ ج ۲ ص ۸۰ عربی، ص ۵۷۶ اردو۔

ظ... صاحب کتاب نے نماز تراویح کی رکعات، ادائیگی کا طریقہ اور دیگر مسائل کو الگ (ج ۲ ص ۱۵، ۱۶ عربی، ص ۴۷۰ اردو) نماز تہجد کی رکعات، طریقہ ادا اور دیگر مسائل کو الگ (ج ۲ ص ۸۸، ۸۰ عربی، ص ۵۷۶، ۵۹۴ اردو) اور نماز وتر کو الگ، اس

کی تعداد رکعات اور دیگر مسائل کو تراویح و تہجد سے مختلف بیان کیا ہے۔

(ص ۱۰۵، ۸۵، ۸۶ عربی، ص ۵۸۴، ۶۱۶ اردو)

جس سے واضح ہے کہ یہ تین مستقل نمازیں ہیں اور ان کے مسائل بھی مختلف،
انہیں ایک قرار دینا جہالت ہے۔

تین و تراویح سلام کے ساتھ:

ویوتر بثلاث، وهو مخیر ان شاء صلاھا بتسلیمۃ واحدة کصلوة
المغرب (ج ۲ ص ۱۰۵)

اور وہ تین و تراویح ہے، نمازی کو اختیار ہے چاہے تو نماز مغرب کی طرح ایک سلام کے ساتھ
پڑھے۔ (ص ۶۱۶ مترجم)

تعویذ کا جواز:

جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جانا چاہے تو جن پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو مثلاً مہریا
تعویذ وغیرہ انہیں الگ رکھ دے۔ (ج ۱ ص ۲۴ عربی ص ۱۵۲ اردو)

ظ... بخار والے کے لیے تعویذ لکھ کر اس کے گلے میں ڈالا جائے، حضرت امام احمد بن
حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا:

مجھے بخار ہو گیا تو میرے لیے اس طرح تعویذ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن
الرحیم، بسم اللہ وباللہ، محمد رسول اللہ، یا نارکونی بردا و سلاماً علی ابراہیم،
وارادوا بہ کیداً فجعلناہم الأخسرین، اللہم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل
اشف صاحب هذا الكتاب بحولک وقوتک وجبروتک یا ارحم

الراحمین۔ (ج ۱ ص ۴۰ عربی ص ۱۸۹، ۱۹۰ اردو)

ظ... ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں جب کسی عورت پر بچہ کی ولادت مشکل ہو جائے تو کسی پاک و صاف پیالے یا کسی بھی برتن میں درج ذیل کلمات لکھ کر انہیں دھویا جائے اور وہ پانی اس عورت کو پلایا جائے جو بچ جائے اس سے اس کے سینے پر چھینٹے ماریں۔ وہ کلمات یہ ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین، کانہم یوم یرونہا لم یلبثوا الا عشیۃً اوضحها، کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نهار بلاغ فهل یهلك الا القوم الفاسقون۔ (ج ۱ ص ۴۰ عربی ص ۱۹۰ اردو)

دم کرنا:

صاحب الغنیہ نے دم کرنے پر قرآن و حدیث سے استدلال کیا ہے ملاحظہ ہو! الغنیہ اول ص ۴۰ عربی ص ۱۸۹، ۱۹۰ اردو۔

داڑھی ایک مٹھی:

داڑھی بڑھانے سے مراد اس کو زیادہ کرنا ہے..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر جوڑا بند ہوتی کاٹ دیتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو قبضہ (مٹھی) کے نیچے آئے اسے لے لو۔

(الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۴ عربی، صفحہ ۱۳۳ اردو)

مونچھیں استرے سے مونڈنا:

مونچھیں کاٹنے کی اصل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی یہ روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں کو قینچی کے ساتھ بالوں کی جڑوں سے کاٹو لیکن استرے سے مونڈنا مکروہ ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے مونچھوں کو منڈایا“۔ نیز اس صورت میں گویا مثلہ کرنا (چہرہ بگاڑنا) ہے اور اس طرح چہرے کی رونق اور خوبصورتی باقی نہیں رہتی جبکہ بالوں کی جڑوں کے باقی رہنے میں زینت اور حسن ہے..... الخ۔ (الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۲ عربی، صفحہ ۱۳۳ اردو)

قربانی کے تین دن:

قربانی کے دن تین ہیں۔ عید کے دن نماز عید پڑھنے یا اتنا وقت گزرنے کے بعد (سارا دن) اور اس کے بعد دو دن، اکثر فقہاء کا یہی مذہب ہے..... جو کچھ ہم نے تین دنوں کے بارے میں ذکر کیا ہے وہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (جلد ۲ صفحہ ۴۹ عربی، صفحہ ۱۵۲۵ اردو)

قربانی کے جانور:

قربانی کے جانوروں میں سب سے افضل اونٹ ہے پھر گائے اور پھر بکری، بھیڑ جزع سے کم نہ ہو اور بکری شنی (ایک سال) سے کم نہ ہو، جزع اسے کہتے ہیں جو چھ ماہ کا ہو چکا ہو اور شنی یعنی بکری یا بکری ایک سال کی ہو، گائے (بیل، بھینس) کا دو سال کا ہونا ضروری ہے اور اونٹ پانچ سال کا ہو، بکری ایک آدمی کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتے ہیں۔

(الغنيہ جلد ۲ صفحہ ۴۹ عربی، صفحہ ۱۵۲۵ اردو)

دعا کا طریقہ:

ہاتھوں کو پھیلا کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے، نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجے اور پھر اپنی حاجت کا سوال کرتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھے اور جب فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو چہرے پر ملے۔ (الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴۰ عربی، صفحہ ۱۸۸)

فرض نماز کے بعد دعا:

نفع مند وہ شخص ہے جو نماز سے فارغ ہو کر بارگاہ خداوندی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے اور وہ شخص نقصان اٹھاتا ہے جو دعائے مانگے بغیر مسجد سے نکل جاتا ہے جب وہ دعا کے بغیر مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے فلاں! تو اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو گیا، کیا تجھے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حاجت نہیں۔ (الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ عربی، صفحہ ۶۹۴ اردو)

WWW.NAFISISLAM.COM

مقتدی قرأت نہ کرے:

ان کان مأموماً یُنصت الی قرأۃ الامام۔ اگر مقتدی ہے تو خاموش ہو کر امام کی قرأت سنے۔ (الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ عربی، صفحہ ۶۲۹ اردو)

غیر صحابہ کو ترضی:

عام طور پر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ”ﷺ“ صرف صحابہ کرام کے لیے استعمال کرنا چاہیے جبکہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے علاوہ دیگر صالحین، علمائے ائمہ اور فقہاء کو بھی ”ﷺ“

کہنا جائز ہے۔ صاحب کتاب نے بھی یہ عمل اپنا کر اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ مثلاً:
الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۵، ۱۶، جلد ۲، ۱۶، صفحہ ۱۱۷ عربی۔

فتوح الغیب اور مسک غوث جیلانی علیہ الرحمہ

محبوب سبحانی سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اٹھتر (۷۸) خطبات و مواعظ کا ایک نورانی مجموعہ ”فتوح الغیب“ کے نام سے معروف ہے۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اس کی شرح بھی رقم فرمائی ہے۔ جبکہ قبل ازیں ابن تیمیہ نے اس کی شرح لکھ کر اسے مستند تسلیم کر لیا ہے۔

سطور ذیل میں ”فتوح الغیب“ سے چند حوالہ جات درج ہیں، جن سے حضرت غوث جیلانی علیہ الرحمہ کے مسک و عقیدہ کو سمجھنے میں مزید تائید حاصل ہوگی۔ چونکہ اس کتاب ”فتوح الغیب“ کو ”مقالہ“ کے عنوانات سے معنون کیا گیا ہے، بدیں وجہ ہم بھی مقالہ نمبر کے حوالے سے بات کریں گے۔ تاکہ عربی و مترجم دونوں سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔

عظمت مقام مصطفیٰ ﷺ آپ فرماتے ہیں:

النبی... المجتبیٰ من خلقه المنتخب من بریتہ (خطبہ کتاب)

نبی ﷺ تمام مخلوق سے برگزیدہ اور ہر ایک سے (چنیدہ) ہیں۔

ظ... مزید کہا ہے: (ہر) زمانے سے بہتر اور زمین و آسمان کی ہر چیز سے برتر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ (مقالہ نمبر ۱۳)

نور انبیت مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں:

آپ کے ظاہر ہونے سے باطل چلا گیا اور آپ کے نور سے زمین چمک اٹھی۔

(خطبہ کتاب)

خود ساختہ درود و سلام:

عوام الناس کو ورغلانے کے لیے عموماً کہہ دیا جاتا ہے کہ درود تو صرف ایک ہی ہے یعنی نماز والا باقی سب بدعت ہیں، حالانکہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم سے آج تک تمام مسلمان اپنی اپنی پسند کے الفاظ کے ساتھ درود و سلام پڑھتے رہے ہیں۔ خود مخالفین بھی ایسے الفاظ سے درود و سلام لکھتے اور پڑھتے ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت نہیں، سیدنا غوث جیلانی علیہ الرحمہ نے بھی مسلمانوں کے اسی طریقہ کو جاری رکھتے ہوئے اپنی تصانیف و خطبات میں اپنے پسندیدہ الفاظ و صیغہ جات کے ساتھ درود و سلام کے الفاظ منتخب کیے ہیں۔

فتوح الغیب کے درج ذیل کلمات ملاحظہ ہوں!

ثم الصلوات الوافیات والبرکات الطیبات الزاکیات المبارکات علیہ (خطبہ کتاب)

غیر اللہ کون؟

عبارات غوثیہ سے اپنے من پسند جملے تلاش کر، کر کے انہیں غلط معنی پہنا دیا جاتا ہے اور پھر ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ دیکھو شیخ جیلانی نے غیر اللہ سے دور رہنے اور ان سے تعلق ختم کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا انبیوں و لیوں کو حاجت روا، مشکل کشا اور مددگار نہیں سمجھنا چاہیے، آئیے! ہم اپنی طرف سے تعین کرنے کی بجائے خود صاحب کتاب سے غیر اللہ کا حقیقی مفہوم دریافت کر لیتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

فان لم يتخلص منها استعان بغيره من الخلق كالسلاطين وارباب

المناصب وابناء الدنيا واصحاب الاموال واهل الطب في الامراض والاعوجاج۔ پھر اگر بندہ نفس سے خلاصی نہ پائے تو غیر اللہ یعنی بادشاہوں، عہدیداروں، دنیا داروں مالداروں اور بیماری میں ڈاکٹر حکیموں سے مدد مانگتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳) ثابت ہوا کہ اولیاء کرام کے نزدیک غیر اللہ سے مراد یہی مذکورہ لوگ ہوتے ہیں۔

دوستان خدا:

جبکہ دوسری جگہ دو ٹوک فرمادیا کہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام خدا تعالیٰ کے دوست اور خاص اپنے ہوتے ہیں ملاحظہ ہو! مقالہ نمبر ۷۔

شیخ طریقت کی ضرورت:

جہاں تک بات ہے پیر و مرشد کی تو اس کے متعلق فرمایا، الشیخ یحتاج الیہ مادام ثمہ ہوئی و ارادۃ لکسرہما، مرید کے ارادہ اور خواہش کو ختم کرنے کے لیے شیخ محتاج الیہ (اسکی ضرورت پیش آتی) ہے۔ (مقالہ نمبر ۱۷)

صفات الہیہ کا مظہر:

نہ صرف شیخ کی ضرورت اس مقصد کے لیے ہی ہوتی ہے بلکہ بندگان خدا اور مرشدگان طریقت، صفات خداوندی کے مظہر ہوتے ہیں، ان میں انوار الہیہ پوری طرح جلوہ بار ہوتے ہیں اس لیے وہ باذن اللہ مخلوق کے لیے غوث، داتا، دستگیر اور مشکل کشا ہوتے ہیں ملاحظہ ہو! آپ فرماتے ہیں:

ظ... پس وہ (ولی) اگر دیکھتا ہے تو اس (خدا) کی نظر قدرت سے۔ (مقالہ نمبر ۳)

ظ... پس اس مقام پر (اے قرب خدا پانے والے!) تو ایسا ہوگا کہ گویا تجھے موت کے

بعد آخرت میں زندگی عطا کی گئی ہے، پھر تو کلی طور پر قدرت الہی ہوگا کہ تیرا سننا اللہ کے ساتھ، دیکھنا اللہ کے ساتھ، بولنا اللہ کے ساتھ، پکڑنا اللہ کے ساتھ، کوشش اللہ کے ساتھ، سمجھنا اللہ کے ساتھ اور اطمینان و سکون اللہ کے ساتھ۔ (مقالہ نمبر ۴۰)

یعنی تیرے تمام اعضاء میں اس کی طاقت جلوہ گر ہوگی۔

ظ... اللہ تعالیٰ اس (مقرب بندہ) پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ اس سے ان دروازوں کو کبھی بند نہ کرے گا اس وقت بندہ اللہ پاک کو اختیار کرتا ہے اس کے ارادے سے ارادہ کرتا ہے اس کی تدبیر سے تدبیر کرتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فعل و ارادہ اور اللہ تعالیٰ کا مراد ہو چکا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۶)

ظ... (اے بندہ مقرب!) اللہ کا فعل تجھ میں جاری ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کے ارادہ و فعل کے وقت تیرے اعضاء ساکن، قلب مطمئن، سینہ کشادہ، چہرہ منور، باطن آباد ہوگا۔ تو تمام اشیاء سے بے نیاز ہوگا، دست قدرت تجھ پر تصرف کرے گا، زبان ازل تجھے بلائے گی اور پروردگار عالم تجھ کو علم سکھائے گا اور اپنے انوار و چلے پہنائے گا۔ (مقالہ نمبر ۶)

ظ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ مؤمن ہمیشہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو پھر اس کے کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور دوسرے لفظوں میں یوں ہے کہ وہ میرے ساتھ سنتا ہے مجھ سے دیکھتا ہے، مجھ سے پکڑتا ہے اور مجھ سے ہی سمجھتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۶)

ملكى صفات آپ فرماتے ہیں:

اس پر افعال الہی جاری ہوتے ہیں اور وہ تمام اسباب و تعلقات سے فنا ہو جاتا

ہے تو بندہ صرف روحانی طور پر باقی رہ جاتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳)

یعنی بندہ میں روحانیت و ملکیت کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور اوصاف بشریہ مفقود۔

(شرح فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳ للشیخ الدہلوی)

حکم نافذ ہوتا ہے فرماتے ہیں:

کانت الا کو ان فی امرک، سارے جہاں تیرے حکم کے ماتحت ہوں گے۔

(مقالہ نمبر ۱۳)

ظ... تجھے علم اعظم سے حظ وافر عطا کیا جائے گا اور تجھے توفیق، احسان، قدرت، ولایت

عامہ، نفس پر نافذ اور اس کے علاوہ (تمام) اشیاء پر نافذ امر اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے

تکوین کی دنیا میں آخرت سے پہلے خوشخبری اور مبارک دی جائے گی۔ (مقالہ نمبر ۲۶) یعنی

ولی کا حکم ہر شے پر نافذ ہوتا ہے۔

ظ... تجھے عافیت عطا کرے گا غنی اور بے نیاز کرے گا تیری مدد کرے گا اور تجھے حاکم

بنائے گا۔ (مقالہ نمبر ۵۸)

کن فیکون کا مقام آپ فرماتے ہیں:

قرب خداوندی کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کی بناء پر بندہ کو یہ مقام بھی ملتا

ہے کہ وہ جو کہہ دے وہ ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

ظ... یضاف الیک التکوین و خرق العادات۔ تجھے کن فیکون (تکوین) اور

كرامات كا مقام بخش ديا جائے گا (مقالہ نمبر ۶)

ظ... اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی نازل كردہ كتاب ميں فرمايا ہے: اے ابن آدم! ميں اللہ ہوں ميرے سوا کوئی عبادت كے لائق نہيں ہے ميں کسی چیز كو کہتا ہوں ہو جا، وہ ہو جاتی ہے تو میری فرمانبرداری كر ميں تجھے ايسا بنا دوں گا كه تو کہے گا ہو جا تو وہ چیز ہو جائے گی۔

(مقالہ نمبر ۱۳)

نوٹ: مقالہ نمبر ۲۶، نمبر ۲۹، مقالہ نمبر ۴۰ اور مقالہ نمبر ۴۶ پر بھی یہی بيان كيا گیا ہے۔ معلوم ہوا كه بندہ كو خدا کی طرف سے ”خلق و ايجاد“ کی طاقت مل جاتی ہے اور وہ جو چاہے كر سكتا ہے۔ اور جو کہہ دے وہی ہو جاتا ہے۔

نگہبان عالم:

بندہ خدا تمام كائنات كا محافظ و نگہبان بنا ديا جاتا ہے، فرماتے ہيں:

ظ... (ابدال) كے دل اللہ تعالیٰ كے ليے شكستہ ہوتے ہيں، وہ موحدين، عارفين، علوم و عقل والے اميروں کی سرداری والے، شہروں كے محافظ، مخلوق كے نگہبان، رحمن كے نائب، اس كے خليل (راز دان)، اللہ كے خاص، اور اس كے دوست ہوتے ہيں، ان پر سلامتی ہو۔ (مقالہ نمبر ۱۰)

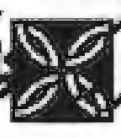
ظ... (بلند مرتبہ پر فائز ہونے كے بعد) فتكون شحنة البلاد والعباد، پھر تو شہروں اور بندوں كا محافظ ہوگا۔ (مقالہ نمبر ۴)

ظ... پھر وہ بندہ لوگوں كا نگہبان، محافظ، جائے پناہ، مضبوط پناہ گاہ اور دنیا و آخرت ميں سفارشی ہوتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۴)

ظ... تیسرا شخص وہ ہے جس کی بزرگی اور مقبولیت کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا اور اسے اپنے خاص بندوں اور اپنے پیاروں، دوستوں، انبیاء کے وارثوں، اولیاء کے سرداروں، اپنے عظیم بندوں، علماء، حکماء، سفارش کرنے والوں، نگہبانی کرنے والوں..... سے بنا لیتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۲۹)

ظ... یہی وہ لوگ ہیں جنہیں بندوں اور شہروں (کائنات) کا محافظ و نگہبان کہا جاتا ہے اگر تو چاہے تو انہیں عارف، ابدال، زاہد، عالم، غیب (مخلوق کی نظروں سے اوجھل) حاضر، محبوب، مراد یا زمین میں لوگوں پر اللہ کا نائب، سفیر، خیر نافرمان کرنے والے، بیٹھی زبان والے، ہادی، مہدی، رہنما اور مرشد کہہ لے۔ یہی کبریت احمر اور بیضہ عقیق (نایاب چیز) ہے۔ (مقالہ نمبر ۷۲)

سرچشمہ خیر:

مقام خاص میں پہنچ کر ولی ہر بھلائی و خیر کا سرچشمہ بن جاتا ہے، فرماتے ہیں: (اس مقام پر) وہ تجھے قدرت کے شر سے امن دے گا اور اس کی خیر کے سمندروں میں تجھے غرق کر دے گا، تو ہر خیر  کرنے والا ظرف ہوگا اور ہر نعمت و سرور، خوشی، نور، ضیاء امن اور سکون کا منبع (سرچشمہ) ہوگا۔ (مقالہ نمبر ۶)

ظ... خیر مکمل طور پر اس کے پاس ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۳)

بشری اوصاف سے پاک:

بندگان خدا بشری خصلتوں سے پاک ہو جاتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

پھر اخلاق بشری سے پاک ہوگا تو تیرا باطن اللہ کے ارادہ کے علاوہ کسی چیز کو ہرگز قبول نہ

کرے گا۔ (مقالہ نمبر ۶)

اولیاء ﷺ ط ہوتے ہیں:

خصوصی کرم فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ ولیوں کو گناہوں سے ﷺ ط کر لیتا ہے۔

ظ... ان الاولیاء یحفظون عن الهوی والابدال عن الارادة۔ عام اولیاء نفسانی خواہش سے اور ابدال ارادہ سے ﷺ ط ہوتے ہیں۔ (مقالہ نمبر ۶)

نوٹ:

اسی بات کو بیان کرتے ہوئے بعض مقامات پر ”عصمت“ کا لفظ بھی استعمال کیا

گیا ہے جس سے مراد ”حفاظت“ ہی ہے، ملاحظہ ہو! مقالہ نمبر ۷۷ مقالہ نمبر ۶۹۔

صرف ظاہری الفاظ پر چپیں بچیں ہونے والوں کے لیے اس میں غور و فکر کا کافی سامان موجود ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے فتوؤں کو روک لیں!

الہام:

اولیائے کرام کو بارگاہ خداوندی سے الہام بھی ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

ظ... اولیاء کو اللہ کی طرف سے الہام کے ساتھ اذن مل جاتا ہے (مقالہ نمبر ۲۲)

ظ... توقف کر، اس کی طرف جلدی نہ کر تو فکر کر دل میں کہ یہ الہام اللہ کی طرف سے ہے کہ اس پر عمل کروں بلکہ اسکو اختیار کرنے میں اللہ کے فعل کا انتظار کر اس طرح کہ یہ الہام بار بار ہو۔ (مقالہ نمبر ۱۰)

ظ... بندے کو مخلوق سے سوال کرنے کا الہام کرتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۴۶)

ظ... اس وقت وہ اپنے اندر سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز سنتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۵)

محدث:

تجھے قرب عطا ہوگا، تو محدث (جسے الہام و اعلام ہو) ہوگا اور تجھ سے گفتگو ہوگی۔ (مقالہ نمبر ۲۶)

غوث، قطب، ابدال:

اولیاء میں غوث، قطب اور ابدال بھی ہوتے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں:

ظ... تو اس وقت ہر رسول، نبی اور صدیق کا وارث ہوگا۔ تجھ پر ولایت ختم ہوگی، تیری طرف ابدال آئیں گے، تجھ سے تکلیفیں دور ہوں گی، بارش برسے گی، کھیت اُگیں گے، تیری وجہ سے ہر خاص و عام، سرحد والے، چرواہے، رعایا، قوم کے امام، امت اور باقی مخلوق سے بلائیں، مصیبتیں دور کی جائیں گی۔ (مقالہ نمبر ۴)

یعنی بندہ مقرب وسیلہ، قبلہ عالم، طہاء و مأوی، برکات کا ذریعہ اور مصائب و مشکلات کے دفع کا سبب بن جاتا ہے۔

ظ... یہی وہ استقامت ہے جسے پہلے اولیاء اور ابدال نے طلب کیا ہے۔ (مقالہ نمبر ۶)

ظ... کتاب و سنت کے ذریعہ بندہ ولی، ابدال، غوث ہونے کے مقام کی طرف ترقی کرتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۶)

ظ... اللہ کے فعل سے خوش ہو جا، اس سے موافقت کر اور ابدال، غوث اور صدیق ہو کر فنا ہو جا، یہ اختتامی مرتبہ ہے۔ (مقالہ نمبر ۱۸)

یعنی حالت فنا میں پہنچ کر بندہ غوث، ابدال اور صدیق بن جاتا ہے، مددگار و مشکل کشا ہو جاتا ہے۔

ظ... اگر مقام ابدال و غوث میں ہو تو علم الہی اور وہ فعل جو قدر محض ہے وہ حکم دیتا ہے۔

(مقالہ نمبر ۶۱)

مقام ناز:

ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ بندے کو ناز و نخرہ کا مقام بھی دیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو! حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمۃ کیا فرماتے ہیں:

ظ... کیا تو راحت، سرور، آسودگی، خوشی، امن، سکون، نعمتیں اور ناز و نخرہ چاہتا ہے۔ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے (تو امتحان دینا ہوگا)۔ (مقالہ نمبر ۲۸)

ظ... پھر اسے اپنی روح، اپنی معرفت کی خوشبو اور باریک ترین علوم کے ساتھ زندہ کرتا ہے اپنی نعمتوں اور ناز و محبت کے دروازے اس پر کھول دیتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۴۱)

ظ... دنیا و آخرت میں فضل الہی اس کے شامل حال ہوتا ہے اور وہ دونوں جہاں میں ناز و نعمت والا ہوتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۱)

ظ... ناز و نعمت محبوب کے لیے ہوتی ہے۔ (مقالہ نمبر ۷۱)

ظ... ناز و نعمت، محبوبیت کے ساتھ ملاقات الہی تک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عطا کیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً)

خدا کے ہم نشین:

اللہ کا بندہ، اس کے راز میں ولی اللہ ﷺ، سلامتی اور عقل وافر والا، رحمن کا ہم نشین اور نعمت والا ہے، تو خیر مکمل طور پر اس کے پاس ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۳)

ظ... اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت میں مخلصین، خاصان بارگاہ، درگاہ الہی کے ملازم

اور مجلس رحمت کے ہم نشینوں میں سے کر دیا۔ (مقالہ نمبر ۴۵)

سفارش کرنے والا:

اللہ تعالیٰ اسے شفاعت کا مقام بھی مرحمت فرماتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

ظ... بندہ دنیا و آخرت میں سفارش کرنے والا ہو جاتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۲)

ظ... اللہ تعالیٰ نے اسے سفارش کرنے والا، سفارش عطا کیا گیا بنایا۔ (مقالہ نمبر ۳۳)

مرید اور مراد:

ولی اللہ تعالیٰ کا بلند کیا ہوا اور اس کا مراد ہے وہ اسے اپنے قرب اور لطف و کرم کی

گود میں تربیت دیتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۷)

ظ... دو حالتوں سے خالی نہیں تو مرید ہو گا یا مراد۔ (مقالہ نمبر ۷۱)

مجنوب:

مجنوب بندے جنہیں ولایت، برگزیدگی اور بزرگی کے لیے چن لیا گیا۔

(مقالہ نمبر ۲۷)

ظ... اس (نعت) کو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مؤمن مجنوب پر ایک لمبی مدت تک باقی رکھتا

ہے۔ (مقالہ نمبر ۴۱)

اہل تحقیق:

جب (زاہد کی) اپنے نفس سے عداوت اور اپنی خواہش کی مخالفت متحقق ہو

جائے تو اسے اہل تحقیق اور اہل ولایت سے شمار کر لیا جاتا ہے اور ابدال و عارفین کے زمرہ

میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۱)

ظ... یہ (شریعت پر عمل کی) سواری اسے آستانہ ولایت تک پہنچا کر محققین اور بندگان خاص اہل عزیمت، حق تعالیٰ کو چاہنے والوں کی جماعت میں داخل کر دیتی ہے۔

(مقالہ نمبر ۵۵)

علوم و اسرار کی کثرت:

اولیاء کرام کو علوم و اسرارِ غیبیہ سے بھی وافر حصہ ملتا ہے، ملاحظہ ہو!

پھر تیرا ہاتھ پکڑا جائے گا، تجھے آگے کر دیا جائے گا اور جو کچھ سختی و بوجھ تجھ پر ہے اٹھالیا جائے گا پھر فضائل، انعامات اور رحمت کے سمندروں میں غوطہ دیا جائے گا تو تجھے اسرار و علومِ عجیبہ لدنیہ کی خلعت پہنائی جائے گی۔ (مقالہ نمبر ۲۶)

ظ... سب کچھ نکلنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور توحید الہی حق تعالیٰ کی پہچان، قربت کی تجلیات اور کئی طرح کے اسرار و علومِ غیب سے وارد ہونے کے مقامات باقی رہ جاتے ہیں۔ (مقالہ نمبر ۲۷)

ظ... اس کے دل کو نادر علوم کا امین بنادیا گیا ہے، ایسے اسرار اللہ تعالیٰ نے اس پر منکشف فرمادیئے جن کو اس کے غیر سے چھپا رکھا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۳)

یعنی مغیرہ خاص غیبی علوم سے مالا مال ہوتا ہے۔

ظ... مقرب بنا کر نزدیک کر لیا جائے گا، ان اسرار پر تجھے آگاہی ہوگی جو پوشیدہ نہ رکھے جائیں گے۔ (مقالہ نمبر ۲۸)

ظ... تجھے معرفت اور علوم و اسرار کی نعمتیں عطا ہوں گی۔ (ایضاً)

ظ... تجھے اسرار، علوم لدنیہ اور نادر علوم پر امین بنایا جائے گا۔ (مقالہ نمبر ۴۰)

ظ... آسمانوں اور زمین کے غیبوں پر آگاہی۔ (مقالہ نمبر ۴۱)

ظ... طرح طرح کے علوم، اسرار اور انوار عطا کر دیئے۔ (مقالہ نمبر ۴۵)

ظ... اصحاب اسرار۔ (مقالہ نمبر ۶۱)

ظ... اسرار و علوم سے خاص۔ (نمبر ۶۰)

ظ... کبھی اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو غیر کے عیبوں پر خبردار کر دیتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۷۳)

ان مقامات پر اپنا عقیدہ واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام تو اپنی جگہ، اللہ تعالیٰ ولیوں کو بھی اسرار (چھپی باتوں) اور علوم نادر و غیبیہ سے ممتاز کر دیتا ہے

ظ... تیرے لیے معارف و علوم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، تو انتہائی پوشیدہ امور (غیبی باتوں) حکمت کی حقیقتوں، پہلے وعدہ سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے میں موفون مصلحتوں پر اطلاع پائے گا۔ (مقالہ نمبر ۱۹)

قبل از وقت علم ارشاد فرماتے ہیں:

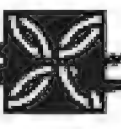
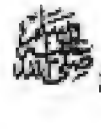

تیری کرامت، بزرگی، تیری عزت کے سبب اس کی طرف سے فضل، احسان اور ہدایت کے طور پر تجھے اس بات کا علم قبل از وقت دیا جائے گا کہ تیرا حصہ قسمت کب تجھے ملے گا۔ (مقالہ نمبر ۱۶)

سوء سے بچاؤ:


آپ نے اپنے اس عقیدہ کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ مقرب ہونے والا بندہ یعنی

ولی سوء سے بچ جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

وہ تجھے اپنے شر سے بچائے گا، تجھ پر اپنی خیر زیادہ کرے گا اور دینی و دنیوی تمام برائیوں سے بچائے گا۔ (مقالہ نمبر ۲) مزید دیکھئے! مقالہ نمبر ۵ وغیرہ

جس سے واضح ہے کہ اگر اولیاء سوء  ہیں تو انبیاء کرام اور بالخصوص سید الانبیاء  علیہم السلام تو ضرور اس  ہیں۔ ویسے بھی سوء شیطان کی طرف سے ہے ملاحظہ ہو!

البقرہ، ۱۶۹، اور بندگان خدا پر شیطانی تسلط و غلبہ نہیں ہے۔ الحجر، ۴۰، ص ۸۳

تو ثابت ہو گیا کہ جب رسول اللہ  کو سوء نے نہیں چھوا اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے خیر کثیر بھی آپ کے پاس موجود ہے (الکوثر، ۱۰) تو علم غیب بھی آپ کو حاصل ہے کیونکہ آپ نے علم غیب ہونے کی یہی نشانی بیان فرمائی ہے ملاحظہ ہو!۔ (الاعراف، ۱۸۸)

ولی کی دعا:

جب وہ دعا کرے تو ان کی دعا قبول کر لیتا پسند فرماتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۲)

ضرور ملتا ہے:

یہ دعائیں جو ان آیات میں ہیں ان کے ساتھ تو دعا کرے یا نہ کرے تیرے حق میں معمول اور مقبول ہوں گی اس لیے کہ یہ دعائیں اپنے محل اور اپنے اہل میں ہی ہیں۔ (مقالہ نمبر ۲۶) یعنی ولی کو ہر حال میں ملتا ہے۔

جہاد اکبر:

رجعنا من الجہاد الا صغرا الى الجہاد الاکبر، اس سے آپ (رسول اللہ

) کی مراد خواہشات و لذات پر مجاہدۃ النفس ہے اور جہاد اکبر اس لیے کہا کہ یہ ہمیشہ

جاری رہتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۶۷)

بزرگوں کو اپنے جیسا نہ سمجھو ارشاد فرمایا:

میرے اور تمہارے اور ساری مخلوق کے درمیان اس قدر دوری ہے، جتنی زمین و آسمان کے درمیان، تو تم مجھے کسی ایک پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو (مقالہ نمبر ۸۰)
جب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے جیسا نہیں سمجھنا چاہیے تو انبیاء کرام اور بالخصوص سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عالم کیا ہوگا؟

علماء نے کہا:

آپ قرآن و حدیث کے معانی سمجھنے کے لیے علماء کے اقوال بھی قبول فرماتے تھے جیسا کہ فرماتے ہیں: جیسا کہ اہل علم نے کہا ہے ارشاد باری تعالیٰ کل یوم ہو فی شأن کے متعلق (مقالہ نمبر ۶۸)

ذلیل کون؟:

وہ شخص جس کی زبان ہے نہ دل (نہ علم ہے نہ عمل) وہ عام آدمی ہے، بے علم و عمل، ناتجربہ کار، ذلیل اور حقیر ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہیں، اس میں کوئی خیر نہیں۔ (مقالہ نمبر ۳۳)

یعنی بے علم، بے عمل، جاہل، دنیا دار لوگ ذلیل ہیں جبکہ علمائی، عالمین، عارفین دین دار نفوس عزیز، اللہ کی بارگاہ میں وقعت والے اور خیر و بہتری والے ہیں، ان کا بڑا مقام اور بڑی عزت ہے۔

یہ تمام امور وہ ہیں جو اہلسنت کے ہاں مقبول ہیں جبکہ دیوبندی وہابی ان کے مخالف اور

فتوے داغتے ہیں۔

سرالاسرار اور مسلك حضرت شيخ بغدادی قدس سرہ القوی

سطور ذیل میں سیدنا غوث العالمین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی علیہ الرحمہ کے نام سے شائع ہونے والی کتاب ”سرالاسرار“ سے چند اقتباسات پیش کیئے جا رہے ہیں یہ کتاب فصل کے نام سے مرتب ہے اس لیے ہم فصل کا نمبر درج کریں گے۔

درود و سلام:

اپنے من پسند جملوں سے درود و سلام یوں لکھتے ہیں: بے حد و بے حساب صلوٰۃ و سلام ہوں خاتم رسالت ہادی برحق، صاحب عزت و تکریم، صادق و امین ذات اقدس پر جو امی نبی، عربی الاصل ہیں اور عرب و عجم کی طرف بہترین کتاب لانے والے ہیں۔ جن کا اسم گرامی محمد ﷺ ہے اور صلوٰۃ و سلام ہوں آپ کی آل اطہار پر اور عظمت کردار کے مالک فخر انسانیت صحابہ کرام پر۔ (مقدمہ)

ظ ۱۰۰۰ اے میرے اللہ! سید المرسلین پر رحمتیں نازل فرما، ان کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ کرام پر نظر کرم فرما اے رب العالمین! (فصل نمبر ۲۴)

اولیت و نورانیت مصطفیٰ ﷺ آپ فرماتے ہیں:

ابتداء میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نور جہاں سے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث قدسی ہے: خلقت محمداً اولاً من نور وجهی (میں نے سب سے پہلے اپنے نور خاص سے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا) اول ما خلق اللہ روحی و اول ما خلق اللہ نوری و اول

ما خلق الله القلم واول ما خلق الله العقل (سب سے پہلے اللہ نے میری روح کو پیدا کیا، سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا، سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا کیا) ان تمام چیزوں کا مصداق ایک ہی ہے یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حقیقت محمدیہ کو پیدا کیا۔ اسے نور کہا گیا ہے اس لیے کہ یہ ظلمات جلا لیت سے پاک ہے جیسا کہ رب قدوس کا ارشاد ہے: قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين۔ حقیقت محمدیہ کو عقل کہا گیا ہے کیونکہ وہ تمام کلیات کا ادراک رکھتی ہے۔ اسے قلم کہا گیا ہے کیونکہ یہ علم کی منتقلی کا سبب ہے، جس طرح ”عالم حروف“ میں قلم، علم کے منتقل ہونے کا سبب ہے۔ پس روح محمدی ان تمام چیزوں کا خلاصہ ہے مکانات کی ابتداء اور اصل ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے انا من الله والمؤمنون مني۔ میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں، عالم لاہوت میں تمام ارواح نور محمدی سے بہترین اعتدال پر پیدا ہوئیں، عالم لاہوت میں اسی کا نام حجلۃ الانس ہے اور یہی عالم انسان کا وطن اصلی ہے۔ جب ذات محمدی کی تخلیق پر چار ہزار سال کا عرصہ بیت گیا تو اللہ تعالیٰ نے نور مصطفیٰ ﷺ سے عرش اور دوسری تمام کلیات کو پیدا فرمایا..... نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ روح اعظم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ کسی ایک دور یا ایک خطے کے نبی نہیں تھے۔ پوری انسانیت کے بخت خفتہ کو بیدار کرنے کے لیے تشریف لائے اور ہر علاقے کے لوگوں کو خواب غفلت سے جگانا آپ کا منصب قرار پایا آپ کو حکم دیا گیا کہ دلوں کو بصیرت کا نور دیں اور روحوں کے سامنے تنے پر دوں کو منکشف کریں..... حضور ﷺ کا ارشاد ہے لی مع الله وقت لا یسع فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (اللہ تعالیٰ کے

ہاں میرا ایسا وقت بھی ہے جس میں نہ مقرب فرشتے کو گنجائش ہوتی ہے اور نہ نبی مرسل (کو) نبی مرسل سے مراد نبی کریم ﷺ کی بشریت اور مقرب فرشتے سے مراد آپ کی روحانیت جو کہ نور جبروت سے تخلیق ہوئی ہے۔ (مقدمہ)

ظ... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انا من اللہ تعالیٰ والمؤمنون منی ایک اور حدیث قدسی ہے خلقت محمداً من نور وجہی یہاں مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو صفات رحمت میں تجلی ریز ہے جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ہے سبقت رحمتی غضبی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ سے فرمایا وما ارسلناک الا رحمة للعالمین ایک اور جگہ فرمایا قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے لولاک لما خلقت الافلاک (اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک پیدا نہ کرتا)۔ (فصل نمبر ۹)

تصرفات محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰات والتسلیمات:

آپ کسی ایک دور یا ایک خطے کے نبی نہیں تھے۔ پوری انسانیت کے بخت خفتہ کو بیدار کرنے کے لیے تشریف لائے اور ہر علاقے کے لوگوں کو خواب غفلت سے جگانا آپ کا منصب قرار پایا آپ کو حکم دیا گیا کہ دلوں کو بصیرت کا نور دیں اور روحوں کے سامنے تنے پردوں کو منکشف کریں۔ (مقدمہ)

آپ ﷺ کی مدد پہنچتی ہے آپ فرماتے ہیں:

پس اس روحانیت کی وجہ سے ولی کو نبی کریم ﷺ کی مدد مسلسل پہنچتی ہے۔

(فصل نمبر ۲۲)

حیات انبیاء و اولیائی:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یذوقون فیہا الموت الا الموتۃ الاولی

(وہ وہاں موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے سوائے پہلی موت کے)

ارشاد نبوی ہے:

الانبیاء والاولیاء یصلون فی قبورہم کم یصلون فی بیوتہم (انبیاء

واولیاء اپنی قبروں میں اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح اپنے گھروں میں) یعنی وہ

ہمیشہ اپنے رب سے مناجات کرتے رہتے ہیں..... اس سے مراد بندہ کا اپنے رب سے

مناجات کرنا اور رب کی طرف سے مناجات کے صلہ میں اپنی معرفت عطا کرنا ہے پس

عارف اپنی قبر میں احرام باندھے اپنے رب کی طرف محو سفر رہتا ہے جیسا کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: المصلی یناجی ربہ (نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے) پس جس

طرح زندہ دل نہیں سوتا اسی طرح وہ مرتا بھی نہیں ہے۔ (فصل نمبر ۸)

نوٹ: یہی مضمون فصل نمبر ۱۴ میں بھی ہے۔

شیطان مثل نہیں بن سکتا:

شیطان ان تمام انوار لطیفہ کی مثالی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ صاحب ”مظہر“

لکھتے ہیں یہ چیز نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ شیطان رحمت، لطف اور ہدایت

کے کسی بھی مظہر کی مثالی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ مثلاً تمام انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء

عظام، کعبۃ اللہ شریف، سورج، چاند، سفید بادل، قرآن کریم اور اس قسم کے دوسرے

مظاہر رحمت و لطف و ہدایت۔ کیونکہ شیطان صفت قہر کا مظہر ہے، اس لیے وہ صرف ایسی

صورت مثالی میں ظاہر ہو سکتا ہے جس پر گمراہ کا لفظ صادق آ سکتا ہو۔ جو شخص مظہر ذات

ہادی ہو شیطان بھلا اس کی شکل و صورت کیسے اپنا سکتا ہے۔ (فصل نمبر ۲۲)

ظ... شیطان ان لوگوں کی مثالی صورت اختیار نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ دکھانے والے ہوتے ہیں اور اپنے مریدوں کے لیے راہ حقیقت کا نشانِ منزلت ہوتے ہیں۔ (فصل نمبر ۲۳)

نجاتِ اہلسنت میں:

مشائخِ اہلسنت کا سلسلہ طریقت مولانا علیؒ سے ملتا ہے۔ (فصل نمبر ۵)

ظ... ایک خلوت گزری صوفی کو چاہیے کہ وہ خلوت، ریاضت، خاموشی، مسلسل ذکر، محبت، اخلاص، توبہ، سلف صالحین، صحابہ اور تابعین کی طرح اہلسنت کا صحیح اعتقاد اپنائے (فصل نمبر ۲۰)

ظ... صرف ایک فرقہ اہل سنت ہے، صرف اسی گروہ کے افعال اور اقوال شریعت و طریقت کے موافق ہیں ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ بلا حساب و کتاب جنت میں جائیں گے اور کچھ ایسے ہیں کہ جنہیں عذاب کے بعد جنت میں جانے کی اجازت ہوگی۔ اس گروہ کے علاوہ باقی گیارہ فرقے اہل بدعت کے ہیں۔ (فصل نمبر ۲۳)

ضرورتِ مرشد:

انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اہل بصیرت کی یہ آنکھ کسی ولی صاحبِ تلقین

عالم لاہوت سے باخبر مرشدِ کامل کے ذریعے حاصل کرے۔ (مقدمہ)

ظ... سچی توبہ اور تلقینِ مرشد کے بغیر ہاتھ نہیں آتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والزمہم کلمۃ التقویٰ (اور انہیں استقامت بخش دی تقویٰ کے کلمہ پر) اس

سے مراد یہ ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کسی ایسے مرشد کامل سے لے جس کا دل پاک و صاف ہو اور اس دل میں اللہ کے سوا کسی اور کا بسیرانہ ہو۔ کیونکہ دل تو حید کا بیج، جب کسی زندہ دل سے اخذ کرتا ہے تو وہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ (فصل نمبر ۵)

ظ... یہ مشاہدہ مرشد کامل کی تلقین کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ (ایضاً)

ظ... انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس دنیا میں اہل تلقین (مرشد) سے حیات قلبی اخروی طلب کرے۔ (فصل نمبر ۸)

ظ... مرشد کی تلاش اسی لیے ضروری ہے کہ اس کی تربیت میں رہ کر انسان ایسی روح حاصل کرے جو دل کو زندہ کر دے اور مرید اپنے رب کی معرفت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے..... پھر تربیت میں مناسبت ضروری ہے مبتدی کی پہلے پہل اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہوتی اسی لیے اس کے لیے ولی کی تربیت میں رہنا ضروری ہے۔ (فصل نمبر ۲۲)

ظ... ارشاد باری تعالیٰ علی بصیرۃ انا ومن اتبعینم مرشد کامل کی طرف اشارہ ہے جو (علوم نبوت کا) وارث ہو۔ (فصل نمبر ۲۲)

ظ... حج طریقت کی راہ میں زاد راہ اور سواری صاحب تلقین (مرشد) کی تلاش اور اس سے اخذ فیض ہے۔ (فصل نمبر ۱۸)

مرشد وسیلہ:

یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کی روحانیت کے درمیان واسطہ ہیں اور اپنی جگہ جسمانیت کے لیے بھی واسطہ ہیں۔ (فصل نمبر ۲۳)

ظ... (مرشد) رب اور بندے کے درمیان وسیلہ ہے۔ (فصل نمبر ۲۲)

علوم خاص و مشاہدات:

بصیرت روح کی آنکھ ہے جو اولیاء کے لیے مقام جان میں کھلتی ہے، یہ آنکھ ظاہری علم سے نہیں ہوتی اس کے لیے عالم لدنی چاہیے جو باطن سے تعلق رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و علمناہ من لدنا علما (اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم خاص سکھایا تھا)۔ (مقدمہ)

ظ... وہ باطن کی آنکھ سے جلال و جمال خداوندی کو روبرو بغیر کسی پردہ کے دیکھتا ہے..... بارگاہ خداوندی سے علم لدنی حاصل ہوگا۔ (فصل نمبر ۳)

ظ... اللہ تعالیٰ بندے کو علم لدنی سے نوازتا ہے بغیر کسی واسطہ کے اپنی معرفت عطا کرتا ہے اور بندہ سیدنا خضر علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اس کی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے، یہی مقام مشاہدہ ہے جہاں انسان ارواح قدسیہ کو دیکھتا ہے، اپنے محبوب نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کو پہچانتا ہے، اس کی انتہاء ابتدا کے ساتھ منطبق ہو جاتی ہے انبیاء کرام اسے ابدی وصال کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (فصل نمبر ۴)

ظ... ان کے باطن میں جمال خداوندی کا نور ہوتا ہے جسے وہ دیکھتے ہیں۔ (ایضاً)

ظ... روح جسمانی کا نفع، ولایت، مکاشفہ اور تحت الری سے آسمان بالا تک پوری کائنات کا مشاہدہ ہے اس کی مثال کرامات کونیہ ہیں جو مراتب رہبانیت سے ہے مثلاً پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، جگہ کا سمٹنا، دور سے سننا اور باطن میں دیکھنا۔ (فصل نمبر ۳)

ظ... جب دل صاف ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور سے دل کی آنکھ پینا ہو جاتی ہے تو

انسان دل کے آئینے میں جمال خداوندی کے عکس کو صفات نور سے دیکھنے لگتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے المؤمن ينظر بنور الله (مؤمن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے) المؤمن مرآة المؤمن (مؤمن یعنی اللہ، مؤمن یعنی بندے کا آئینہ ہے)۔

(فصل نمبر ۱۵)

ظ... عارف اس سے کم کی بات کرتا ہے اور ”عالم باللہ“ اس سے آگے کی بات کرتا ہے عارف کا علم سر خداوندی ہے جسے صرف اللہ ہی جانتا ہے فرمان الہی ہے ”وہ نہیں گھیر سکتے کسی چیز کو اس کے علم سے مگر جتنا وہ چاہے“۔ (فصل نمبر ۱۸)

ظ... عارفین کے متعلق کسی نے کیا سچ کہا ہے (ترجمہ) عرفاء کے دلوں کی آنکھیں ہوتی ہیں، یہ آنکھیں وہ کچھ دیکھتی ہیں جو ظاہری آنکھیں نہیں دیکھتیں۔ (فصل نمبر ۱)

صفات خداوندی کا اظہار:

بندہ صفات خداوندی کا مظہر ہوتا ہے پھر اس میں خود خدا بولتا ہے، لکھتے ہیں:

ظ... ولایت کے نتیجے میں انسان اخلاق خداوندی کے رنگ میں رنگ جاتا ہے جیسا کہ ارشاد رسول کریم ﷺ ہے تخلقوا تخلقوا باخلاق الله (اخلاق خداوندی کو اپنالو) یعنی صفات خداوندی سے متصف ہو جاؤ، ولایت میں انسان صفات بشری کا چولہ اتار پھینکنے کے بعد صفات خداوندی کی خلعت زیب تن کر لیتا ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”جب میں کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کے کان، آنکھ ہاتھ اور زبان بن جاتا ہوں، تو وہ میرے ساتھ سنتا ہے، میرے ذریعہ دیکھتا ہے، میرے ساتھ پکڑتا ہے، میری وجہ سے بولتا ہے اور میرے ذریعے چلتا ہے..... یہ حرف ”فائی“ فناء فی اللہ کو ظاہر کرتا ہے

يعنى غير سے اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جانا ہے جب بشری صفات فنا ہو جاتی ہیں تو خدائی صفات باقی رہ جاتی ہیں اور خدائی صفات نہ فنا ہوتی ہیں نہ فساد کا شکار اور نہ زائل ہوتی ہیں۔ جب حادث (بندہ) قدیم (اللہ) سے مل جاتا ہے تو حادث کا اپنا وجود نہیں رہتا۔ (فصل نمبر ۶) ظ... حدیث قدسی ہے تجرد متصل (تجرد حاصل کرو اصل ہوگا) تجرد سے مراد صفات بشری سے مکمل فنا ہونا ہے، پس وہ (ولی) عالم تجرید میں خدائی صفات سے متصف ہوگا جیسا کہ فرمان رسول ہے تخلقوا باخلاق اللہ یعنی صفات خداوندی سے متصف ہو جاؤ۔ (فصل نمبر ۱۵)

ظ... ہر ایک صفت اسی طرح کی تجلی ڈالتی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے لیے انگور کے درخت میں آگ کی صورت میں صفت خداوندی ظاہر ہوئی..... یہ آگ دراصل نور تھا لیکن اسے موسیٰ علیہ السلام کے گمان اور طلب کے مطابق آگ کہا گیا ہے۔ درخت کو انسان سے ذرا بھی نسبت نہیں تو کیا عجب کہ صفات خداوندی میں سے کوئی صفت حقیقت انسانی میں متجلی ہو جبکہ انسان نے صفات حیوانیہ سے دل پاک کر کے صفات انسانیہ سے متصف کر لیا ہو، جیسا کہ بعض اولیاء پر صفاتی تجلی کا ظہور ہوا مثلاً بایزید بسطامی نے فرمایا سبحانی ما اعظم شانی جنید بغدادی نے فرمایا لیس فی جبتی سوی اللہ اور ایسی کئی دوسری مثالیں۔ (فصل نمبر ۲۲)

قبر میں نبی، ولی کی تعلیم: ارقام فرماتے ہیں:

ارشاد نبوی ہے: جو علم حاصل کرتے ہوئے فوت ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں دو فرشتے بھیجتا ہے جو اسے علم معرفت کی تعلیم دیتے ہیں اور ایسا شخص اپنی قبر سے عالم

اور عارف بن کراٹھے گا۔ دو فرشتوں سے مراد نبی ﷺ اور ولی علیہ الرحمہ کی روحانیت ہے
(فصل نمبر ۸)

اولیاء: ط

ولایت کے بعد اولیاء کبار ط ہوتے ہیں۔ (فصل نمبر ۱۱)

جہاد اکبر:

جہاد اکبر سے مراد نفس کے خلاف جہاد ہے۔ (فصل نمبر ۵)

علماء آقا و مولیٰ:

علماء انبیاء کے وارث اور نائب ہیں وہ مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ہیں (مقدمہ)

ذکر جہری و خفی:

ذکر بالجہر کا قائل ہے تو ذکر بالجہر کرے ورنہ ذکر خفی کرے۔ (فصل نمبر ۲۱)

الحمد للہ اہلسنت و جماعت ان امور کے قائل ہیں جبکہ دوسرے لوگ مخالف۔

جلاء الخواطر اور نظریہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر قدس سرہ

سطور ذیل میں ہم جلاء الخواطر سے چند حوالہ جات نقل کر کے حضرت سیدنا غوث اعظم ﷺ کے نظریہ و مسلک کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب ”مجلس“ کے عنوان سے مزین ہے اس لیے ہم بھی حوالہ میں مجلس کا نمبر درج کرنے پر ہی اکتفاء کریں گے۔ وباللہ

التوفیق

مسلك اہلسنت:

اللہ تک پہنچنے سے قبل اس سے عہد باندھ لو! عہد کیا ہے، اخلاص، توحید اہل سنت

وجماعت (کے عقائد)۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... اہلسنت کے عقائد اختیار کرو۔ (وصایا، ملحقہ جلاء الخواطر)

ظ... اللہ والوں کا اعتقاد نبیوں، رسولوں اور سچوں کا اعتقاد ہوتا ہے، وہ اسی کے مذہب پر

چلنے والے ہوتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۰)

وسیلہ:

جس کا دل صاف ہو جاتا ہے اس کے اور اس کے خدا کے درمیان نبی کریم ﷺ

سفیر (وسیلہ) بن جاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... رسول اللہ ﷺ (پہنچنے کے لیے) دروازہ ہیں۔ (مجلس نمبر ۹)

ظ... اے اللہ کے بندو! تم دارالحکمت میں ہو، ایک واسطہ ضروری ہے، اپنے معبود سے

ایسا طبیب مانگو جو تمہارے دلوں کی بیماریوں کی دوا کرے، ایک ایسا معالج جو تمہارا علاج

کرے، ایک ایسا راہبر جو تمہارے دلوں کی بیماریوں کی دعا کرے، ایک ایسا معالج جو

تمہارا علاج کرے، ایک ایسا پیر جو تمہیں راہ بتلائے اور تمہیں ہاتھوں سے پکڑے (مجلس

نمبر ۲۷)

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اور مرشد دونوں وسیلہ ہیں۔

ظ... رسول، ولی اور صدیق اس کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور اسکی زندگی قرب خدا کی

زندگی بن جاتی ہے۔ (مجلس نمبر ۴)

ویدار باری تعالیٰ:

نبی کریم ﷺ نے شب معراج (اللہ کو) دیکھا (مجلس نمبر ۲) اور یہی بات مجلس ۴

میں دو جگہ پر موجود ہے۔

ظ... ولی بھی اس نعمت دیدار سے سرفراز ہوتا ہے، ملاحظہ ہو! مجلس نمبر ۴، ۳۴۔

چھپی چیزوں کا علم:

آپ ﷺ نے (دوسروں سے) چھپائی چیزوں کو بلا طلب کے دیکھا۔

(مجلس نمبر ۴)

مخلوق سے مدد:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر فن میں اس کے ماہرین سے مدد لیا کرو۔

(مجلس نمبر ۳، مجلس نمبر ۱۱)

اللہ والے زندہ:

اللہ والوں میں ایسے بھی ہیں جو دن کے وقت جنت کے کھانوں میں سے کھاتے

ہیں، اس کی شراب پیتے ہیں، جو کچھ اس میں ہے وہ سب کو دیکھتا ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں

جن کا پینا ختم ہو جاتا ہے اور مخلوق سے الگ ہو جاتے ہیں ان سے چھپ جاتے ہیں اور

حضرت الیاس و حضرت خضر علیہما السلام کی طرح مرے بغیر زمین پر بستے ہیں (مجلس

نمبر ۲۳)

علماء و فقہاء و اولیاء کی باتیں:

میں تم سے دلائل توحید اور صدیقین و اولیاء کی باتوں کی طرف کان لگانے کی

بات کرتا ہوں۔ ان کی باتیں حق تعالیٰ کی وحی کی مانند ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۳)

ظ... اللہ والوں کے ساتھ بیٹھو اور ان کی باتیں سنو۔ (مجلس نمبر ۲۹)

ظ... جب کوئی مشکل پیش آئے تو ظاہر میں شریعت والوں سے پوچھو (مجلس نمبر ۴۲)

ظ... فقہ کا علم سیکھو۔ (وصایا، ملحقہ جلاء الخواطر)

ظ... بقول علمائے۔ (مجلس نمبر ۲۸)

بزرگوں کا طریقہ:

یہی طریقہ بزرگوں میں زیادہ اور مشہور ہے۔ (مجلس نمبر ۹)

ظ... بزرگوں سے حسن ظن ضروری جانو۔ (مجلس نمبر ۱۳)

ظ... جو اسی کی ذات کو چاہیں اور دوسروں کو نہ چاہیں ان لوگوں سے برکت حاصل

کرو۔ (مجلس نمبر ۱۸)

ظ... ہمارے پروردگار!..... ہمیں پہلے گزرے ہوئے انبیاء و مرسلین اور شہداء و صالحین

علیہم الصلوٰۃ السلام کی روشن راہ پر چلا۔ (مجلس نمبر ۱۹)

ظ... میں اس کے بندوں میں خاص لوگوں کے ساتھ اس کے دروازہ پر ہوں۔

(مجلس نمبر ۲۰)

شیخ کی معیت:

جس کا اپنے شیخ کے ساتھ سچا ساتھ ہو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل کو جلد یا بدیر دور فرما

دیتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۴)

ظ... گھر خریدنے سے پہلے پڑوسی اور راستہ چلنے سے پہلے ساتھی تلاش کرو، یہ پڑوسی

قرب خداوندی اور اس کی معرفت اور اس پر ایمان و توکل اور اس کے وعدہ کے وثوق کے

سوا کون ہے۔ (مجلس نمبر ۲۸)

ظ... جب تم کسی سچے کو پا لینے میں کامیاب ہو جاؤ تو اسے پکڑے رکھو..... الخ (مجلس نمبر ۲۹)

ظ... اللہ والوں کے ساتھ بیٹھو۔ (ایضاً)

ظ... شیوخ دروازہ ہیں۔ (مجلس نمبر ۳۸)

ظ... اگر تم اپنے پروردگار اعلیٰ سے مطلب اور غرض رکھتے ہو اور اسے چاہتے ہو تو مجھ سے

تعلق لازم کرلو۔ (مجلس نمبر ۴۰)

ظ... اللہ کے بارہ میں سچوں کے ساتھ اور اس کے ساتھ، اس کے ذریعہ سے اور اس کے

لیئے عمل کرنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (ایضاً)

ظ... اللہ والوں کی خدمت کرو، ان کی صحبت اختیار کرو، ان کے ساتھ بیٹھو، ان کے قریب

ہو جاؤ۔ (مجلس نمبر ۴۴)

ظ... تمہیں لازم ہے کہ علم پر عمل کرنے والے شیوخ کی صحبت اختیار کرو، ان کی پیروی

کرو اپنے قدم ان کے پیچھے ڈالو، ان کے سامنے عاجزی کرو۔ (مجلس نمبر ۴۵)

حصول برکت:

ان (اللہ والوں) سے برکت حاصل کرو۔ (مجلس نمبر ۱۸)

ظ... وعظ سے پہلے اہل اللہ کی جماعت سے ملو۔ (ملخصاً)۔ (مجلس نمبر ۲)

مجالس ذکر:

ذکر کی مجلسوں میں حاضر ہوتے رہو۔ (مجلس ۲)

اسی مضمون کے لیے مزید ملاحظہ ہو! مجلس نمبر ۲، مجلس نمبر ۳۵۔

اللہ والوں پر خرچ:

اللہ والوں کی خدمت کرو..... ان کے لیے اپنے مال خرچ کرو۔ (مجلس نمبر ۴۴)

ظ... اللہ والوں میں سے کسی کو دیکھو تو اس کی خدمت کرو۔ (مجلس نمبر ۴۵)

ظ... مشائخ کی مال سے جان سے اور عزت سے خدمت کرنے والے بنے رہو۔

(وصایا)

کس مخلوق سے علیحدگی؟:

تمہارے دل میں ذرہ برابر بھی مخلوق باقی نہ رہے اور جس کو توحید قبول نہ کرے

ایسی چیزوں کا ارادہ بھی نہ کرو۔ (مجلس نمبر ۹)

معلوم ہوا کہ جو مخلوق توحید کے راستہ میں رکاوٹ ہو اس سے دوری اختیار کرنی چاہیے نہ

کہ انبیاء و اولیاء سے کیونکہ یہ تو خود توحید کے مبلغ و معلم ہوتے ہیں۔

مقاماتِ اولیائی:

اولیاء کرام کے اختیارات، تصرفات، علوم و اسرار کے متعلق چند اقتباسات ملاحظہ ہوں!

ظ... (اللہ کا ولی) تکوین (جو کہہ دے وہ ہو جائے) کے صحرا اور اس کی وادیوں میں چلا

جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۱۰) اس مضمون کے لیے مجلس ۳۱، ۳۲ بھی دیکھئے!

ظ... دلوں کے خزانے کی کنجیاں اس کے پاس ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔

(مجلس نمبر ۱۰)

ظ... وہ علم الہی کی طرف پرواز کر کے وہاں کی روحوں سے مل جاتا ہے..... دل کے مالک

ہوتے ہیں چنانچہ وہ دنیا میں بادشاہ ہوتے ہیں اور آخرت میں بادشاہ ہوتے ہیں دنیا اور

آخرت کے سردار ہوتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۸)

ظ... مرید آزمائش میں پڑتا ہے تو شیخ کا محتاج ہوتا ہے تاکہ وہ اس کی مصیبت میں اس کا علاج کرے۔ (مجلس نمبر ۲۴)

ظ... مجھے اپنے آپ پر اختیار دوتا کہ میں تمہیں پاک اور صاف کردوں (ولی) مخلوق کے لیے سورج، چاند اور رہبر بن جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ... عارف اور مقرب کو بھی ایک نور عطا ہوتا ہے..... خدا تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھتا ہے، پس وہ فرشتوں کی روحوں اور نبیوں کی روحوں، صدیقین کے دلوں اور ان کی روحوں اور ان کے حالات و مقامات کو دیکھتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... صدیق، انوار الہی سے دیکھتا ہے نہ کہ آنکھ کے نور سے اور سورج و چاند کے نور سے یہ اللہ کا نور علم ہے۔ (مجلس نمبر ۷)

ظ... مقرب بارگاہ بہت سی چیزوں پر مطلع ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۷۷)

ظ... تم ان علم والوں سے کیسے چھپو گے جو اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتے ہیں..... وہ تمہیں تمہاری پیشانی سے پہچان لیتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۹)

ظ... وہ الوہیت کا وہ نور دیکھتے ہیں جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور ان کے چہروں کا نور اور آسمانوں کے دروازوں کا اور حق تعالیٰ کی روح جبریل کا نور دیکھتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۳۰)

ظ... دل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں، پھر مخلوق کو دیکھتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۰)

ظ... وہ خود کو اور دوسروں کو دیکھتا ہے، چونکہ ان کے دل صحیح ہوتے ہیں اس لیے تمہارے

اندر کی حالت چھپی نہیں رہتی۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... مرید دروازہ پر ہوتا ہے اور مراد خلوت خانہ قرب کے دروازے کے اندر ہوتا ہے

(مجلس نمبر ۴)

ظ... مرید طالب اور مراد مطلوب ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۴)

ظ... محب محنت اور محبوب راحت میں ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... حقیر عزیز، بعید قریب، اور محب محبوب بن جاتا ہے، وہ محبوب و مراد بن جاتا ہے

(مجلس نمبر ۲۸)

ظ... مجھ سے دشمنی نہ کرو کہیں تباہ ہو جاؤ گے۔ (مجلس نمبر ۲۸، ۲۹)

ظ... مجھ سے محبت اللہ سے محبت ہے۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... مجھ سے جھگڑنا اللہ سے جھگڑنا ہے۔ (مجلس نمبر ۸)

ظ... اللہ کا ولی بھیدوں سے واقف ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۴، ۵)

ظ... وہ عالم ملکوت میں سردار اور ساری مخلوق اس کی پناہ میں۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... آپ نے ارشاد فرمایا کہ فقر اور صبر کرنے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ

بیٹھے والوں میں سے ہوں گے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... بندہ جب صحیح ہو جاتا ہے تو مخلوق کا بوجھ اٹھاتا ہے اور ان کے لیے قطب بنا دیا جاتا

ہے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... ولی شفاعت کرنے والا اور اس کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔ (مجلس نمبر ۶، ۱۸، ۳۱)

ظ... اللہ والے ایمان و یقین کو بڑھا دیتے ہیں۔ (مجلس ۱۰)

ظ... عام و خاص مخلوق کا فائدہ کرتے ہیں۔ (مجلس ۴۱)

ظ... ان کی وجہ سے زمین سبزہ اگاتی ہے، آسمان بارش برساتا ہے اور فرشتے مخلوق سے مصیبت دور کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۳)

ظ... وہ دنیا و آخرت کے سردار ہوتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۸، ۴۱، ۳۸)

ظ... وہ مشیروں، روحانیت اور وصال والوں سے ہو جائے گا، اس سے مختلف تکلیفوں اور مصیبتوں کو دور کیا جائے گا۔ (مجلس نمبر ۳۳)

ظ... گویا وہ فرشتہ ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۶)

ظ... زاہد کا کھانا دل اور باطن کی روشنی کا باعث بن جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۷)

یہ ہیں افکار غوثیہ جو مخالفین کو کسی قیمت قبول نہیں۔

افتح الربانی اور مسلك غوث جیلانی قدس سرہ الصمدانی

درج ذیل سطور میں مذکورہ کتاب کے اقتباسات سے ہم سیدنا شیخ عبدالقادر المعروف غوث اعظم جیلانی علیہ الرحمۃ کے مسلك پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ حوالہ کے طور پر مجلس کا نمبر نقل کریں گے۔ اور اس کے آخر میں مسلك آپ کے مقالات بنام ”افتوحات“ سے بھی باحوالہ ”افکار غوثیہ“ درج کریں گے۔

احوال امت سے باخبر:

آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے قلب اور اپنی ہمت و توجہ کو ہر وقت قوم

(امت) کے دلوں پر مسلسل رکھتے ہیں انہیں پاک اور زینت بخشتے ہیں۔ (مجلس ۱۶)

واسطہ نبوی:

فرماتے ہیں: آپ (ﷺ) ہی قلوب و اسرار اور ان کے رب عزوجل کے درمیان سفیر ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۶)

ظ... نبی کریم ﷺ ہی اس کی طرف سے عرض کرنے والے واسطہ ہوں گے۔ (مجلس ۵۹)
ظ... آپ ﷺ ہی اسے اپنے ساتھ چلاتے ہیں اور دروازہ (خداوندی) کے قریب کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۶۲)

فضائل اور فیضان نبوی:

بارگاہ رسالت میں یوں مدحت سرا ہیں:

ہمارے سردار، ہمارے افسر، ہمارے حاکم، ہمارے سپہ سالار، ہمارے سفیر، ہمارے شفیع اور ایسے رسول جو زمانہ آدم سے لے کر قیامت تک کے سارے پیغمبروں اور نبیوں کے سردار ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۸)

ظ... تقریباً پانچ سو آدمی میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور بیس ہزار سے زیادہ نفوس نے توبہ کی، یہ سب ہمارے نبی محمد ﷺ کی برکات سے ہے۔ (مجلس نمبر ۳۵)

ظ... آپ (ﷺ) کو اپنا پشت پناہ اور استاد بنا اور آپ کے دست مبارک کو اختیار دے کہ تیرا بناؤ سنگھار کرے اور تجھ کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کرے۔ آپ ہی لشکر ارواح کے حاکم طالبین کے مربی اور سرپرست ہیں، مطلوبوں کے سردار اور نیکوکاروں کے افسر ہیں، ان میں حالات و مقامات تقسیم فرمانے والے ہیں، اس لیے حق تعالیٰ نے یہ خدمت آپ کے سپرد کر دی ہے اور آپ کو سب کا سپہ سالار بنا دیا ہے، جب لشکر کے لیے بادشاہ کی

طرف سے ملعت برآمد ہو کر آتے ہیں تو ان سپہ سالار ہی کے ہاتھ سے تقسیم کرائے جاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۴)

معلوم ہوا کہ بارگاہ خداوندی کی ہر نعمت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں تقسیم ہوتی ہے۔

ظ... آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہ سوتا ہے اور آپ جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے اپنے پیچھے سے بھی دیکھتے تھے۔ ہر ایک کی بیداری اس کے حال کے مقدار کے موافق ہوتی ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ کی بیداری تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا اور نہ کسی کی طاقت ہے کہ آپ کی خاصیتوں میں سے کسی خاصہ میں آپ کا شریک ہو سکے (مجلس نمبر ۴۵)

ظ... اللہ تعالیٰ نے شب معراج ہمارے نبی محمد ﷺ کو اپنی زیارت کرائی (مجلس نمبر ۵۹)

نوٹ: الفتوحات میں بھی بار بار روایت باری تعالیٰ کا اثبات کیا ہے۔

آپ ازلی نبی:

نبی کریم ﷺ کو نبوت (بہت پہلے) ملی آپ نے اسے برسوں چھپائے رکھا۔

(الفتوحات)

علم غیب:

وہ غیب کا جاننے والا ہے۔ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر جس رسول کو چن لیتا ہے، غیب اسی پاس ہے۔ تو اس کے قریب ہوتا کہ اسے بھی دیکھے اور جو غیب اس کے پاس ہے اسے بھی دیکھ لے۔ (مجلس نمبر ۳۵)

ظ... اور مجھ کو ان (مغیبات) سے باخبر کر دے جس کو وہ دیکھ چکا ہے۔ (مجلس نمبر ۱۲۶)

بزرگوں کی نسبت، معیت اور تعلق کی برکتیں:

۱..... جب تو کسی طبیب (شیخ اور کسی بزرگ) کے ہاتھ نہ پڑے اور اس کی چوکھٹ کو تکیہ نہ بنالے کہ اس کے متعلق گمان اچھا نہ رکھے..... بچوں کو لے کر اس کے دروازہ پر جا بیٹھے اور اس کی دوا کی تلخی پر صبر کرے پس اس وقت تیری آنکھوں سے اندھا پن جاتا رہے گا۔ (مجلس نمبر ۲)

۲..... اللہ اور اس کے محبوب کے ساتھ چلے اس کی محبت میں اپنے دلوں سے یہاں تک کہ اس سے واصل ہو گئے اور راستہ چلنے سے پہلے رفیق کو حاصل کر لیا اپنے اور اس کے درمیان دروازہ کھول لیا۔ (مجلس نمبر ۳)

۳..... برے ہم نشینوں کو چھوڑ اپنے اور ان کے درمیان محبت کے تعلق کو توڑ اپنے اور نیکوکاروں کے درمیان اس تعلق کو جوڑ۔ (مجلس نمبر ۳)

۴..... صحبت اختیار کر ایمان والوں کی، ایقان والوں کی اور ان عالموں کی جو اپنے علم پر عمل کرنے والے ہیں۔ (مجلس نمبر ۵)

۵..... کوشش کر کہ کسی کامیابی والے کو دیکھے تاکہ تو بھی فلاح پائے۔ (مجلس نمبر ۶)

۶..... اگر تجھ سے ہو سکے کہ صالحین کی خدمت میں رہے تو ضرور ایسا کر کہ یہ تیرے لیے بدرجہا بہتر ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ (مجلس نمبر ۱۶)

۷..... جس نے میری سچی صحبت اختیار کی وہ مستغنی اور بامراد ہوا۔ (مجلس ۲۲)

۸..... اہل دل کی صحبت اختیار کرتا کہ تو بھی صاحب دل ہو جائے تیرے لیے ضرورت ہے شیخ کی جو سمجھدار اور حکم خداوندی کی تعمیل کرنے والا ہو۔ جو تجھ کو مہذب بنائے، علم

پڑھائے اور نصیحت کرے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

۹..... تورات کو اٹھ اور دو رکعت پڑھ اس کے بعد عرض کر کہ ”اے میرے پروردگار اپنی مخلوق کے نیکو کار بندوں پر مجھ کو مطلع کر مجھ کو واقف بنا اس شخص سے جو مجھ کو تیرا راستہ دکھلائے اور مجھ کو تیرے کھانے کھلائے اور تیری شراب پلائے۔ (مجلس نمبر ۲۶)

۱۰..... تم مشائخ کا کہا مانو اور حق تعالیٰ تک پہنچانے والے راستہ میں چلنا ان سے سیکھو کیونکہ وہ اس راستہ پر چل چکے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۷)

۱۱..... حق تعالیٰ نے اس کو کتاب و سنت اور مشائخ کے واسطے سے دنیا کے عیوب دکھلا دیئے تو اس میں اس کو بے رغبتی حاصل ہوگئی۔ (مجلس نمبر ۳)

۱۲..... مخلوق کے واقعات معلوم کرتے ہیں اور ان کے اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ قرار پاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۹)

۱۳..... باطنی امور کا انکشاف وصول الی الحق، اس کے دروازہ پر قیام اور چیدہ اور خلفاء (مشائخ) سے ملاقات کے بعد ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۶۱)

۱۴..... مسلمان تمہارے وسیلہ سے اپنے ایمان کے لیے نور حاصل کر رہے ہیں اور کل قیامت کو تمہاری شفاعت مقبول اور درخواست منظور ہوگی۔ تم بہت سارے لوگوں کے لیے دوزخ سے رہائی کا سبب بنو گے اور اپنے نبی کے سامنے ہو گے۔ (مجلس نمبر ۶۱)

صالحین کا مذہب:

(اے اللہ) ہم کو نیکو کار اسلاف میں شامل فرما اور جو ان کو نصیب ہوا وہ ہم کو

نصیب فرما۔ (مجلس نمبر ۱)

ظ... تم لازم پکڑو سلف صالحين کے مذہب کو۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ... باادب بنو حق کے سامنے جس طرح تمہارے اسلاف باادب تھے۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... حق کی موافقت کرنا اس کے نیک بندوں سے سیکھو۔ (مجلس نمبر ۱۶)

ظ... تابعداری کرنے والا ہوا نبیاء و مرسلین اور سلف کا۔ (مجلس نمبر ۴۹)

ظ... عام علماء کی متفقہ رائے کا پابند ہو، بڑی جماعت کا دامن پکڑ۔ (مجلس نمبر ۵۵)

ظ... طریقہ نبوی، صحابہ و تابعین کا۔ (مجلس نمبر ۶۲)

فقہ اور علماء و مشائخ کے اقوال:

میرے پاس کھڑا ہوا اور میری بات سن اور اس پر عمل کر۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... میرا کہنا مانو کہ میں اللہ تعالیٰ کا داعی ہوں۔ (مجلس نمبر ۸)

ظ... حکماء اور علماء کے کلام کو حقیر مت سمجھ کہ ان کا کلام دوا ہے اور ان کے کلمات حق تعالیٰ

کی وحی کا ثمرہ ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... عام علماء کی متفقہ رائے کا پابند ہو۔ (مجلس نمبر ۵۵)

ظ... تم مشائخ کا کہنا مانو۔ (مجلس نمبر ۲۷)

ظ... میری بات سنو اور میرا کہنا مانو۔ (مجلس نمبر ۳۶)

ظ... اول میری طرف قصد کر پھر حج بیت کرنا۔ (مجلس نمبر ۴۳)

ظ... اہل اللہ انبیاء علیہم السلام کے قائم مقام ہیں جس بات کا بھی وہ حکم کریں اس کو قبول

کرو، کیونکہ وہ تم کو اللہ اور اس کے رسول ہی کے حکم کرتے اور انہیں کے منع سے منع کرتے

ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۶)

ظ... مشائخ کی بات سن اور اس پر عمل کر۔ (مجلس نمبر ۵۷)

ظ... دلائل توحید اور صدیقین اولیاء کی باتوں پر کان دھرنا ضروری سمجھوان کی باتیں وحی خدا کی طرح ہیں، وہ خدا کی طرف سے ہی ہیں اور اسی کے حکم سے بولتے ہیں (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... اے برگزیدہ انبیاء مرسلین اور نیک بندوں کی رائے سے مستغنی بن کر اپنی رائے کو کافی سمجھنے والو۔ (مجلس نمبر ۵۶)

ظ... اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اول فقہ حاصل کر اس کے بعد عزلت نشینی۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... پہلے فقہ حاصل کرو پھر عزلت نشین بنو۔ (الفتوحات)

مقامات اولیائی:

اولیاء کے مقامات و درجات کی نشاندہی فرماتے ہیں:

ظ... اولیاء اللہ مخلوق کے اعتبار سے گونگے بہرے اندھے ہیں چونکہ ان کے قلوب حق تعالیٰ سے قریب ہیں اس لیے وہ غیر کی بات سنتے نہیں، غیر کو دیکھتے نہیں، قرب ان کو متوالا بنائے رکھتا ہے، ہیبت ان پر چھائی رہتی ہے اور محبت ان کو محبوب کے پاس مقید رکھتی ہے پس وہ جلال و جمال کے درمیان رہتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ... (اے طالب حق!) تیرا قلب اونچا چڑھے گا اور نبیوں، رسولوں، شہیدوں، نیکوکاروں اور مقرب فرشتوں کی صفوں میں جا شامل ہوگا۔ اور جتنی بھی تجھ کو اس پر بقا حاصل ہوگی اسی قدر تو بڑا بنے گا، با عظمت بنایا جائے گا، صاحب رفعت ہوگا، آگے بڑھایا

جائے گا ولایت ملے گی جیسی بھی ملے گی اور داد و دہش سے نوازاجائے گا۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... جب یہ (معاملہ) تام ہو جاتا ہے تو اب سب اللہ ہی اللہ ہے۔ (مجلس نمبر ۱۶)

ظ... تیرا شیخ، تجھ کو واقف کار بنادے گا اور خدا کے قریب پہنچادے گا اس کے بعد تیری شرافت و صداقت و خداقت دیکھ لینے کی وجہ سے تجھ کو راستہ میں نیابت عطا کرے گا، تجھ کو قافلہ میں سردار اور اہل قافلہ کا سلطان بنادے گا اور اپنے لشکر میں تجھ کو نائب قرار دے گا پس تو سرداری پر قائم ہو گا یہاں تک کہ وہ تجھ کو تیرے نبی ﷺ کے پاس لائے گا اور تجھے آپ کے حوالہ کر دیا پس آپ کی آنکھیں تجھ سے ٹھنڈی ہوں گی، اس کے بعد آپ ﷺ تجھ کو نائب بنادیں گے، قلوب، کیفیات اور معانی پر پس تو حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر اور اپنے نبی ﷺ کا حاضر باش، خدمت گار بن جائے گا کہ کبھی مخلوق کی طرف آئے اور کبھی خالق کی طرف۔ (مجلس نمبر ۵۰)

ظ... جس وقت اس کی توحید، اس کا توکل، اس کا ایقان اور اس کی معرفت کامل ہو جاتی ہے تو وہ محبوب بن جاتا ہے، اس سے مشقت چلی جاتی ہے اور راحت آ جاتی ہے۔

(مجلس نمبر ۶۰)

ظ... اچھی طرح سن لو دنیا و آخرت کے بادشاہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عارف اور اس کے لیے عمل کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ... وہ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۸)

اولیاء، خدا و رسل کے نائب:

باعمل کو بطور نائب مخلوق کے لیے مفید باتیں پہنچانے کے لیے کھڑا کر دیا (مجلس نمبر ۱)

ظ... وہ نبی کریم ﷺ کے نائب بن کر مخلوق کو احکامات خداوندی کا امر اور ممنوعات الہی سے روکتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ... ان کو مخلوق کا سردار اور حق تعالیٰ کا نائب کہا جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... باعمل علماء سلف کے جانشین، انبیاء کے وارث اور بقیۃ الخلف ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۳)

ظ... علماء عالمین درحقیقت اللہ کے نائب اور زمین میں اس کے پیغام رساں اور وہی انبیاء و مرسلین کے وارث ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۵)

ظ... اولیائی..... انبیاء کے خلفاء و جانشین اور غلام ہیں۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ... ابدال وارث ہیں انبیاء کے۔ (مجلس نمبر ۱۲)

ظ... اللہ تعالیٰ کے اولیاء اس کے نبیوں کے جانشین ابدال..... جو مخلوق میں اس کے خلفاء ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۷)

ظ... پھر اس اپنی امت میں اپنا نائب، امت کا راہ نما اور ان کو دروازہ خداوندی کی طرف بلانے والا بنا دیتے ہیں، بلانے والے اور راہ نما آپ ہی تھے مگر وصال کے بعد آپ کے لیے امت میں سے وہ لوگ قائم کر دیئے جو ان میں آپ کے جانشین بنتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۳)

ظ... اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور انبیاء کے جانشین ابدال۔ (مجلس نمبر ۱۸)

ظ... آپ کی امت کے ابدال اور اولیاء آپ ہی کے پس خوردہ کھانے اور پانی پر آتے ہیں اور آپ ہی کے مقامات کے سمندروں میں سے ایک قطرہ اور کرامات کے پہاڑوں میں ایک ذرہ ان کو دے دیا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کے وارث ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۵)

ظ... قطب..... آپ کا غلام، نائب اور امت میں آپ کا خلیفہ ہے وہ اللہ اور رسول کا خلیفہ ہے۔ (مجلس نمبر ۴۸)

ظ... میں شاہی منادی اور اس کے رسول کا تم میں نائب بن کر آیا ہوں میں اللہ اور رسول کا کارندہ ہوں۔ (مجلس نمبر ۶۱)

ظ... جو اس مقام پر پہنچ گیا وہ زمین میں حق تعالیٰ کا نائب اور خلیفہ بن جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... میں اللہ اور رسول کا نائب ہوں۔ (ایضاً)

تصرفات ولایت:

اولیاء کے پاس بہت سی قوتیں ہوتی ہیں، ملاحظہ ہو!

ظ... تمام تصرفات (مخلوق) میں وہ لوگ کس قدر طاقت ور ہیں۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... اگر میں نے حرکت بھی کی تو معاملہ دیگرگوں ہو جائے گا۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ... حق تعالیٰ نے باندھنا اور کھولنا (تمام انتظامات) ان کے حوالہ کیا ہے (مجلس نمبر ۱۳)

ظ... (ولی) حق تعالیٰ کے حکم سے عوام و خواص میں حکومت کرتا ہے۔ (مجلس نمبر ۱۶)

ظ... اللہ کی طرف سے ایسی طاقت ملتی ہے کہ وہ بغیر تکلیف کے مخلوق کے بوجھ اپنے اوپر لا دیتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۰)


ظ... وہ تجھے محبوب بنا کر دلوں پر حکومت بخشے گا۔ (مجلس نمبر ۲۱)

ظ... وہ مالک ہو گئے قرب خدا کے اور جملہ ماسوا کے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

ظ... اللہ انہیں، اپنی مخلوق کا سر پرست قرار دیتا ہے، ان کا بادشاہ گردانتا ہے اور ان پر

اختیار بخشا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

ظ... حق تعالیٰ اس کو اپنے بندوں کے قلوب پر قبضہ بخشا ہے اور اپنی مملکت یعنی دنیا و آخرت پر اس کو اختیار عطا کر دیتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

ظ... اللہ والے..... دنیا بھر کے چیدہ افراد ہیں وہ ممالک اور باشندگان زمین کے رکھوالے ہیں انہیں کی وجہ سے زمین  ہے۔ (مجلس نمبر ۳۲)

ظ... وہ دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۳۲)

ظ... اپنی ولایت سے تجھ کو نواز کر حاکم قرار دے گا اور تیری مدد فرما کر تجھ کو سلطان و بادشاہ بنائے گا۔ (مجلس نمبر ۳۷)

ظ... حق تعالیٰ مجھ کو عدم سے وجود میں لایا ہے، میں اس کی معیت میں مر مٹا ہوں اور اس کی معیت میں بادشاہ بنا، میں نے اپنا اختیار اور ارادہ کو چھوڑنے کے متعلق اپنے نفس کو خوب خوب مجاہدہ میں ڈالا ہے یہاں تک کہ یہ مرتبہ مجھ کو نصیب ہوا کہ تقدیر میرا ہاتھ تھامتی ہے، احسان خداوندی میری مدد کرتا ہے، فضل خداوندی مجھ کو چلاتا پھراتا ہے، غیرت میری حفاظت کرتی ہے، مشیت میری مطیع رہتی ہے اور علم الہی میرا پشت پناہ بنا ہوا ہے۔ اور حق تعالیٰ شانہ مجھ کو بلند فرماتا ہے تجھ پر افسوس کہ تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا رکھوالا ہوں کہ تیری حفاظت کرتا ہوں۔ (مجلس نمبر ۴۳)

ظ... میری حفاظت میں آ جاؤ مجھ کو خدا کی طرف سے قوت ملی ہوئی ہے۔ (ایضاً)

ظ... دین خداوندی کا بادشاہ بن جاتا ہے، اپنے بادشاہ بنانے والے کے اذن سے حکم کرتا ہے، روکتا، عطا کرتا اور محروم بناتا ہے وہ مخلوق میں سلطان بنتا ہے۔ (مجلس نمبر ۴۵)

ظ... وہ خدائی سردار ہیں دنیا و آخرت میں۔ (ایضاً)

ظ... وہ تمام اشیاء پر قبضہ جمالیاتا ہے۔ (ایضاً)

ظ... پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیا، ان کے لیے القاب، خلعتیں اور مخلوق پر حکومت دے دی۔ (مجلس نمبر ۴۶)

ظ... قطب کا کھانا اور جملہ تصرفات نبی ﷺ کے کھانے اور تصرفات کی طرح ہیں۔

(مجلس نمبر ۴۸)

ظ... فرشتے، نیکوں کی روحیں اور ان کی توجہات تیرے ارد گرد ہوں گی۔ (مجلس نمبر ۵۴)

ظ... وہ خود ان کو سردار بناتا اور ان کی کار سازی کرتا ہے ان کو اپنے خاص اولیاء اور نائبین انبیاء اور سربراہان مخلوقات میں قرار دیتا ہے اور ان کو اپنے بندوں کا شیخ و سلطان بنا دیتا ہے، زمین میں ان کو نائب و خلیفہ تجویز فرماتا اور اپنی چیدہ و جماعت میں گردانتا ہے۔

(مجلس نمبر ۶۱)

ظ... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ان مسلمانوں کے سربراہان اور مشائخ

و اکابر اور ان کے افسر و بادشاہ ہوں گے۔ (مجلس نمبر ۶۱)

ظ... اللہ والے..... جب کسی پر نظر اور توجہ ڈالتے ہیں تو اس کو زندہ کر دیتے ہیں۔

(مجلس نمبر ۶۲)

ظ... بعض اولیاء آج ہی جنتی کھانا کھاتے ہیں اور اس کا پانی پیتے ہیں، اشیاء جنت کا

نظارہ کرتے ہیں، بعض وہ ہیں جو کھانے پینے سے فنا اور مخلوق سے الگ و پس پردہ ہیں اور زمین میں الیاس و خضر کی طرح بلاموت کے زندگی گزارتے ہیں۔ کئی اولیاء زمین میں مخفی ہیں۔ لوگوں کو دیکھتے ہیں اور لوگ انہیں دیکھتے، اولیاء کی تو کثرت ہے، خواص کم اور افراد تو

اکادکا ہیں، سب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور قرب پاتے ہیں۔ یہی ہیں جن کی بدولت زمین سبزہ اگاتی، آسمان پانی برساتا اور مخلوق کی بلائیں ٹپتی ہیں۔ (مجلس نمبر ۶۲) ظ... ولی جس وقت سوکھی زمین کی طرف نگاہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی زندہ کر دیتا ہے اور روئیدگی بخشتا ہے۔ (الفتوحات)

مخلوق کے لیے قبلہ و کعبہ:

وہ قبلہ مخلوقات بن گئے، اور اپنے بادشاہ کے دربار میں مخلوق کو داخل کرنے کے لیے خطیب قرار پائے کہ ان کو اپنے دل کے ہاتھوں سے پکڑ کر اس تک پہنچائے اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مقبولیت و خوشنودی کا با اصرار سوال کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۴) ظ... وہ مریدین و طالبین کے لیے کعبہ بن جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

مظہران صفات الہی:

اس کے حرکات اور قوت و زور اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۳۹) ظ... بندہ جب اپنے رب کو یگانہ سمجھتا اور مخلص بنتا ہے تو کبھی وہ اس میں خود تصرف فرماتا کہ اس کے تصرفات کے تحت داخل ہوتا ہے اور کبھی تصرف اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے کہ بندہ اپنے لیے خود تصرف کرنے لگتا ہے..... کمال یہ ہے کہ یہ تصرف کا اختیار آج حاصل ہونہ کہ کل۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... اس کے پاؤں دروازہ خداوندی پر جم جاتے ہیں تو وہ تکوین (کن فیکون کی منزل) کے ریگستانوں اور جنگلوں اور اس کے سمندر میں آگے بڑتا ہے اور کبھی ہمت سے انجام پاتا ہے اور کبھی اس کی نگاہ سے، وہ خود یکسو ہوتا ہے اور فعل حق رہ جاتا ہے۔

(مجلس نمبر ۶۲)

ظ... جب بھی یہ تمام ہو جاتا ہے تو اب کے بعد اللہ ہی اللہ ہے۔ (مجلس نمبر ۱۵)

ظ... اپنے جملہ احوال میں حق تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اس کا گم ہونا بھی اللہ سے اور وجود

بھی اللہ سے..... چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی شراب معرفت پلا دی ہے اپنے لطف کی گود

میں سلا لیا ہے اور اپنے انس سے مانوس بنا دیا ہے۔ (مجلس نمبر ۱۶)

مخلوق کے قیام کا سبب:

اللہ والوں کی حکومت ظاہر ہو جائے گی..... آج بھی وہ نگہبان ہیں رعایا اور

شہروں کے اور میخیں ہیں زمین کی، ان کے سبب سے زمین قائم ہے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... انبیاء و علماء مخلوق کے محافظ۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ... اس کے بعد خلعت، جاگیر، سپہ سالاری، جانشینی اور ممالک و قلعہ جات کی عطا ہے

(مجلس نمبر ۴۴)

ظ... وہ اس کی زمین میں اس کے سپہ سالار اور محافظ ہیں، اس کے پسندیدہ و خاص

بندے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۹)

خدا کے ہمنشین:

انہوں نے ذکر الہی پر قناعت کی حتیٰ کہ ان کو اس کی ہم نشینی حاصل ہو گئی۔

(مجلس نمبر ۲۹)

ظ... آج اللہ کے ہم نشین ہیں قلوب کے اعتبار سے اور کل ہمنشین ہوں گے جسموں کے

اعتبار سے۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... اس کی صحبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دائمی ہوتی ہے۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... اس کی ہم نشینی وہم کلامی اس کو نصیب ہوتی ہے۔ (مجلس نمبر ایضاً)

مخدوم کائنات:

ان کی خدمت میں لگے رہتے ہیں انسان و جن اور فرشتے و تمام مخلوقات۔

(مجلس نمبر ۳)

ظ... دنیا و آخرت دونوں (ولی کے) خادم ہوں گے۔ (مجلس نمبر ۴)

ظ... فرشتے ان کے خادم۔ (مجلس نمبر ۲۸)

ظ... دنیا و آخرت ان کی خادم۔ (مجلس نمبر ۴۵)

ظ... دنیا و آخرت، جنات و انسان اور ملائکہ و ارواح تیری خدمت میں کھڑا کر دے گا۔

(مجلس نمبر ۶۱)

ظ... تقدیر خادم بن جاتی ہے۔ (ایضاً)

غیبی و خصوصی علوم و مشاہدات:

حضرات اولیاء خصوصی علوم اور مشاہدات سے بہرہ یاب ہوتے ہیں، حضرت شیخ

جیلانی گویا ہیں:

ظ... اگر حکم کا پابند نہ ہوتا تو میں بتا دیتا جو کچھ تمہارے گھروں میں ہے..... جو میرے

پاس ہے اگر اس میں سے کچھ بھی کھول دوں تو وہ میرے اور تمہارے درمیان مفارقت کا

سبب بن جائے۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... اس (ولی) کی دو ظاہری اور دو باطنی آنکھیں ہوتی ہیں ظاہری آنکھوں سے زمین کی

مخلوق اور باطنی آنکھوں سے ہر مخلوق دیکھتا ہے، پھر قلب سے پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں میرے پاس تمہارے اموات اور تمہاری حیات کی ساری خبریں ہیں..... کسی کے مال کی اصلیت مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... اس کی جزا اللہ کا قرب اور اس کا دیدار ہے۔ (مجلس نمبر ۴)

ظ... ان کی طرف سے دیدار الہی کا دروازہ بند نہ کیا جائے گا۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... صاحب ایمان تیری وہ حالت دیکھتا ہے جو تو خود اپنی نہیں دیکھ سکتا۔ (مجلس نمبر ۶)

ظ... گویا کہ تقدیر اور غلبہ والی قدرت کی موجوں نے تجھ کو علم کے سمندر میں لے کر ڈبو دیا۔ (مجلس نمبر ۶)

ظ... علم خداوندی کے خلد میں طیران کر لے۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ... وہ قیامت کے سارے معاملات کو قلب کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، جن کی اللہ نے اسے خبر دی ہے۔ (مجلس نمبر ۱۹)

ظ... اولیاء اللہ (عزوجل) جب کسی شخص پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اس کے ظاہر کو اپنے سر کی آنکھ سے اور باطن کو قلب کی آنکھ سے، اپنے اور مولیٰ تعالیٰ کو باطن کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

(مجلس نمبر ۱۹)

ظ... ان کے قلوب کی آنکھوں سے سارے پردے اٹھا دیئے گئے ہیں پس جو کچھ غیب میں تھا وہ ان کو نظر آ گیا۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... افسوس تم گمان کرتے ہو کہ تمہاری حالت صدیقین و عارفین و عالمین سے پوشیدہ

رہتی ہے۔ (مجلس نمبر ۲۳)

ظ... جو (امور غیبیہ) اس اللہ کے پاس ہیں وہ ان کو دکھا دیتا ہے کہ یہ ان کو اپنے قلوب اور باطن کی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے..... یا اللہ عفو و عافیت کے ساتھ ہم کو بھی دکھلا دے جو تو نے ان کو دکھلایا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۶)

ظ... تو ان کا تابع بن جائے گا تو تجھ کو بھی وہ نظر آئے گا جو ان کو نظر آیا تھا۔ (مجلس نمبر ۳۰)

ظ... وہ اپنے انبیاء و رسل کی روحیں تجھ کو دکھا دے گا پس مخلوق سے چھپی سے چھپی چیز بھی تجھ سے چھپی نہ رہے گی۔ (مجلس نمبر ۳۷)

ظ... قلب میں عکس منعکس ہو جاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۱)

ظ... مؤمن کے لیے ایک نور ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ (مجلس نمبر ۵۹)

ظ... (اللہ تعالیٰ) اپنے علم کا ان کو عالم بناتا ہے، اپنے حکم کی گویائی بخشتا ہے (مجلس نمبر ۶۱)

ظ... شیخ حکم الہی اور علم خداوندی سے مالا مال ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۶۱)

ظ... یہ ایک چیز ہے جو عام عقلوں سے وراء ہے، قدرت محض اور ارادہ ایسا علم ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور اس کی مخلوق میں خاص الخاص لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

(مجلس نمبر ۶۱)

وحی والہام:

ان کو نیک کاموں کا الہام کیا جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... اللہ تعالیٰ انبیاء کی تربیت اپنے کلام اور اولیاء کی تربیت اپنی حدیث سے کرتا ہے حدیث سے مراد الہام ہے جو ان کے قلوب میں کیا جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ... ان کے قلوب کو الہام کے ذریعہ صریح اجازت ہوتی ہے۔ (مجلس نمبر ۴)

ظ... آپ ﷺ پر وحی کا نزول ظاہراً ہوتا اور ان (ولیوں) کے قلوب پر باطناً ہوتا ہے۔

(مجلس نمبر ۵)

ظ... (ولی نے) فرمایا میرا قلب اپنے رب کا دیدار کرتا ہے، ان کا قول سچا ہے کیونکہ سچا

خواب وحی خداوندی ہے۔ (مجلس نمبر ۵۹)

ظ... وہ بندہ کی وحی فرماتا ہے جو بھی فرماتا ہے۔ (الفتوحات)

ظ... صدیقوں کا کلام وحی خداوندی ہے۔ (الفتوحات)

نبوت کا حصہ:

ان میں سے ہر ایک کے اندر نبوت کا معنی موجود ہے۔ (مجلس نمبر ۳۸)

ظ... خاطر فرشتہ مؤمن کے لیے نبوت کا حصہ ہے۔ (الفتوحات)

غوث، قطب، ابدال:

اس کتاب میں اولیاء کرام کی جماعت ابدال کا ذکر جگہ جگہ کیا گیا ہے جبکہ غوث

اور قطب کا تذکرہ بھی موجود ہے چند ایک عبارات ملاحظہ ہوں!

ظ... پھر اس کو ولایت بدلیت ملتی ہے، اس کے بعد ولایت غوثیہ اور بسا اوقات ساری

حالتوں کے آخر میں ولایت قطبیہ حاصل ہو جاتی ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

ظ... ابدال، قطب کا وزیر ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۴۸)

ظ... جب بدلیت و قطبیت کی حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے فعل سے لے گا اور سب چیزیں

اس کے حوالہ ہوں گی۔ (مجلس نمبر ۲۲)

ظ... اے ناداں! نبوت و رسالت تو ختم ہو چکی مگر ولایت و غوثیت و بدلیت ختم نہیں ہوئی۔ (الفتوحات)

ذکر ابدال کے لیے مجلس نمبر ۱، ۷، ۱۱، ۱۷، ۲۲، ۳۸، ۶۲ اور الفتوحات ملاحظہ ہوں! ولی نفع بخش:

اے اللہ! ہم کو ایک دوسرے سے نفع پہنچا۔ (مجلس نمبر ۱۱)

ظ... مجھ سے نفع اٹھانے کے خواہشمند۔ (مجلس نمبر ۳۳)

ظ... اے اللہ! میرے اس کلام سے حاضرین کو نفع دے۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... ابدال کی پشت پر مخلوق کا بوجھ ہوتا ہے۔ (الفتوحات)

سدا زندہ:

اللہ عز و جل کو یاد کرنے والا سدا زندہ رہتا ہے وہ ایک زندگی سے دوسری زندگی

کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، صرف ایک آن کے لیے موت آتی ہے۔ (مجلس نمبر ۱۶)

ظ... وہ زمین میں الیاس و خضر علیہما السلام کی طرح بلا موت زندہ ہوتے ہیں (مجلس نمبر ۶۲)

اہل ذکر سے تبرک:

تیرا بولنا ذکر اور اہل ذکر سے تبرک کے لیے ہونا چاہیے۔ (مجلس نمبر ۱۲)

ظ... عزت کر صابر فقراء کی، ان سے، ان کی ملاقات اور ان کے پاس بیٹھنے سے برکت

حاصل کر۔ (مجلس نمبر ۱۴)

مخلوق مددگار:

اے اللہ دین کی تعمیر پر مجھے مددگار عطا فرما!۔ (مجلس نمبر ۶۱)

ظ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر فن کے متعلق اس کے ماہرین سے مدد مانگو، یہ عبادت بھی ایک فن ہے اور اس کے اچھے ماہرین وہ لوگ ہیں جن کے اعمال میں اخلاص ہے (لہذا ان کو مددگار بنالو)۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... ولی، دین کی مدد کرتا ہے۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... (مقرب بارگاہ) نصرت الہی سے مدد کیا کرتا ہے۔ (الفتوحات)

ظ... میں تیرے سارے بوجھ اٹھالوں گا۔ (ایضاً)

نیکوں کا ادب:

جب تو نیکوں کے سامنے انکساری کی تو اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری کی، اپنے

بڑے کا ادب کر۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ... اللہ والوں کے سامنے تکبر مت کرو۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... اللہ والوں کے ساتھ حسن ادب ملحوظ رکھو۔ (مجلس نمبر ۳۲)

ظ... بے ادبی سے احتراز کرو۔ (مجلس نمبر ۱۲)

ظ... حسن ادب تجھ کو مقرب بنائے گا اور بے ادبی تجھ کو دور پھینک دے گی۔

(مجلس نمبر ۵۰)

منکرین کی مذمت:

اے اللہ تعالیٰ اور اس کے اولیاء پر طعن کرنے والو! حق وہی حق عزوجل ہے اور

تم باطل ہو۔ (مجلس نمبر ۱۳)

ظ... اے منافق! اللہ عزوجل زمین کو تجھ سے پاک کرے کیا تجھ کو تیرا نفاق کافی نہ ہوا کہ علماء صلحا اور اولیاء کی غیبت کر کے ان کے گوشت کھانے لگا۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... تجھ پر افسوس ہے اے فقراء خداوندی کو ہمیشہ ایذا میں دینے والے۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... اے بندگان خدا کے ڈاکوؤ! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں ہو، یہ نفاق کب تک رہے گا۔ (مجلس نمبر ۵۱)

ظ... صالحین کے احوال کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو منافق دجال اپنی خواہش نفس پر سوار ہو۔ (مجلس نمبر ۶۲)

پیری، مریدی کے منکر:

صاحب عقل بن! یہ ہوس کیا واہیات ہے تو کہتا ہے کہ مجھے ایسے شخص کی حاجت نہیں ہے، جو مجھ کو (طریقت کی) تعلیم دے۔ (مجلس نمبر ۶۱)

بدعتی اولیاء سے دور:

اللہ والوں کے لیے ریاکاروں، منافقوں، دجالوں، بدعتیوں اور دشمنانِ خدا و رسول کے چہروں میں علامتیں ہوتی ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں اور ان کی گفتگو میں ہوتی ہے کہ وہ صدیقوں (ولیوں) سے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۶۱)

اولیاء کی خدمت:

اگر مال ان صدیقین پر خرچ ہوا جو اللہ تعالیٰ کے خواص ہیں..... تو وہ خالص

حلال ہے۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... (اے ولی) تیرا لوگوں سے دنیا کا مال لینا اور انہیں کے مساکین پر خرچ کرنا اور اس

میں سے اپنا حصہ لینا عبادت طاعت اور سلامتی ہے۔ (مجلس نمبر ۲۱)

ظ... مشائخ کی خدمت کرو جو علم پر عمل کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... ان کی جان و مال سے خدمت کرو۔ (ایضاً)

ظ... مشائخ کی خدمت کا چھوڑنا (حجاب ہے)۔ (مجلس نمبر ۳۰)

ظ... اولیاء خدائی سردار ہیں دنیا و آخرت میں وہ جو کچھ تم سے لیتے ہیں تمہارے لیے ہی

لیتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۵)

ظ... علماء کے پاس بیٹھو اٹھوان کی خدمتیں کرو اور ان سے کچھ سیکھ لو۔ (مجلس نمبر ۵۴)

ظ... انہوں نے باذن الہی مخلوق سے لیا ہے۔ (مجلس نمبر ۴۷)

ظ... تجھ پر افسوس ہے کہ تو میرا مرید ہونے کا دعویدار ہے اور پھر اپنا مال مجھ سے چھپاتا

ہے تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ (مجلس نمبر ۶۲)

غیر اللہ کا مفہوم:

دنیا کے بادشاہ اولیاء کے نزدیک معزول و بے اختیار ہیں۔ (مجلس نمبر ۳)

اس سے ثابت ہو گیا کہ دنیا و آخرت کے بادشاہ اولیاء و انبیاء صاحب اختیار

ہوتے ہیں ان کا تعلق دنیا سے نہیں آخرت اور خدا سے ہے۔

اپنے پروردگار سے تعلق جوڑ اور غیر اللہ سے توڑ..... صاف رکھو وہ معاملہ جو تمہارے اور

تمہارے رب کے درمیان ہے صالحین کے قلوب کی حفاظت کی وجہ سے (مجلس نمبر ۱۴)

يعنى بندے اور رب کے درميان تعلق قائم کرنے کے لیے اولياء کرام وسيلہ
ہیں، وہ خدا کے رہنما ہیں مخالف اور غير نہیں۔

ظ... مجہین خدا چونکہ اس کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں پس وہ لا بوان کو محبوب بناتا، ان
کی تائيد فرماتا اور ان میں ایک کو دوسرے سے تقويت ملتی ہے۔ (مجلس ۱۷)

يعنى اللہ والے اس کی محبت کا ذریعہ ہیں۔ ان کی محبت غير اور مخالف کی محبت نہیں، اور نہ ہی
محبت خداوندی کے برعکس ہے بلکہ در حقیقت اسی کی محبت ہے۔

ظ... اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ ہی سے مانگو اس کی مخلوق سے مت مانگو اگر مخلوق سے مانگے
بغير چارہ نہ ہو تو اول اپنے قلوب کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ پر داخل ہوؤ، پس وہ تم کو جہتوں
میں سے کسی خاص جہت سے مانگنے کا الہام فرمادے گا اس وقت مخلوق سے مانگنا بھی تعمیل
بن جائے گا۔ (مجلس نمبر ۱۴)

يعنى باذن اللہ مخلوق سے مانگنا اور اصل عطا کرنے والا اللہ ہی کو سمجھنا درست ہے۔
ظ... ہر وہ شخص جس پر نفع و نقصان کے متعلق تیری نظر پڑے اور تو یوں نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ
ہی اس کے ہاتھوں اس کا جاری کرنے والا ہے تو وہ تیرا معبود ہے۔ (مجلس نمبر ۲۰)

اس عبارت نے پہلی عبارت کا مفہوم بھی واضح کر دیا ہے کہ اگر مخلوق کو سبب، واسطہ اور غير
حقیقی سمجھ کر مانگا جائے تو درست ہے ورنہ نہیں۔

ظ... دنیا میں تصرف کرنے کے متعلق جب نیت درست ہوتی ہے تو وہ آخرت ہی بن
جاتی ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

معلوم ہوا کہ عقیدہ اور نیت درست ہو تو مخلوق سے مانگنا اور اس سے رابطہ رکھنا صحیح ہے۔ یہ

عبارتیں اور اس سے قبل جن عبارات میں ضرورت شیخ، وسیلہ نبوی اور صالحین سے تعلق کی تصریحات اور احکامات موجود ہیں، دو ٹوک واضح کر دیتی ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی یا دیگر صوفیاء کرام کی عبارات میں ”غیر“ سے مراد دنیا دار اور دنیوی تعلقات ہوتے ہیں۔ وہاں سے انبیاء کرام، اولیاء عظام کو مراد لینا غلط بلکہ باطل و مردود ہے۔

حاصل کلام:

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ الغنی سے منسوب کتب کے ان اقتباسات سے روز روشن کی طرح ہر منصف مزاج پر واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کا نظریاتی اور مسلکی تعلق موجودہ دور کے کسی بھی بد عقیدہ، بد مذہب اور گستاخ و بے ادب فرقہ سے ہر گز نہیں ہے بلکہ آپ اسی مسلک اور جماعت کے پیشوا و ترجمان ہیں جنہیں اہلسنت و جماعت بریلوی کہا جاتا ہے۔ والحمد للہ علی ذلک

ظظظظظ
WWW.NAFSULISLAM.COM

فتاوائے غیر مقلدین بر مسائل غنیۃ الطالبین

یعنی

مسائل غنیۃ اور مذہب وہابیہ





ہم سطور ذیل میں صریح عبارات سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کتاب الغنیہ

اور وہابی مذہب دو متضاد و مخالف چیزیں ہیں، ان کا آپس میں کوئی تعلق و ربط نہیں ہے اگر ”غنیۃ الطالبین“ کے عقائد و مسائل کو مانا جائے تو وہابیت دم دبا کے بھاگ کھڑی ہوتی ہے اور اگر ”وہابیت“ کو لیا جائے تو ”غنیۃ“ کتاب ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔

وہابی حضرات بھی فقط دو تین مسائل سنانے کے لیے ہی ”غنیۃ الطالبین“ کا نام استعمال کرتے ہیں اور وہ بھی صرف فروعی، اختلافی اور فقہی مسائل۔ اگر عقائد و نظریات کے بنیادی مسائل لوگوں کو دکھا دیئے جائیں اور ساتھ ہی وہابیوں کے فتوؤں سے آگاہ کر دیا جائے کہ ان کے نزدیک ایسے مسائل کا حامی مشرک، کافر اور بدعتی ہے، تو یقیناً جانئے وہابی ہرگز ہرگز عوام کے جذبات سے ناروا کھیل کھیلنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ان کا سیدنا حضرت شیخ جیلانی کو وہابی وغیرہ کہنا سراسر دھوکہ و فریب ہے درحقیقت ان کے نزدیک وہ مشرک و کافر ہیں۔ العیاذ باللہ۔

ہم بڑی ذمہ داری سے دونوں طرف کی باتیں نقل کر کے اپنے قارئین کو ورطہ حیرت میں ڈال رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

..... صاحب غنیۃ نے لکھا ہے: ویستوسل الی اللہ تعالیٰ بصاحب الشہر محمد ﷺ

(الغنیۃ ج ۱ ص ۱۸۸)

یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ پیش کرو۔

جبکہ وہابیوں کے نزدیک ایسا وسیلہ یہودیوں کا کام ہے، ملاحظہ ہو، لکھا ہے:

اہل حدیث کسی کی ذات کے وسیلہ کے قائل نہیں کیونکہ ذات کا وسیلہ اہل ایمان

کا شیوہ نہیں بلکہ یہ یہود کا عقیدہ ہے۔ (عقیدہ مسلم ص ۷۱۲ از یحییٰ گوندلوی)

۲..... صاحب کتاب نے لکھا ہے:

ہمارا ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج اپنے رب عزوجل کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے نہ کہ دل سے اور نہ ہی خواب میں۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۶۶)

جبکہ وہابیوں کے نزدیک یہ نظریہ باطل ہے، محمد علی جانباز نے لکھا ہے:

”آں حضرت ﷺ نے اپنے پروردگار کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا یہی قول راجح اور حق ہے۔“ (معراج مصطفیٰ ﷺ ص ۲۷) یعنی دوسرا قول باطل ہے۔

۳..... صاحب کتاب کے نزدیک یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والوں کے حق میں بھی رسول اللہ ﷺ کی شفاعت قبول ہوگی، آپ سب مسلمانوں کے لیے سفارشی ہیں۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۶۹)

جبکہ وہابیوں کے امام، اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ کسی کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا کفر و شرک ہے۔ ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان ص ۲۶، ۲۸ مکتبہ سلفیہ لاہور۔

۴..... صاحب کتاب نے لکھا ہے:

زار مدینہ بارگاہ رسالت میں یوں عرض کرے:

یا رسول اللہ انی اتوجه بک الی ربی..... الخ۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۲)

جبکہ وہابیوں کے نزدیک یا رسول اللہ کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے، ان کے

مال لوٹ لینا درست ہے۔ ملاحظہ ہو! تحفہ وہابیہ ص ۵۹ از اسماعیل غزنوی

۵..... صاحب کتاب نے جگہ جگہ اس بات کو نقل کیا ہے کہ اللہ اپنے خاص علوم (غیبیہ) پر

انبیاء و رسل اور اولیاء کرام کو آگاہ فرما دیتا ہے، شیخ کو مرید کے دلی راز بھی بتا دیتا ہے۔

انہیں غیبی خبروں سے آگاہی ملتی ہے، دنیا و آخرت کے عجائبات کو دیکھ لیتے ہیں، اللہ انہیں بندوں کے دلوں میں پوشیدہ باتوں اور ان کی نیتوں سے مطلع فرما دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص رازوں سے بھی واقف ہو جاتا ہے، ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۶، ۱۶۹، ۲۰۰، ۱۶۱، ۱۵۹، ج ۱ ص ۱۰۲ وغیرہ۔

جس سے واضح ہے کہ مصنف الغنیہ انبیاء کرام، رسل عظام اور خاص اولیاء کرام کے لیے غیب دانی، علم غیب، دلوں کے راز سے آگاہی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ جبکہ وہابیہ ایسے عقیدہ کو جگہ جگہ شرک و کفر قرار دیتے ہیں۔ مثلاً:

اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: جو کوئی کسی نبی، ولی..... کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۵)

ظ... مزید لکھا ہے:

اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوگا۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۰)

۶..... صاحب کتاب نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ مومنین، اولیاء کرام، امانتدار احباب اور علماء کو کشف والہام کا مرتبہ بھی عطا فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۸

جبکہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے..... یہ سب جھوٹے ہیں اور دغا باز۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۶)

ایک جگہ پر کشف کے دعویٰ کو شرک کی بات قرار دیا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸۲)

۷..... صاحب کتاب نے استخارہ کا طریقہ بھی تعلیم کیا ہے ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۲ ص ۱۲۵

جبکہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے اسے شرک اور جھوٹ بتاتے ہوئے یہ عمل

سکھانے والے کو دغا باز لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان ص ۴۶، ۸۲۔

۸..... صاحب کتاب نے اولیاء کرام کے تصرفات کو بھی متعدد مقامات پر بیان کیا ہے مثلاً: لکھا ہے: وہ اللہ کے امین، شہید اور اوتاد میں سے ہے، اس کے بندوں، شہروں اور دوستوں کا نگہبان بن جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۵۹)

وہ (دیگر) اولیاء کرام اور ابدال کی پناہ گاہ اور مرجع بن جاتا ہے، اور خدا کا مظہر بن جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰)

بندہ ان تصرفات پر امین ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کو پہنچتے ہیں۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۲)

اللہ کے خاص بندے دلوں کو بیدار رکھنے والے..... دلوں کے محافظ ہیں۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۲)

(رائے قرب پانے والے) بعض اوقات تجھے اپنے بھائیوں اور اتباع کرنے والوں کے لیے نگہبان بنادیا جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۹۸)

یہ اقتباسات واضح کرتے ہیں کہ مصنف الغنیہ اولیاء کرام کے اختیارات و تصرفات کو ڈنکے کی چوٹ تسلیم کرتے ہیں۔

جبکہ وہابیوں کے نزدیک یہ شرک و کفر ہے۔ دہلوی جی نے لکھا ہے: توحید خوب درست کھپے اور شرک سے بہت دور بھاگیئے۔ نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھیئے کہ کسی چیز میں کچھ تصرف کر سکتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۹)

یعنی کسی کے متعلق تصرف و اختیار کا عقیدہ رکھنا خلاف توحید اور شرک ہے۔

۹..... صاحب کتاب نے لکھا ہے کہ عادل بادشاہ، والدین، دیندار، پرہیزگار اور محترم لوگوں کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۳)

جبکہ اس کے برعکس اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: کسی کی محض تعظیم کے واسطے اس کے روبرو ادب سے کھڑے رہنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہیں سواور کسی لیے نہ کیا چاہیے۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۰)

یعنی قیام تعظیمی بھی ان کے نزدیک شرک ہے۔

عبدالغفور اثری نے اسے غیر اسلامی اور بدعت قرار دیا ہے۔ (السلام علیکم ص ۱۳۶)

۱۰..... صاحب الغنیہ نے لکھا ہے کہ برکت کے لیے منبر نبوی کو چھونا درست ہے۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۱۲)

جبکہ اس بات کا رد کرتے ہوئے سچائی گوندلوی نے اپنی جماعت کا عقیدہ یوں نقل کیا ہے ”غیر نبی کے تبرکات کی کوئی حیثیت نہیں ہے“۔ (عقیدہ مسلم ص ۲۹۸)

اور مبشر لاہوری نے آثار النبی سے برکت حاصل کرنے کے عمل کو آپ کی زندگی تک خاص و محدود کر کے اس نظریہ کی تغلیط کی ہے ملاحظہ ہو! ماہنامہ محدث ص ۲۵، دسمبر ۲۰۰۲ء

۱۱..... ایصال ثواب کے متعلق لکھا ہے کہ: گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور اس کے علاوہ قرآن پاک پڑھے اور صاحب قبر کو اس کا ثواب یوں پیش کرے ”اے اللہ! اگر تو نے مجھے اس سورت کے پڑھنے کا ثواب عطا فرمایا ہے تو بے شک میں نے اس کا ثواب اس قبر والے کو ہدیہ کیا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۹)

جبکہ وہابیوں نے اسے غلط، ناجائز اور خلاف شریعت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

”بدنی عبادت کا ایصال ثواب کرنا کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اور قرآن قرآن بھی بدنی عبادت ہے..... میت کے لیے قرآن قرآن کرنے کی کوئی شرعی دلیل نہیں..... خیر القرون کے زمانہ میں سرے سے یہ رواج ہی نہ تھا اور نہ ہی سلف صالحین کی عادت تھی۔ (دین الباطل ج ۲ ص ۱۹۹ از داؤد ارشد)

۱۲..... صاحب الغنیہ نے لکھا ہے کہ قبر پر جا کر وہاں پر ہی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۹)

گویا وہ قبروں پر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں طلب کرنے کے قائل ہیں، بلکہ ترغیب دیتے ہیں جبکہ وہابیوں کا دھرم اس کے مخالف ہے۔

الطاف حالی نے اس پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے کفار کے عمل سے ملایا ہے۔

(مسدس حالی)

۱۳..... صاحب کتاب نے آداب میں اس بات کو بھی لکھا ہے کہ ملاقات کے وقت سر یا ہاتھ کو چومنا جائز ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۳)

جبکہ داؤد یہ پارٹی نے اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ہاتھ پاؤں چومنے یہ آداب میں شامل ہے، مگر..... آپ کو کوئی ایسی صحیح صریح حدیث بھی نہ ملے گی جو زمانہ حال کے مبتدعین کی کھلی دلیل بن سکتی ہو۔ (دین الباطن ج ۲ ص ۵۲۶)

یعنی کہنا یہ چاہتے ہیں کہ یہ موقف بدعت و خلاف حدیث ہے اور اس کا قائل بدعتی۔

۱۴..... صاحب کتاب لکھتے ہیں: سفر کسی عبادت مثلاً حج یا نبی اکرم ﷺ کی (قبر کی) زیارت کے لیے ہونا چاہیے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۴)

جبکہ وہابیوں کے نزدیک روضہ مبارک کی نیت سے سفر کرنا شرک ہے۔ ملاحظہ ہو! فتح المجید ص ۲۱۵، تقویۃ الایمان ص ۳۱ ملخصاً۔

۱۵..... صاحب کتاب نے دو ٹوک لکھا ہے کہ کسی کی تقلید میں کوئی عمل اپنانا درست ہے اس پر انکار مناسب نہیں ہے ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۵۳۔

جبکہ وہابیوں کے نزدیک تقلید کرنے والا مشرک ہے، حتیٰ کہ وہ مقلد کو یہودی، عیسائی کہنے سے بھی نہیں شرماتے ملاحظہ ہو! سراج محمدی ص ۱۲، از محمد جونا گڑھی، ظفر الببین ص ۴۷ از ابوالحسن، احناف کا اختلاف ص ۴۱، ۴۰ از فاروق یزدانی۔

۱۶..... صاحب کتاب نے وضوء کے دوران گردن کا مسح کرنے کی بھی تعلیم دی ہے۔
(الغنیہ ج ۱ ص ۷۲)

جبکہ وہابی اسے بدعت کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۶۲۹، تحقیقی جائزہ از صفدر عثمانی، صلوٰۃ النبی ص ۷۰ از خالد گر جاکھی۔

۱۷..... صاحب غنیۃ نے وضوء کے دوران مختلف دعائیں بھی بتائی ہیں ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۲۸، ۲۷۔

جبکہ اسماعیل سلفی نے لکھا ہے: ہر عضو کے متعلق لوگوں نے علیحدہ علیحدہ دعائیں لکھی ہیں جو کہ سنت سے ثابت نہیں۔ (رسول اکرم کی نماز ص ۱۷)

۱۸..... وہ زبان سے نیت کرنے کو افضل اور احسن قرار دیتے ہیں۔ مثلاً وضوء کے لیے (الغنیہ ج ۱ ص ۲)، غسل کے لیے (الغنیہ ج ۱ ص ۲۶)، امام کے لیے امامت کی نیت کرنا (الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۷) ایسے ہی نماز تراویح کے لیے (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶)۔

جبکہ وہابی لوگ اسے بدعت قرار دیتے نہیں تھکتے، وہ لکھتے ہیں: ”نیت کا زبان

سے ادا کرنا خلاف سنت ہے“ (تحفہ رمضان ص ۶۴۶ از عبدالغفور اثری)

۱۹..... صاحب کتاب نے دو ٹوک لکھا ہے کہ تراویح بیس رکعتیں ہیں (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶)

جبکہ وہابی آٹھ اور گیارہ کی رٹ لگاتے رہتے ہیں، ”عبداللہ روپڑی نے لکھا

ہے: تراویح اصل میں آٹھ ہی ہیں (فتاویٰ الہدیت ج ۱ ص ۶۶۳) گویا بیس نقلی چیز ہے

زبیر عیزئی نے لکھا ہے گیارہ رکعت سنت رسول ﷺ، سنت خلفائے راشدین اور سنت

صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ (امین اوکاڑوی کا تعاقب ص ۸۳)

معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بیس رکعت تراویح بدعت ہیں، اور اخبار الہدیت امرتسر ۳۱

جنوری ۱۹۳۰ء، ۱۳ دسمبر ۱۹۱۸ء پر تو اسے واضح طور پر بدعت بھی کہا گیا ہے۔

۲۰..... صاحب کتاب نے تراویح، وتر اور تہجد کو الگ الگ نماز کے طور پر ذکر کیا ہے مثلاً

انہوں نے لکھا ہے ”تراویح کے اختتام تک وٹروں میں تاخیر کرنا..... تراویح کے

بعد..... تھوڑی دیر سو جانا چاہئے پھر اٹھے اور جس قدر نوافل پڑھ سکتا ہو پڑھے تہجد کی نماز

ادا کرے اور پھر سو جائے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶)

جبکہ وہابیوں نے وتر، تراویح اور تہجد کو ایک ہی نماز قرار دے کر اس موقف کی

مخالفت کی ہے ملاحظہ ہو! دین الباطل ج ۱ ص ۵۱۹ از داؤد ارشد، امین اوکاڑوی کا تعاقب

ص ۷۳ از زبیر عیزئی، فتاویٰ الہدیت ج ۱ ص ۶۲۹، ۶۳۹ از عبداللہ روپڑی وغیرہ۔

۲۱..... مذکورہ عبارت سے واضح ہے کہ ایک ہی رات میں تراویح، وتر اور تہجد پڑھنا

درست ہے لیکن وہابیوں نے الغنیہ کے موقف کے برعکس ایک ہی رات میں تراویح اور تہجد پڑھنے سے انکار و تردید کی ہے ملاحظہ ہو! امین اوکاڑوی کا تعاقب ص ۷۵، از زبیر علیزئی، مقالات ص ۱۲۲، از مبشر ربانی، وغیرہ۔

۲۲..... صاحب کتاب لکھتے ہیں: نمازی چاہے تو نماز مغرب کی طرح تین و تراویح سلام کے ساتھ پڑھ لے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۰۵)

جبکہ وہابیوں کو یہ طریقہ ہرگز ہرگز تسلیم نہیں وہ لکھتے ہیں: تین رکعات پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ دو پڑھ کر سلام پھیر دیں اور پھر ایک علیحدہ رکعت پڑھیں۔

(ہدیۃ المسلمین ص ۶۸ از زبیر علیزئی)

وہ ایک سلام سے تین رکعات کو خلاف حدیث، خلاف سنت اور غلط قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو! دین الباطل ج ۱ ص ۴۳۳، رسول اکرم کی نماز ص ۱۰۲، احناف کا اختلاف ص ۳۴۶ وغیرہ

۲۳..... صاحب کتاب تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانے، برتن پر لکھ کر اسے دھو کر پینے اور چھینٹے مارنے کے بھی قائل ہیں۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۲۲، ۲۰)

جبکہ وہابیوں نے اسے شرک لکھا ہے، وہ کہتے ہیں: تعویذ فی نفسہ شرک ہے، خواہ اس میں شرکیہ الفاظ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں (تعویذ اور دم ص ۵، ۴ از خواجہ قاسم)

۲۴..... صاحب کتاب داڑھی کو ایک قبضہ تک زیادہ کرنے کے قائل ہیں، اس سے زائد کو کٹوانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۴)

جبکہ وہابیوں کے پیشوا اسماعیل سلفی نے اس حد بندی کو تسلیم نہیں کیا۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ سلفیہ ص ۱۰۴۔

۲۵..... اسی طرح وہ مونچھیں جڑ سے غائب کرنے یعنی استرے سے مونڈنے کو مسئلہ (چہرہ

بگاڑنا) قرار دیتے ہیں اور روایت لکھتے ہیں کہ اس طرح کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۱۴۔

جبکہ وہابی حضرات مونچھیں مونڈانے کے عادی ہیں۔

۲۶..... مصنف لکھتے ہیں: قربانی کے دن تین ہیں، عید کے دن نماز عید پڑھنے یا اتنا وقت گزرنے کے بعد (عید کا دن) اور اس کے بعد دو دن۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۴۹)

جبکہ وہابیوں نے چار دن قربانی پر نہ صرف کتابیں لکھ کر اس موقف کی تردید و تغلیط ہے کی بلکہ وہ عملاً بھی چوتھے دن قربانی کرتے ہیں۔

۲۷..... صاحب کتاب نے قربانی کے جانوروں کی عمروں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: بھیڑ جذع سے کم نہ ہو اور بکری تنی سے کم نہ ہو، جذع چھ ماہ کا ہوتا ہے اور شنی بکرایا بکری ایک سال کی ہو، گائے دو سال کی ضروری ہے اور اونٹ پانچ سال کا۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۴۹)

لیکن اس کے برعکس وہابی نجدی عمر کی بجائے ”دو ندأ“ ہونا ضروری قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ الہمدیث ج ۲ ص ۸۵۔

۲۸..... صاحب کتاب نے لکھا ہے اس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جو نماز سے فارغ ہو کر بارگاہ خداوندی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے اور وہ شخص نقصان اٹھانے والا ہے جو دعائے مانگے بغیر مسجد سے نکل جاتا ہے جب وہ دعا کے بغیر مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے فلاں! تو اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو گیا کیا تجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت نہیں۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۵۱)

ليكن وہابی حضرات اس موقف کی سخت تردید کرتے ہیں، ان کے بہت سے لوگ متعدد کتابیں بھی اس کے رد میں لکھ چکے ہیں، اس مسئلہ میں ان کے گروہ میں شدید اختلاف ہے۔

۲۹..... صاحب کتاب لکھتے ہیں: مقتدی خاموش رہ کر امام کی قرأت سنے۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۳)

اس کے برخلاف وہابی حضرات مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ کی قرأت ضروری قرار دیتے ہیں بلکہ اگر وہ قرأت نہ کرے تو اس کی نماز کو باطل کہتے ہیں۔ اس پر ان کی متعدد کتب ہیں۔

۳۰..... صاحب کتاب نے سیدنا علی المرتضیٰؑ کا ایک قول نقل کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ عیدیں صرف دو ہی نہیں بلکہ آج بھی عید ہے، کل بھی عید ہے، ہر وہ دن جس میں کوئی نافرمانی نہ ہو وہ بھی عید کا دن ہوتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۲۲)

ليكن وہابی حضرات تیسری عید تسلیم کرنے کے لیے عموماً تیار نہیں ہوتے، اس پر کتابیں بھی لکھ چکے ہیں اور زبانی شور و غل بھی کرتے رہتے ہیں۔

۳۱..... صاحب کتاب نے قرآن کو غیر مخلوق لکھا اور مخلوق کہنے والے کو کافر۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۵۸)

جبکہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۷۹۳)

۳۲..... صاحب کتاب نے جگہ جگہ درود ابراہیمی کے علاوہ درود لکھے ہیں۔

جبکہ وہابی دھرم میں ابراہیمی درود کے علاوہ سب جعلی اور بناوٹی ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۶۵۳ ج ۲ ص ۷۷)

۳۳..... الغنیہ میں ہاتھ ناف پر باندھنا، لکھا ہے۔ (ج ۱ ص ۴)

لیکن وہابی سینہ پر زور دیتے ہیں۔

۳۴..... صاحب کتاب کے نزدیک رفع یدین فرض، واجب اور سنت نہیں اور نہ ہی اسے

چھوڑنے سے کوئی کمی آتی ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۴)

جبکہ وہابی اسے فرض، لازم اور سنت مؤکدہ کہتے ہیں اور نہ کرنے والوں کی

نمازوں کو ناقص قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! نور العینین ص ۲۳۴، از زبیر علیزئی، صلوٰ

الرسول ص ۲۴۳۔

۳۵..... صاحب کتاب فرائض، واجبات، سنن اور ہیات (مباحات، مستحبات) کی تقسیم

کے بھی قائل ہیں۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۳ ج ۲ ص ۱۲۱، وغیرہ۔

جبکہ وہابی لوگ اس کے حق میں نہیں۔ تحفہ حنفیہ ص

۳۶..... صاحب کتاب نے نماز عیدین کو فرض کفایہ لکھا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۲۷)

جبکہ وہابیوں کا موقف اس کے برعکس ہے۔

۳۷، ۳۸..... عیدین اور جمعہ کا وقت زوال سے قبل لکھا ہے۔ (ج ۱ ص ۱۲۶)

جبکہ وہابی زوال کے بعد پڑھتے ہیں۔

۳۹..... نماز میں دونوں طرف سلام پھیرنا ضعیف لکھا ہے۔ (ج ۱ ص ۴)

جبکہ وہابی دونوں طرف پھیرتے ہیں۔

۴۰..... صاحب کتاب نے سجدوں کے وقت بھی رفع یدین کا ذکر کیا ہے (الغنیہ

ج ۱ ص ۱۱۴)

جبکہ وہابی اس کے تارک و مخالف ہیں۔

۴۱..... صاحب کتاب نے ”شب معراج“ کی بھی فضیلت لکھی ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۸۲) جبکہ وہابی حضرات اس کے منکر ہیں۔

۴۲..... الغنیہ میں ”شب برأت“ کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔ جبکہ وہابیوں کا یہ چیز ہرگز گوارا نہیں۔

یہ صرف چند مسائل ہیں، اگر تفصیلاً لکھا جائے تو دفتر تیار ہو سکتا ہے۔ اور اگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے نام سے چھپنے والی دوسری کتب کے مسائل بھی جمع کر دیئے جائیں تو ”وہابیت زمین دوز ہو کر رہ جاتی ہے۔ اہل تحقیق خود ہی موازنہ کر سکتے ہیں، ہم نے راہ ہموار کر دی ہے۔ الحمد للہ

اس ساری گفتگو سے واضح ہے کہ صاحب کتاب الغنیہ وہابیوں کے نزدیک شرک و کفر میں مبتلا، بدعت و خلاف سنت راہ پر چلنے والا، حدیث کا مخالف اور غلط شخص ہے، کیا وہ صرف چند فروعی، اختلافی باتوں کی وجہ سے ایک کافر و مشرک اور بدعتی آدمی کو سینے لگائے ہوئے ہیں؟ اور اسے اپنا ہم عقیدہ اہلحدیث اور وہابی کہتے نہیں شرماتے۔

وہابیوں کا اعلان مخالفت:

اب ہم چند مثالیں اس بات پر پیش کر رہے ہیں کہ وہابیوں نے اپنے قلم سے ہی حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کی زبردست مخالفت کر دی ہے۔ چونکہ عام وہابیوں کے نزدیک الغنیہ معتبر اور مستند ہے بدیں وجہ ان کے ”مبشر حسین لاہوی“ نے اس کا ترجمہ اور اضافی فوائد کے فرائض بھی سرانجام دیئے ہیں جبکہ اس کے حاشیہ میں صاحب کتاب سے مخالفت بلکہ بغاوت بھی کر رکھی ہے، بطور نمونہ صرف بیس مثالیں ملاحظہ ہوں!

(۱) مصنف نے زبان سے نیت کو افضل کہا، لیکن وہابی مترجم نے اس کا رد کرتے ہوئے لکھا: اس فیصلے کی کوئی شرعی دلیل کتاب و سنت میں موجود نہیں۔ (غنیۃ الطالبین ص ۵۶ مترجم) اور اسی کتاب کے ص ۲۰۴ کے حاشیہ میں لکھا ”دین اسلام میں ہر ایسا نیا عمل جس کی قرآن و سنت سے کوئی دلیل نہ ملے وہ بدعت کہلاتا ہے“ تو گویا ان کے نزدیک صاحب کتاب بدعتی ہے۔

(۲) مصنف کے نزدیک رفع یدین ضروری نہیں اس کے رد میں لاہوری وہابی نے لکھا: رفع الیدین وغیرہ آپ نے کبھی ترک نہیں کیا نہ ان کے چھوڑ دینے میں کوئی رخصت دی ہے لہذا یہ افعال ضروری قرار پائیں گے۔ (ص ۶۰) گویا کتاب والے نے صحیح نہیں بتایا (۳) پانچ اونٹوں پر دی جانے والی زکوٰۃ کی بکری کی عمر ایک سال لکھنے پر وہابی محشی نے مصنف کا یوں رد کیا ”پانچ اونٹوں پر دی جانے والی زکوٰۃ کی بکری کی حتمی عمر احادیث میں مذکور نہیں۔ (ص ۶۳)

گویا صاحب کتاب نے یہ مسئلہ خود گھڑ لیا ہے اور احادیث کی مخالفت کی ہے۔ (۴) صاحب کتاب نے لکھا کہ روزہ دار زوال کے بعد گوند چبانے وغیرہ سے پرہیز کرے لیکن مترجم نے ”لکھا کوئی حرج نہیں“ (ص ۶۸) گویا مصنف نے صحیح تحقیق نہیں کی

(۵) مصنف نے مقام تنعیم پر جا کر احرام باندھنا لکھا جبکہ نجدی لاہوری نے رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ”مکہ سے باہر جا کر احرام باندھنا درست نہیں ہے“۔ (ص ۸۰)

(۶) صاحب کتاب نے زائر مدینہ کو ہدایت دی کہ روضہ مقدسہ پر پہنچ کر ولو انہم اذ

ظلموا انفسہم والی آیت پڑھے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے کہ میں اس پر عمل کرتے ہوئے در رسول ﷺ پر حاضر ہو چکا ہوں، میری مغفرت بھی اسی طرح فرما جس طرح آپ کی (ظاہری) زندگی میں حاضری دینے والے کی مغفرت فرمائی۔

گویا صاحب کتاب کے نزدیک آیت مذکورہ کا تعلق آپ کے وصال کے بعد والے زمانے سے بھی ہے۔ لیکن نجدی لاہوری روضہ مقدسہ پر مختلف پڑھی جانے والی دعائیں (جس کا ذکر مصنف نے کیا) کو قبول نہیں کیا اور دوسرے یہ کہ مصنف پر فتویٰ لگاتے ہوئے یوں لکھا: آیت (ولو انہم اذ ظلموا) کے سیاق و سباق اور الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ہدایت کا تعلق صرف آپ کی زندگی سے تھا لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج بھی آپ کے روضہ پر استغفار کے لیے حاضری ایسے ہی ہے جیسے آپ کی زندگی میں تھی۔ نعوذ باللہ من ذلک! (ص ۸۱)

گویا ان کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر و شرک اور گمراہی سے کم نہیں اور ص ۱۵۵ پر لکھا کہ اگر کسی شخص کے عقیدہ توحید میں کفر و شرک کی آمیزش ہو گئی تو جنت اس کے لیے حرام ہو گئی۔ واضح ہو گیا کہ ان کے نزدیک ایسا آدمی پکا دوزخی ہے۔ العیاذ باللہ منہ (۷) مصنف نے قیام تعظیمی پر زور دیا لیکن نجدی مترجم نے اسے حرام، کبیرہ گناہ اور ہرگز جائز نہیں لکھا۔ (۸۵)

(۸) کسی کے گھرا فطاری کرنے کی جو دعا مصنف نے لکھی تھی، وہابی مترجم نے اسے غیر مسنون ثابت کیا۔ (۱۰۰)

(۹) بیت الخلاء کے آداب کے ضمن میں مصنف نے ننگے سر جانا وغیرہ بھی لکھا، لاہوری

وہابی نے انہیں غیر مسنون بتا کر صاحب کتاب کے ”بدعتی امور“ کی حمایت کرنے پر مہر لگا دی۔ (ص ۱۰۳)

(۱۰) صاحب کتاب نے اقطاع کی دونوں قسموں کو مکروہ کہا، لیکن مترجم نے ایک کو جائز لکھا۔ (ص ۱۱۰)

(۱۱) مصنف نے ”گوشہ نشینی“ کی خوبیاں لکھیں، لاہوری وہابی نے اسے ”اندھی تقلید“ قرار دے کر صاحب کتاب کو ”اندھا مقلد“ دوسرے معنوں میں ”پکا مشرک“ کہہ دیا۔ (ص ۱۱۶)

کیونکہ وہابیوں کے نزدیک تقلید شرک اور مقلد مشرک ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ (۱۲) مصنف نے گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور دوسری سورتیں پڑھ کر صاحب قبر کو ایصال ثواب کرنے کی تعلیم دی جبکہ نجدی مترجم نے اسے ”غیر مسنون بلکہ بدعت ہے“ لکھا ہے

(ص ۱۲۸)

(۱۳) مصنف نے تعویذ لٹکانے کی ترغیب دی مترجم نے اسے شرک قرار دیا (ص ۱۳۰)
(۱۴) مصنف نے آئینہ دیکھنے پر لکھی دعا کو ثابت کہا نجدی لاہوری نے روکیا۔ (۱۳۲)
(۱۵) کتاب والے نے ننانونے اسماء الہی کا عقیدہ بتایا، مترجم نے لکھا ”ننانونے میں محصور کرنا درست نہیں“۔ (۱۶۸)

(۱۶) مصنف کا عقیدہ ہے کہ میت زائر کو پہچانتی ہے، وہابی نے لکھا، شیخ کا یہ فرمانا درست نہیں۔ (۱۷۹)

(۱۷) صاحب کتاب اللہ والوں کے لئے ”علم اسرار“ کے قائل ہیں، مجددی مترجم کہتا ہے ”اسلام ان چیزوں کی نفی کرتا ہے“ (ص ۲۳۸) گویا ان کا عقیدہ خلاف اسلام ہے۔

(۱۸) مصنف نے حروف مقطعات وغیرہ کی تفسیر کی، مترجم وہابی نے ایسی چیزوں کو موضوع، من گھڑت، جھوٹی لکھا ہے۔ (ص ۲۵۳)

(۱۹) مصنف کے نزدیک اولیاء کو تصرف و تدبیر کرنے کی طاقت ہوتی ہے لیکن وہابی مترجم نے لکھا ”یہ مصنف کی غلط فہمی ہے“۔ (ص ۲۵۸)

(۲۰) مصنف کہتے ہیں نمازوں کی قضا دے جبکہ وہابی مجددی نے لکھا ”یہ قضائی ضروری نہیں“۔ (۲۷۰)

واضح ہو گیا کہ وہابیوں نے الغنیہ کے ایسے متعدد مسائل بلکہ عقائد میں مخالفت کر رکھی ہے۔ مزید وضاحت آگے آئے گی۔

باب پنجم

غلط فہمیوں اور فریب کاریوں کا محاسبہ

WWW.NAFSEISLAM.COM



سادہ لوح عوام کو ورغلانے کے لیے غیر مقلد وہابی حضرات کی طرف سے یہ دھند ابھی ہوتا رہتا ہے کہ وہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی عبارات دکھا کر ان کی عقیدت و محبت والوں سے گھناؤنا کھیل کھیلا جاتا ہے، ان کی عقیدت کو مشتعل کرنے کی جسارت کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں مختلف انداز اپنائے جاتے ہیں، زیادہ تر آپ کی عبارات کا مفہوم بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے، اختلافی، فروعی اور اجتہادی مسائل میں آپ کا نقطہ نظر نہیں بتایا جاتا، صرف ”غنیۃ الطالبین“ کا نام لے کر صنادید نجد، یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس میں رفع یدین اور آمین بالجہر وغیرہ موجود ہیں لہذا قادری کہلانے والوں کو اس پر بھی عمل کرنا چاہیے، لیکن یہ بات کرتے ہوئے انہیں اتنا بھی شعور نہیں رہتا کہ جب غنیۃ الطالبین کا انتساب ہی اتفاقی نہیں بلکہ خود وہابیوں کے نزدیک بھی اس کتاب کی سند نہیں ہے اور اس میں تحریف والحاق بھی ہے (اس کتاب کا پہلا باب دیکھیے!)۔

تو پھر اس بے سند اور غیر معتبر غنیۃ الطالبین کو پیش کر کے لوگوں کی عقیدت کو کیوں مجروح کیا جاتا ہے، کسی معتبر اور باسند کتاب سے حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کے معمولات و نظریات کو پیش کریں اور ہم سے نقد جواب حاصل کریں!

دوسری بات یہ ہے کہ صرف چند فروعی مسائل کو دیکھ کر بغلیں بجانا نادانی ہے اسی غنیۃ میں عقائد و نظریات کے کتنے ہی مسائل موجود ہیں جو وہابیوں کے نزدیک شرک، کفر، بے دینی اور گمراہی ہیں، وہ انہیں کیوں نہیں اپناتے، صرف ”میٹھا میٹھا ہپ اور

کڑوا کڑوا تھو“ کے محاورے پر کیوں عمل پیرا ہیں، کیا ایک مشرک و کافر اور بدعتی کا محض رفع یدین کر لینا ہی کافی ہے۔ جبکہ ان کے اکابر نے بھی مانا ہے کہ رفع یدین کرنا نہ کرنا برابر بلکہ نہ کرنا بھی سنت ہے تفصیل ہماری کتاب ”مسئلہ رفع یدین پر امین محمدی اور زبیر علیزئی کا تعاقب“ میں ملاحظہ فرمائیں، سر دست چند وہابیانہ مغالطہ آفرینیوں کا محاسبہ پیش خدمت ہے۔

ابراہیم سیالکوٹی کے مغالطہ کا رد:

وہابیوں کے ”امام العصر“ ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی غلط فہمیوں کی بناء پر جو مغالطہ دہی سے کام لیا ہے اس کا رد درج ذیل ہے:

(۱) انہوں نے پہلا مغالطہ یہ دیا کہ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید اور اتباع کی تاکید کرتے اور شرک و بدعت سے منع کرتے ہیں، نیز آپ قرأت فاتحہ کو فرض اور آمین بالجہر کو سنت جانتے ہیں۔ (تاریخ الہدیت ص ۱۰۶ مطبوعہ سرگودھا)

جواباً..... گذارش ہے کہ مقلدین احناف ہوں یا کوئی اور ان میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں مل سکتا جو توحید اور اتباع سنت سے منع کرتا ہو اور ”شرک و بدعت“ کا حکم دیتا ہو۔

باقی رہا قرأت فاتحہ کو فرض کہنا تو اس کے متعلق آپ نے خود لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل اسے فرض نہیں مانتے (دیکھئے! ص ۱۰۸) تو ان کے اہلحدیث ہونے کا انکار کر دیجئے!۔

جہاں تک حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کی بات ہے تو آپ ہمت کھینچے اور اپنا موقف آپ کی کسی ایسی کتاب سے یہ ثابت کر دیجئے جو عند الفریقین معتبر ہو، اگر یہ بات

الغنيہ پر اعتماد کرتے ہوئے کہی گئی ہے تو اولاً خود آپ کے نزدیک بھی الغنيہ کے تمام مسائل قابل قبول نہیں، تو ہم پر حجت کیسے؟۔ ویسے بھی الغنيہ میں مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کو فرض نہیں لکھا گیا اور نہ ہی ”آمین بالجہر“ کو سنت لکھا ہے، آپ نے صاحب کتاب پر جھوٹ بولا ہے۔ ہاں اتنا یاد رہے کہ انہوں نے مستحبات میں ”آہستہ آمین کہنے“ کا بھی ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! الغنيہ ج ۱ ص ۴۔

(۲) دوسرا مغالطہ دیتے ہوئے لکھا ہے: ہمیں حضرت پیر صاحب کے قول سے کہیں نظر نہیں آیا کہ آپ نے رتبہ علم پر پہنچ کر کسی خاص امام کی تقلید کا اقرار کیا ہو، بلکہ آپ کی تصانیف میں خالص کتاب وسنت کی پیروی کی کئی عبارتیں پائی جاتی ہیں جس سے عیاں ہے کہ آپ اہل حدیث تھے..... مقلدین کتاب وسنت کے علاوہ کچھ اور کو بھی واجب جانتے ہیں۔ (تاریخ الہدایت ص ۱۰۶) اس کے بعد فتوح الغیب اور الغنيہ کی عبارتیں پیش کی ہیں جس سے وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کے نزدیک صرف کتاب وسنت لازم ہے اور کچھ نہیں

جواب..... اس جھوٹ کے رد کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ہم الغنيہ وغیرہ کی چند ایسی عبارات پیش کر دیں جن میں کتاب وسنت کے علاوہ کچھ اور کا بھی ذکر ہو، سو لیجئے! لکھا ہے:

ظ... فلا بد لكل مرید الله عز وجل من شیخ۔ (الغنيہ ج ۲ ص ۱۶۶)

بارگاہ خدا تک جانے کے لیے شیخ بھی ضروری ہے۔

ظ... ويجالس الفقهاء العالمين بالله... حتى يدلوه على طريق الله

عزوجل (ایضاً ج ۲ ص ۱۸۷) فقہاء کے پاس بیٹھے تاکہ اللہ کی طرف رہنمائی ہو۔

ظ... اجعلوا أمر دينكم الى فقهاءكم۔ (ایضاً ج ۲ ص ۱۱۵) اپنے دینی معاملات فقہاء کے سپرد کرو۔ فقہاء کے دشمنوں کو یہ عبارت بار بار پڑھنی چاہیے۔

ظ... کثرت عامی النبذ مقلد الابی حنیفہ رحمہ اللہ۔ (ایضاً ج ۱ ص ۵۳) یعنی امام ابو حنیفہ کی تقلید میں عمل کرنا (نبذ پینا) درست ہے۔

ظ... وہو مذهب امامنا احمد۔ (ایضاً ج ۲ ص ۵۲)

ہمارے امام احمد علیہ الرحمہ کا یہی مذہب ہے۔

ظ... لان امامنا احمد رحمہ اللہ قال (ایضاً ج ۱ ص ۸۰)

ہمارے امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

ظ... الام أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني رحمه الله واماتنا على مذهبه... الخ۔ (ایضاً ج ۲ ص ۱۲۰)

یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر موت دے۔

اس طرح کے متعدد حوالہ جات اسی کتاب کے دوسرے اور تیسرے باب کے عنوانات ”تقلید کی حمایت“ ”صاحب کتاب حنبلی ہیں“ اور ”صاحب کتاب کا نعرہ حنبلیت“ کے تحت ملاحظہ فرمائیں!۔

اور اس حقیقت کو مزید بے نقاب دیکھنے کے لیے آپ سے منسوب دیگر کتب کے حوالہ جات کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ نے کسی جگہ بھی ”ترک تقلید“ کا حکم نہیں دیا، بلکہ عامی (غیر مجتہد) کو فقہاء کی رائے کا پابند، امام احمد

بن حنبل کے مذہب کی پیروی کا دو ٹوک اعلان اور علماء و مشائخ اور فقہاء کی اتباع کو لازم قرار دے کر بتا دیا ہے کہ ان کا وہابی غیر مقلدوں سے کوئی تعلق نہیں جو تقلید کو شرک اور مقلد کو مشرک و کافر قرار دیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ منہ

باقی یہ کہنا کہ آپ اہل حدیث تھے، کہ آپ نے کتاب و سنت کی تعلیم دی ہے تو عرض ہے کہ مقلدین میں سے کسی ایک کا نام پیش کر دیں جس نے کتاب و سنت سے روکا ہو، تقلید بھی تو قرآن و حدیث کی تعلیمات سے ہی کی جاتی ہے۔ اور آپ نے خود مانا ہے کہ ”تقلید مطلق واجب ہے“۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۸۵)

لہذا آپ خود بھی ”اہلحدیث“ نہ رہے، ہم یہاں یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی کو فقط ”آپ اہلحدیث“ تھے، کہہ دینا ہی کافی نہیں، آپ کو اس بات کا بھی ثبوت دینا چاہیے تھا کہ انہوں نے آپ کے خود ساختہ گستاخانہ وہابی دھرم (نام نہاد اہلحدیث) کی حمایت کب اور کس جگہ کی تھی۔

(۳) تیسرا مغالطہ دیتے ہوئے میرسیالکوٹی نے یوں شکوہ کیا ہے: اگر کہا جائے کہ بعض مصنفین نے آپ کو حنبلی لکھا ہے

تو اول اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں حضرت پیر صاحب کے اپنے قول سے نہیں لکھا۔
(تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۷)

جواب..... ہم نے اوپر ایسی عبارات لکھ دی ہیں، جو الغنیہ کی ہیں، جسے نجدی سیالکوٹی صاحب حضرت پیر صاحب کی کتاب تسلیم کرتے ہیں، وہاں آپ کا قول و اقرار موجود ہے لہذا ان کا شکوہ مردود ہے، اور طرفہ یہ کہ خود مبشر حسین لاہوری وہابی نے لکھ دیا ہے کہ ”اہل

علم نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ فقہی مسائل میں حنبلی المسلك تھے..... خود شیخ کے درج ذیل اقتباسات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے۔ اس کے بعد الغنیہ کی عبارتیں لکھی ہیں۔ ملاحظہ ہو! غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۶، ۲۷۔

جب اصل مطالبہ پورا ہو گیا تو ابراہیم سیالکوٹی کی باقی تاویلات بعیدہ بھی مردود ہو گئیں۔
(۴) چوتھے نمبر پر یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ: ”محض امام احمد کے قول کو بطور دلیل نہیں لاتے“
(تاریخ الہدیت ص ۱۰۸)

یہ بات بھی باطل اور جھوٹ ہے، کتنے ہی ایسے مقامات ہیں کہ جہاں صرف امام احمد بن حنبل کا قول بطور دلیل نقل کیا گیا ہے مثلاً:

○..... نیتہ زنی کی کمائی کی حرمت پر۔ (ج ۱ ص ۳۷)

○..... ایمان کو مخلوق کہنے کے کفر ہونے پر۔ (ج ۱ ص ۶۳)

○..... اعمال کے مخلوق ہونے نہ ہونے پر۔ (ج ۱ ص ۶۵)

○..... بدعتی کو سلام نہ کرنے پر۔ (ج ۱ ص ۸۰)

○..... اجتہادی امور میں عدم تشدد پر۔ (ج ۱ ص ۵۳) وغیرہ۔

وہابیوں کا جھوٹی باتوں سے حضرت کو ”وہابی غیر مقلد“ ثابت کرنا باطل ہے۔

(۵) ابراہیم سیالکوٹی نے حضرت شیخ اور امام احمد کے درمیان اختلاف ثابت کرتے ہوئے

یہ مغالطہ دیا کہ مثلاً امام احمد سورہ فاتحہ کو نماز میں فرض قرار نہیں دیتے (ملاحظہ ہو! جامع ترمذی

باب ماجاء فی ترک القراءة خلف الامام اذا جہر) لیکن حضرت پیر صاحب سورہ فاتحہ

کو نماز کارکن کہتے ہیں۔ (دیکھو غنیۃ الطالبین مترجم فارسی ص ۴)۔ (تاریخ الہدیت ص ۱۰۸) معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم سیالکوٹی وہابی کو اصل کتاب دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا، وہ مترجم کتاب پر ہی گزارا کر کے، ”محقق“ اور ”امام العصر“ بنے پھرتے ہیں۔ مقلدین کو طعنہ دینے والے خود ”تحقیق“ کی جن وادیوں میں سرگرداں ہیں وہ آج واضح ہو گیا ہے۔ وہابیوں کے ”امام“ کی جہالت کہہ لیجئے یا یہ بات ہے کہ وہابیت نے ”تحقیق و حقیقت“ کو پس پردہ کر دیا ورنہ اگر ان کی جماعت میں کوئی شخص ذمہ داری قبول کرتے ہوئے ہمیں ان کا بیان کیا ہو غنیۃ اور ترمذی کا تضاد ثابت کر کے دکھا دے تو دیکھیں!۔ کیونکہ دونوں جگہ پر امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا ذکر واضح لفظوں میں موجود ہے۔ تو پھر تضاد وہابیوں کا ہوا نہ کہ کتابوں کا۔

ان حقائق سے واضح ہو گیا کہ ابراہیم سیالکوٹی وہابی نے سراسر دھوکہ و فریب اور مغالطہ سے کام لیا ہے۔ حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ ہرگز ہرگز غیر مقلد وہابی نجدی نہ تھے۔ بلکہ وہ اصول و فروع میں حنبلی مذہب کے پابند تھے۔

ثناء اللہ امرتسری کی چالاکی:

امرتسری وہابی نے نہایت وہابیانہ چالاکی سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے:

الہدیت کو فخر ہے کہ ان کے مسائل قرآن و حدیث سے ثابت ہو کر ائمہ سلف کے معمول بہ ہونے کے علاوہ صوفیاء کرام میں سے مخدوم جہانی محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز بھی ان کی تائید میں ہیں، چنانچہ ان کی کتاب غنیۃ الطالبین کے دیکھنے والوں پر مخفی نہیں کہ حضرت ممدوح نے آمین اور رفع یدین کو کس وضاحت سے لکھا

ہے۔ (الحدیث کا مذہب ص ۵۷)

بالکل جھوٹ ہے، کیونکہ بات صرف مسائل (فروعی امور) کی نہیں، بلکہ عقائد کی ہے، آپ اپنے وہابیانہ گستاخانہ عقائد قرآن و سنت اور کسی بھی معتبر بزرگ سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں کر سکتے، آپ تو صوفیہ کرام کے بھی مخالف ہیں۔ (ملاحظہ ہو! غنیۃ الطالبین ص ۶۰۰ مترجم از مبشر حسین لاہوری) دوسرے اولیاء کے مسلک کے متعلق تو بوقت ضرورت یا عند الطلب بات ہو جائے گی، سر دست حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ النورانی کے متعلق پھلائی گئی غلط فہمی اور وہابیانہ چالاکی کا تجزیہ کر لیتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ وہ مسائل وہابیہ کی تائید میں ہیں۔ لا حول ولا قوۃ!۔

انسان کو جھوٹ بولتے وقت غضب خداوندی اور عذاب قبر کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیے، اور خصوصاً بزرگان دین کو بہتان، الزام اور کذب بیانی کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے، حضرت غوث پاک علیہ الرحمہ اور ”وہابی عقائد“ دو متضاد و مخالف اور متعارض چیزیں ہیں، جن کی حقیقت ہمارے پیش کردہ حقائق سے واضح ہو چکی ہے، اس کی ایک آدھ مثال مزید حاضر ہے:

۵..... فتوح الغیب کے مقالہ نمبر ۵۶ میں ہے (مقام قرب کے بعد) بندہ اللہ کے ارادے سے ارادہ کرتا ہے اور اس کی تدبیر سے تدبیر کرتا ہے۔

۵..... مقالہ نمبر ۶ میں ہے: دست قدرت تجھ پر تصرف کرے گا۔ اللہ کا فعل تجھ میں جاری ہوگا۔

۵..... مقالہ نمبر ۶ میں واضح نہیں ہے کہ تجھے کن فیکون (تکوین و تدبیر) کا مقام دیا جائے گا

○..... مقالہ نمبر ۴۰ میں بتایا کہ بندہ کلی طور پر قدرت الہی (کا مظہر) ہو جاتا ہے۔

○..... مقالہ نمبر ۱۳ میں موجود ہے کہ بندہ مقام تکوین پر فائز ہوتا ہے پھر وہ جو کہتا ہے

ہو جاتا ہے۔

○..... الفتح الربانی مجلس نمبر ۶۲ میں ہے: اللہ والے..... جب کسی پر نظر اور توجہ ڈالتے ہیں

تو اس کو زندہ کر دیتے ہیں۔

یعنی اسے خلق و ایجاد کی طاقت مل جاتی ہے وہ مدبر و متصرف ہوتا ہے۔ جبکہ ثناء اللہ امر تیری

نے ایسے عقیدے والے کو مشرک کہتے ہوئے لکھا ہے: جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی نبی یا

ولی زندہ کرنے یا مارنے میں کسی قدر بھی دخل رکھتا ہے تو ہمارے نزدیک وہ مشرک ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۱۶)

بتائیے! حضرت شیخ آپ کے مؤید ہیں یا آپ کے نزدیک پکے مشرک؟۔

دوسری مثال دیکھیے! حضرت شیخ نے جگہ جگہ اولیاء کرام کے متعلق لکھا ہے کہ وہ تمام

کائنات میں تصرف کرنے والے، شہروں اور بندوں کے نگہبان و محافظ، ہر بھلائی نافذ

کرنے والے ہیں۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴، ۱۰، ۷۲ وغیرہ)

تصرفات میں بہت طاقت ور، باندھنا اور کھولنا (تمام انتظامات) ان کے حوالے کر دیا

ہے، ولی مخلوق کے بوجھ اٹھالیتا ہے (تکلیفیں دور اور مشکلیں حل کرتا ہے) ان کا دلوں پر

قبضہ اور وہ ممالک و باشندگان زمین کے رکھوالے ہوتے ہیں، انہیں حاکم، مانع، معطی وغیرہ

بنا دیا جاتا ہے۔ ہر شے پر ان کا قبضہ وہ مخلوق پر حکومت کرتے ہیں ملاحظہ ہو! الفتح الربانی

مجلس نمبر ۵، ۲۰، ۲۲، ۴۵، ۴۶ وغیرہ۔ جس سے واضح ہے کہ ان کے نزدیک اولیاء

حاجتیں پوری کرتے ہیں، تکلیفیں دور کرتے ہیں اور آفات و بلیات روکتے ہیں۔ جبکہ ثناء اللہ امرتسری وہابی نے اسے بھی واضح طور پر شرک لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۱۷۔

اب آئیے! ان کے اس دھوکے کی طرف کہ پہلے وہ دعویٰ کرتے نہیں شرماتے کہ حضرت شیخ ان کے مسائل کی تائید کرتے ہیں اور جب مثال دینے کی باری آئی تو صرف ”آمین اور رفع یدین“ کو ذکر کیا، حالانکہ اگر انہوں نے واقعی الغنیہ دیکھی ہے (ابراہیم سیالکوٹی کی طرح ترجمہ و نام سننے تک ہی نہیں رہے) تو وہ کسی ماہر سے دوبارہ پڑھ لیتے تو انہیں الغنیہ اور وہابیہ کے موقف میں کھلا تضاد دکھائی دیتا۔ کیونکہ الغنیہ میں آمین بالجہر کو سنت نہیں لکھا اور اسی طرح رفع یدین کو بھی فرض قرار نہیں دیا۔

امرتسری وہابی نے ایک جگہ ترنگ میں آکریوں بھی کذب و افتراء کیا کہ ”ہمارے پہلے گواہ حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی ہیں، حضرت مدوح نے جو طریقہ نماز غنیہ میں لکھا ہے ہماری نماز بالکل اس کا نمونہ ہے“۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۱۸)

سراسر جھوٹ ہے اول تو کسی ”عدالت وہابیہ“ میں جا کر حضرت شیخ قدس سرہ نے وہابیوں کے مذہب کی حمایت نہیں کی، ہاں وہابیوں نے شیخ کے عقائد و نظریات کو شرکیہ و کفریہ ضرور لکھا ہے۔ مثالیں گزر چکی ہیں۔

دوسرے الغنیہ اور وہابیہ کا طریقہ نماز متضاد و متعارض ہیں، کیونکہ الغنیہ میں

○..... رفع یدین کو فرض واجب حتیٰ کہ سنت بھی نہیں لکھا، جبکہ وہابی فرض تک بھی کہہ دیتے ہیں۔ (نور العینین ص ۲۳۴)

○..... الغنیہ میں آمین بالجہر کو سنت نہیں کہا۔ جبکہ وہابی اسے سنت کہتے ہیں۔

○..... وہاں مقتدی کو قرأت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جبکہ وہابی اس کے مخالف ہیں۔

(الہدیت کا مذہب ص ۴۹)

○..... وہاں ناف پر ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے، لیکن وہابی سینے پر ہاتھ باندھنے پر زور دیتے ہیں۔

○..... وہاں دوسری طرف سلام پھیرنا ضعیف کہا گیا، لیکن وہابی دونوں طرف سلام کے قائل ہیں۔

علاوہ ازیں اور بھی ایسے مسائل ہیں جن سے واضح ہے کہ الغنیہ اور وہابیہ آپس میں مخالف و متعارض ہیں۔

عبداللہ روپڑی کی غلط بیانی:

روپڑی وہابی نے لکھا ہے: شاہ عبدالقادر گویا حنبلی کہنا غلطی ہے امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ولی مقلد نہیں ہوتا علاوہ ازیں وہ دو اماموں کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ تقلید شخصی کے قائل نہیں تھے بلکہ دلیل کی رو سے جس کا مذہب راجح پاتے اس پر فتویٰ دیتے اور امام احمد کے مذہب پر خاتمہ کا یہ مطلب ہے کہ اہل حدیث کے مذہب پر خاتمہ کر کیونکہ امام احمد کا مذہب اوروں کی نسبت قرآن و حدیث کے زیادہ قریب ہے نیز وہ اصل الہدیت تھے اس لیے شاہ ولی اللہ نے انصاف میں ان کو محقق اہلسنت شمار کیا۔

(فتاویٰ الہدیت ج ۱ ص ۴۱)

شاہ ولی اللہ نے جو لکھا وہ انصاف سے لکھا ہے لیکن آپ نے ضرور نا انصافی سے

کام لیا ہے کیونکہ ”محقق اہلسنت“ کا یہ معنی نہیں ہے کہ وہ تقلید کے مخالف ہو اور پھر یہ بتائیے کہ کیا انہیں قرآن و حدیث کا نام نہیں آتا تھا، انہوں نے سیدھا یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یا اللہ! ہمیں قرآن و سنت پر موت دے، امام احمد کے مذہب پر خاتمہ کی دعا کیوں مانگی۔ بات بالکل واضح ہے کہ وہ حنبلی تھے اس لیے مذہب حنبلی پر خاتمہ کی دعا مانگ رہے ہیں، باقی رہا کہ ولی مقلد نہیں ہوتا اور مذہبوں پر فتویٰ دینے والی بات۔ تو وہ سراسر باطل ہے کیونکہ اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا، جب حضرت جیلانی اپنی زبان سے مذہب حنبلی کا دم بھرتے ہیں تو آپ کو بلا وجہ ”گواہ چست“ نہیں بنانا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ مبشر لاہوری کو بھی لکھنا پڑا کہ ”خود شیخ کے درج ذیل اقتباسات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے“۔ مبشر لاہوری نے امام شعرانی کی بات کو بھی مرجوح ثابت کیا ہے ملاحظہ ہو! غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۷، ۲۸۔

عبدالمنان وزیر آبادی کا دھوکہ:

وہابیوں کے ”استاذ پنجاب“ عبدالمنان وزیر آبادی نے ایک سنی مسلمان کو دھوکہ دے کر وہابی بنایا، جسے انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ: میں ان کی باتیں سنتا رہا اور آخر میں کہا: خان صاحب آپ کس سلسلے میں داخل ہیں؟ اور کیا مذہب رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ”میں قادری ہوں اور پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں اور مذہب حنفی رکھتا ہوں“ میں نے عرض کی ”پیر صاحب نے کوئی کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے“ کہنے لگے ہاں! غنیۃ الطالبین میں نے کہا ”اگر پیر صاحب غنیۃ الطالبین میں ان افعال (آمین اور رفع یدین) کو سنت قرار دیا ہو تو پھر؟“ کہنے لگے پھر مان جائیں گے، میں نے کہا یہ کیا

بات ہوئی کہ پھر مان جائیں گے آپ اقرار کیجئے کہ پھر ہم بھی یہ کام، آمین بلند آواز سے کہنا اور رفع یدین کرنا شروع کر دیں گے چنانچہ اس نے اقرار کر لیا اور کہا اچھا کتاب لاؤ اور دکھاؤ

میں نے کہا کتاب اس وقت میرے پاس کہاں ہے تم کتاب پیدا کرو۔ میں مسئلہ نکال کر دکھا دوں گا۔ چنانچہ کتاب لائی گئی اور میں نے تمام جماعت کے سامنے ان کو وہ جگہ بتادی جہاں یہ مسئلہ درج تھا اور اس کی عربی عبارت کی تشریح بھی کر دی تو خاں صاحب نے کتاب اور عربی عبارت کو اچھی طرح دیکھ بھال کر اپنے اطمینان کا اظہار کیا اور اپنے رفقاء و احباب سمیت اہل حدیث ہو گیا۔ (عبدالمنان ص ۳۴)

اس اقتباس کو ایک بار پھر پڑھ لیجئے اور فیصلہ کیجئے کہ ایک ناخواندہ اور عربی سے نا بلد شخص نے عربی عبارت کو کیسے اچھی طرح دیکھ بھال لیا، اور اطمینان کا اظہار کیا۔ ظاہر یہی ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے عبدالمنان نجدی کی ”مولویانہ“ صورت دیکھ کر یقین کر لیا ہوگا کہ ٹھیک ہی کہتے ہوں گے۔ ان بے چاروں کو کیا پتہ کہ یہ وہابی لوگ بزرگوں کے نام پر بھی دھوکہ و فریب اور کذب بیانی سے کام لیتے ہیں، وہابی حضرات جن لوگوں کے متعلق شور و غوغا کرتے ہیں کہ وہ پہلے حنفی تھے، بعد میں وہابی ہو گئے، یقیناً انہیں بھی ایسے ہی دھوکوں اور فریب کاریوں سے گمراہ کیا ہوگا (راقم الحروف کے پاس اس کے کئی ثبوت بھی ہیں) ہم دنیاے وہابیت کو دو ٹوک چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ”غنیۃ الطالبین“ کی وہ عبارت پیش کریں جس میں صریح طور پر لکھا ہو کہ ”آمین بالجہر اور رفع یدین سنت ہے“ اور ”ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی“۔

حقیقت یہی ہے کہ عبدالمنان وہابی نے نہایت ہی غلط انداز میں ان لوگوں کو ورغلا یا، ورنہ وہاں کوئی سنی عالم ہوتا تو ان کی مکاری کو طشت از بام کرتے ہوئے بتا دیتا کہ الغنیہ میں ان باتوں کو ہرگز ہرگز سنت نہیں لکھا، وہاں پر آہستہ آہستہ آمین کا بھی ذکر ہے اور واضح طور پر لکھا ہے کہ ایسے افعال نہ کرنے پر نماز میں نقص نہیں آتا۔ اصل عبارت گزر چکی ہیں۔ اسے ملاحظہ فرما کرو وہابیوں کے مکروہ دھندے کو دیکھا جاسکتا ہے۔

صادق سیالکوٹی وہابی کی فریب کاریوں کا محاسبہ:

مجدی سیالکوٹی مذکور نے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کے عقائد و نظریات پر مشتمل ایک کتابچہ بنام ”ارشادات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ“ ترتیب دیا ہے اور دھوکہ و فریب، تحریف و خیانت اور غلط بیانی و تلبیس کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور اپنے نام کے برعکس کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ہر ناروا طریقہ سے سادہ لوح حضرات کو ورغلا نے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم سطور ذیل میں ان کی فریب کاریوں کا محاسبہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ حق و باطل کا امتیاز ہو سکے۔ واللہ ولی التوفیق

حضرت شیخ اور آپ کی تعلیمات:

سیالکوٹی وہابی نے حضرت شیخ قدس سرہ کے مقام و مرتبہ اور آپ کی تعلیمات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے لکھا ہے: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ”بہت بڑے عالم باعمل اور ولی اللہ گذرے ہیں، مسلمانوں کو جہاں ان سے بڑی عقیدت اور ارادت ہے، وہاں ان کی تعلیمات سے یکسر بیگانہ ہیں۔ (ص ۱)

آپ نے..... ساری زندگی قرآن و حدیث کے مطابق گذاری، مسند ارشاد پر بیٹھ کر سنت

کی شراب طہور ہی لوگوں کو پلاتے رہے، راہ رسول ہی دکھاتے رہے۔ (ص ۴)

حضرت شاہ جیلانیؒ کے متعلق جب یہ بات ثابت ہے کہ وہ بڑے نیک صالح، باخدا اور برگزیدہ انسان تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کتاب و سنت پر عمل کرنے اور دین اسلام کی اشاعت کے لیے وقف کر رکھی تھی تو ہمیں بھی چاہیے کہ ان کی مانند عمل کریں (ص ۵، ۶)

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے شاہ جیلانیؒ کی مسنون حیات سے کچھ سبق نہیں سیکھا، ان کی روش اختیار نہیں کی، ان کی مذہبی زندگی کو نہیں اپنایا۔ (ص ۶)

افسوس جن کاموں کو شاہ جیلانیؒ نے کیا اور کرنے کو کہا۔ ہم ان کے نزدیک نہ گئے اور جن کاموں سے حضرت شیخؒ نے بہ سختی تمام منع کیا تھا وہ کر رہے ہیں۔ (ص ۷)

شاہ جیلانیؒ نے جو تبلیغ مسلمانوں میں کی ہے جو عقائد انہوں نے طالبین کو تعلیم

فرمائے..... افسوس، سادہ دل مسلمان ان تمام باتوں سے نا آشنا ہیں۔ (ص ۸)

آپ کی خدمت میں ہماری پر خلوص درخواست ہے کہ خلوص، لٹہیت، تقویٰ اور انصاف کے جذبہ کے ماتحت اس کا مطالعہ کریں اور سوچیں کہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کی

تعلیمات اور ملفوظات کیا ہیں؟ اور آپ کو اعراس و محافل اور مساجد میں کیا سنایا جاتا ہے؟ خود تحقیق کریں۔ (ص ۸۰)

قارئین کرام کو یہ چند اقتباسات پڑھنے کی تکلیف اس لیے دی گئی ہے تاکہ

انہیں اندازہ ہو جائے کہ وہابی سیالکوٹی نے کس مصنوعی درد و سوز کے ساتھ عوام الناس کو جھنڈا اور کس قدر جعلی افسوس کے ساتھ یہ باور کرایا ہے کہ آج حضرت شیخ علیہ الرحمہ کی

تعلیمات کی مخالفت ہو رہی ہے، ان کے عقائد و نظریات کو ترک کر دیا گیا اور صادق

سیالکوٹی وہابی نے بڑی محنت کے ساتھ اس رسالہ میں اصل تعلیمات جمع کی ہیں۔ لیکن آپ لوگ فرطہ حیرت میں گم ہو جائیں گے جب آپ کے سامنے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا جائے گا کہ صادق سیالکوٹی عیذات خود، جان بوجھ کر آپ کی تعلیمات کو مسخ کر دیا، آپ کے عقائد کو مشرکانہ اور کافرانہ ثابت کیا، آپ کی ذات پر بہتان بازی، الزام تراشی اور دروغ گوئی سے بھی نہ شرمایا، حتیٰ کہ اپنا الوسیدھا کرنے کی خاطر عبارات میں بھی تحریف کی اور معافی تک بدل ڈالے تاکہ کسی طرح اپنے ”استاذ عبدالمنان“ کی سنت پر عمل کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں، اس سلسلے میں صادق سیالکوٹی نے ایک خیر خواہ، ہمدرد اور محسن کا روپ دھارا تاکہ لوگوں کے ایمان کو لوٹنا آسان ہو جائے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کے عقائد و نظریات وہابیوں کے نزدیک کفر، شرک، بے دینی، گمراہی اور بدعت پر مبنی ہیں جس کی متعدد مثالیں ہم گذشتہ صفحات میں دے چکے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہابیوں کو شیخ کی عبارات میں تحریف و خیانت سے کام لینا پڑتا ہے اگر وہ اصل عبارات پیش کر دیں تو ان کا دھرم زمین دوز ہو جائے۔

آئیے صادق سیالکوٹی کے بلند بانگ دعوؤں کو حقائق کے اجالے میں لے چلیں تاکہ ان کے مکرو فریب کے تار و پود واضح طور پر بکھرتے نظر آئیں۔ اور حضرت شیخ کی تعلیمات روز روشن کی طرح نمایاں ہو جائیں!

نوٹ: ہم سیالکوٹی و جل کے جواب میں الغنیہ اور دیگر کتب کے مضامین پیش کر کے فیصلہ قارئین پر چھوڑیں گے تاکہ وہ خود دیکھ لیں کہ صادق سیالکوٹی وہابی کے اس جملے کی کیا

حقیقت ہے کہ ”پھر کس نے مانا حضرت پیر کو؟ آپ نے یا اہل حدیث نے“۔

یہ حقائق ہیں تماشا لے لب بام نہیں:

سیالکوٹی وہابی نے آغاز میں ایک شعر لکھا کہ زندگی عمل سے بنتی ہے اور جنت و جہنم کا فیصلہ عمل پر ہوتا ہے جبکہ حدیث پاک میں ہے کہ جنت میں عمل نہیں خدا کے فضل سے داخلہ ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو! مسلم ج ۲ ص ۷۷۷۔

گویا ابتداء ہی خلاف شرع کی، اب اندازہ کریں کہ جن کی ابتداء ہی اسلام کے خلاف ہوا انہوں نے بعد میں شریعت کا مذاق کس قدر اڑایا ہوگا۔

۱..... ”توحید ایزدی“ (ص ۱۰) کے عنوان سے حضرت شیخ کی تعلیمات کو پیش کرنے کی وہابیانہ کوشش کا آغاز کیا، لیکن وہ اتنا بتانا بھول گئے کہ ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین میں کس نے اس کا انکار کیا ہے۔ اور توحید کو بنیاد نہیں تسلیم کیا۔

۲..... ”تمام حاجتیں اللہ ہی سے چاہو“ (ص ۱۱) کے تحت یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ اہلسنت نے اس کی مخالفت کی لیکن بریکٹ میں ”فوق الاسباب طور پر“ کی قید لگا کر خود اس کے مخالف بن گئے اور بتا دیا کہ وہ خود بھی فرمان غوث سے متفق نہیں، کیونکہ خود انہیں بھی مخلوق سے اپنی حاجت و ضرورت پوری کرانے کا موقع ملتا رہتا ہے اور اگر وہ کہیں کہ ہم فوق الاسباب کسی سے حاجت طلب نہیں کرتے تو عرض ہے کہ اہلسنت بھی اولیاء و انبیاء کرام کو درحقیقت تحت الاسباب (روحانی طاقتوں کے ذریعے) ہی اسی کا حقدار سمجھتے ہیں، وہ بظاہر ما فوق الاسباب ہوتا ہے۔ لیکن اس تقسیم کا کیا ثبوت ہے؟ باقی خود حضرت شیخ بھی فرماتے ہیں کہ اولیاء ہر بھلائی نافذ کرتے ہیں، کائنات کے نگہبان اور محافظ ہوتے

ہیں، ہر شے پر ان کا قبضہ ہوتا ہے اور وہ عطا کرنے والے ہوتے ہیں ملاحظہ ہو! فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴، ۱۰، ۷۲، الفتح الربانی مجلس نمبر ۵۷، ۲۰، ۲۲، وغیرہ۔

مذکورہ عبارت کا حقیقی مفہوم یہی ہے کہ کسی کو الہ سمجھ کو اس سے حاجتیں طلب نہ کرو۔

۳..... ”غیر اللہ کے آگے نہ جھکو“ (ص ۱۲) کا عنوان قائم کر کے اس کا مفہوم یوں بگاڑا کہ اس کا معنی ہے ”خدا کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کرنا“ حالانکہ عبارت اپنے مفہوم میں واضح ہے، اور کوئی سنی نہ غیر اللہ کے آگے جھکتا ہے اور نہ شرک کرتا ہے۔

اس عنوان کے تحت سیالکوٹی مجددی نے یہ جھوٹ بھی بولا ہے کہ ”مریدوں کا یہ حال ہے کہ وہ حضرت شیخ کو خدا کی صفات، تصرفات اور اس کے اختیارات میں شریک بنا کر ان کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ بغداد کی طرف منہ کر کے صلوٰۃ الغوشیہ پڑھتے ہیں۔ (ص ۱۲) لعنة الله على الكاذبين۔

نہ اہلسنت کسی کو خدا کا شریک بناتے اور نہ ہی بغداد کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، سیالکوٹی کو موت، قبر اور عذاب آخرت کچھ بھی یاد نہیں، اتنا بڑا بہتان اور دلیل کوئی بھی نہیں دی۔

۴..... ”خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں“ (ص ۱۳) ظاہر ہے کہ حقیقی مددگار تو صرف اللہ ہی ہے باقی رہا مجازی تو حضرت شیخ فرماتے ہیں: ہر فن کے متعلق اس کے ماہرین سے مدد مانگو، یہ عبادت بھی ایک فن ہے اور اس کے اچھے ماہر اعمال میں اخلاص والے لوگ ہیں (لہذا انہیں مددگار بنا لو)۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۶۲)

۵..... ”خدا ہی کو پکارنے سے رنج دور ہوتے ہیں“ (ص ۱۳) بالکل ٹھیک ہے، لیکن اولیاء

کو بھی اختیار دیا جاتا ہے، آپ فرماتے ہیں: ولی بھی نگہبان، حفاظت کرنے والا اور مضبوط پناہ گاہ ہوتا ہے۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۲)

بتائیے! آپ کی اصل تعلیم کو کس نے اپنایا، ہم نے یا وہابیوں نے؟

۶..... ”ولی رازوں کو خدا ہی جانتا ہے“ (ص ۱۴) بالکل درست ہے۔ لیکن الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ میں ہے: اللہ تعالیٰ ولیوں کو دلوں کے بھیدوں اور نیتوں کی اطلاع دے دیتا ہے کیونکہ اس نے ان کو دلوں کے راز دان بنا دیا ہے۔

بولیے! کیا آپ اسے بھی مانتے ہیں یا شرک جانتے ہیں۔ بتائیے غدار کون ہے؟

۷..... ”سوائے خدا کے کوئی نافع و ضار نہیں“ (ص ۱۵) صحیح ہے حقیقی طور پر اللہ ہی نافع و ضار ہے لیکن مجازی طور پر، مخلوق بھی نفع و ضرر دیتی ہے، جیسے خود سیا لکوٹی وہابی نے بھی بریکٹ لگا کر ”ما فوق الاسباب طریق سے“ کے جملہ سے مان کر بتایا کہ انہیں بھی مذکورہ جملے سے مکمل اتفاق نہیں، حضرت غوث فرماتے ہیں، اے اللہ ہمیں ایک دوسرے سے نفع دے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۱۱)

بتائیے! حضرت شیخ کے نام کو کس نے بیچا؟

۸..... ”مرادیں خدا برلاتا ہے“ (ص ۱۹) اگر وہابی سیا لکوٹی کا اس پر غیر مشروط ایمان ہے تو اس نے بریکٹ میں یہ کیوں لکھا ”نبی، ولی، بزرگ، شہید، ما فوق الاسباب“ مرادیں پوری کرنے والا اور مصائب ٹالنے والا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہابی خود بھی ان تعلیمات کو اسی طرح نہیں مانتے جس طرح لوگوں کو ماننے کی دعوت دیتے ہیں، مرادیں حقیقی طور پر خدا ہی برلاتا ہے لیکن مجازی طور پر ولی بھی، حضرت شیخ فرماتے ہیں اولیاء ہر بھلائی نافذ

کرتے ہیں، مکمل انتظام ان کے ہاتھ میں ہے۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۷۲، الفتح الربانی مجلس نمبر ۱۴)

۹..... ”رزق خدا تقسیم کرتا ہے“ (ص ۲۰) درست ہے۔ آپ کو کس نے کہا کہ رزق خدا نہیں دیتا، لیکن یہ بھی تو دیکھیے! حضرت شیخ فرماتے ہیں: اولیائی، اللہ تعالیٰ کے نائب، سفیر اور بھلائی دینے والے ہیں۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۷۲)

ولی ہر چیز کے مالک ہوتے ہیں۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۲۲)

۱۰..... ”کوئی غیب نہیں جانتا“ (ص ۲۱) آپ نے خود مان لیا کہ اس کا یہی مطلب ہے کہ از خود نہیں جانتا۔ باقی رہا خدا کی عطا سے تو خود ہی لکھ دیا ”اس کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا، جتنا علم غیب چاہے بتائے، انبیاء کو جتنا چاہا بتایا“۔ (ص ۲۳)

بتائیے! اگر ہم نے حضرت شیخ کی تعلیمات کو نہیں اپنایا تو آپ نے بھی تو اس کی مخالفت کر ڈالی ہے ناں!، پھر ہم پر لال پیلے کیوں ہوتے ہو، محض قلبی عداوت یا ازلی شقاوت کی وجہ سے؟، جبکہ الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ پر واضح لکھا ہے کہ (ولی) دنیا و آخرت کی ہر چیز دیکھ لیتا ہے، ایسے ہی ج ۲ ص ۱۶۰ پر بھی لکھا ہے کہ بندہ گذشتہ اور آئندہ کی باتیں جانتا ہے۔

بولیے! منکر کون، وہابی یا سنی؟۔ جھوٹا کون، ہم یا تم؟۔

۱۱..... ”خدا کے سوا کوئی غوث نہیں“ (ص ۲۳) یہ الغنیہ کی کسی عبارت کا ترجمہ نہیں بلکہ وہابی بغض و عناد کا نتیجہ ہے۔ عبارت کا تو صرف یہ مطلب ہے کہ اللہ کی برابری والے نام حرام ہیں۔ غوث اعظم کا لفظ الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱ پر بھی موجود ہے اور حضرت شیخ فرماتے ہیں: ہر بندہ غوث بن سکتا ہے۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۶)

سیالکوٹی نجدی نے یہاں نہایت گھٹیا انداز میں کہا کہ حضور، صحابہ کوئی غوث نہیں امتی کو غوث کہہ کر نبی سے بڑھا دیا یہ رسول کی عزت نہیں، (ص ۲۴) دیکھ لیں کہ اگر وہابی اپنے فتوے میں سچے ہیں تو خود حضرت شیخ نے یہ کام کیا۔ لگائیے فتویٰ ان کی ذات پر، اگر غیرت ایمانی کا جنازہ نہیں نکل چکا تو!

۱۲..... ”قبروں کو چومنے کی ممانعت“ (ص ۲۵) پہلے یہ تو بتائیے کہ یہ بات قرآن وحدیث کی ہے یا الغنیہ کی؟ الغنیہ ہمارے نزدیک حجت نہیں اور قرآن وحدیث نے اسے روکا نہیں، ویسے بھی ہمارے نزدیک بھی نہ چومنا ہی احوط ہے لیکن آپ نے بے دلیل بات مان کر تقلید کے شرک کا جرم کر ڈالا ہے۔ فیصلہ کھینچئے مشرک کون ہے؟۔

۱۳..... ”قبروں پر سجدے کی ممانعت“ (ص ۲۵) ہمارے خلاف پھیلائی گئی غلط فہمی باطل ہے، ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ وہابی بہتان باز اور کذاب ہیں۔

۱۴..... ”تصرف اولیاء اللہ کا ابطال“ (ص ۲۶) تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ کوئی شک نہیں لیکن اس نے بندوں کو بھی تصرف کا اختیار دیا ہے ملاحظہ ہو! حضرت شیخ کی طرف منسوب الغنیہ مترجم ص ۲۵۸ میں ہے ”اللہ تعالیٰ نے انہیں کائنات کی مصلحت (تصرف وتدبر) اور لوگوں کے لیے باعث رحمت پیدا فرمایا ہے (ترجمہ مبشر حسین لاہوری)

مزید لکھا ہے: تمام تصرفات میں وہ لوگ کس قدر طاقت ور ہیں۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۵) وہ دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ (ایضاً مجلس نمبر ۳۴)

۱۵..... ”روحیں دنیا میں نہیں لوٹتیں“ (ص ۲۹) اگر یہ عقیدہ صرف رافضیوں کا ہے تو ہم پر برسنے کی بجائے حضرت شیخ کی ہی سن لیں! وہ کہتے ”اللہ تعالیٰ کے عارف دنیا و آخرت

کے بادشاہ ہیں۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۶۲) وہ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتے ہیں (مجلس نمبر ۲۸) کبھی مخلوق کی طرف آتا ہے اور کبھی خالق کی طرف (مجلس نمبر ۵۰) حق تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت پر اس کو اختیار دیتا ہے (مجلس نمبر ۲۲) وہ اولیاء زمین میں الیاس و خضر کی طرح بلا موت زندگی گزارتے ہیں، کئی زمین میں چھپے ہیں، لوگوں کو دیکھتے ہیں، نظر نہیں آتے (مجلس نمبر ۶۲) یعنی دوبارہ آنا تو ایک طرف وہ مرتے ہی نہیں، زندہ ہی ہوتے ہیں۔

بتائیے! یہ عقیدہ وہابیوں کے نزدیک کس درجہ کا شرک و کفر ہے؟۔

۱۶..... ”انبیاء خدا کے حضور محتاج ہیں“ (ص ۳۰) کس نے کہا کہ وہ محتاج نہیں، اللہ ہی ان کی ضروریات کا کفیل ہے اور وہ انہیں تصرف و تدبیر کا مقام و مرتبہ عطا کرتا ہے۔
۱۷..... ”غیر اللہ کے لیے مت ہل“ (ص ۳۰) قسم اٹھائیے! کہ آپ کبھی کسی کے لیے نہیں ہلے، ہم پر الزامات بکواس ہے۔ عبارت کا مطلب عبادت کے لیے ہلنا ہے۔

۱۸..... ”تصور شیخ کی حرمت“ (ص ۳۱) دل میں بطور الہ کوئی نہ ہو، اللہ کے علاوہ رسول کی محبت بھی تو ضروری ہے؟ اس کا مقام کیا ہے، دل ہی، آپ کے دل میں نجانے کیا کچھ رہتا ہے، الغنیہ میں واضح لکھا ہے کہ ظاہر اور باطن (دل) سے شیخ کا ادب کرے اور توجہ چاہے (ماخوذ، ص ۶۱۰، ۶۱۱ ترجمہ مبشر لاہوری)

۱۹..... ”بھلائی اللہ ہی لاتا ہے“ (ص ۳۱) بالکل! حقیقی طور پر یہ کام اسی کا ہے، لیکن اس کی عطا سے اولیاء بھی بھلائی دیتے ہیں ملاحظہ ہو! فتوح الغیب مقالہ نمبر ۷۲۔

۲۰..... ”مشکل کشا خدا ہی ہے“ (ص ۳۱) ضرور، لیکن حقیقی طور پر، کیونکہ مجازی طور پر

بندہ بھی پناہ گاہ اور حفاظت کرتا ہے (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۲۹) مخلوق کا بوجھ (مشکلات) اٹھا لیتا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۲۰)

۲۱..... واسطہ وسیلہ کی ممانعت (ص ۳۱) چلیں خود غنیۃ الطالبین ہی کی مان لیں لکھا ہے: آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگے (ج ۱ ص ۱۸۸)، بحق نبی کہہ کہ دعا کرے (ج ۱ ص ۱۲) (زاہد، صالح، علمائی، فضل اور دین والوں کا وسیلہ پیش کرنا، مستحب ہے۔ (ج ۲ ص ۱۲۸) پچپانے منکر کون ہے؟

۲۲..... غوث اللہ ہی ہے (ص ۳۳) دوبارہ جھوٹ بولا ہے، حضرت شیخ ہر بندہ کو غوث بنانے کا طریقہ بتاتے ہیں (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۶) آپ دجل کیوں کرتے ہیں؟ ۲۳..... رازق اور مددگار اللہ کو مانو (ص ۳۳) کوئی سنی مسلمان انکار نہیں کرتا، لیکن آپ حضرت شیخ کے اس فرمان کے منکر ہیں کہ ہر انتظام ولیوں کے ہاتھ میں ہے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۱۴)

۲۴..... سچے مریدوں کو ارشاد (ص ۳۳) سچے مرید یعنی سنی آپ کے ارشاد کے مطابق حقیقی حاجت روا اور معطی اللہ کو ہی مانتے ہیں اور اسکی عطا سے ولیوں کو بھی سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! الفتح الربانی مجلس نمبر ۴۵۔

آپ اس کے منکر ہیں، معلوم ہوا آپ صادق نہیں کاذب ہیں شیخ صاحب کے نام کو بیچ کھاتے ہیں۔ ان کے نام پر اپنے پیٹ کے جہنم کو بھر رہے ہیں۔

۲۵..... مخلوق سے امید رکھنا کیسا ہے (ص ۳۸) اگر بندہ سمجھ کر رکھی جائے تو درست ہے خدا سمجھ کر نہیں، بندے باذن اللہ ہر شے پر قبضہ رکھتے ہیں (الفتح الربانی مجلس نمبر ۴۶)

پیش کی گئی عبارت میں ”مثلاً“ لفظ نے بھی واضح کر دیا کہ اللہ کا شریک سمجھ کر امید رکھنا غلط ہے اور یہی عقیدہ ہمارا ہے۔

۲۶..... اسلام، قرآن اور حدیث ہی ہے (ص ۴۷) کیا اجماع امت، قیاس شرعی کو ماننا کفر ہے، اولوالامر کی اتباع بھی قرآن نے بتائی ہے۔ آپ تو قرآن کے بھی منکر ہیں۔ خود حضرت شیخ نے فرمایا: سلف صالحین کے مذہب کو لازم پکڑو۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۱۰) عام علماء کی متفقہ رائے کا پابند ہو (ایضاً مجلس نمبر ۵۵) ولیوں کی باتیں وحی کی طرح ہیں۔ (مجلس نمبر ۵۶)

۲۷..... قرآن اور حدیث کو مضبوط تھام لو (ص ۴۸) قرآن و حدیث نے ہی اولوالامر اور صالحین کی معیت کا حکم دیا ہے۔ الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۵ میں ہے اپنے دینی معاملات فقہاء کے سپرد کر دو۔

۲۸..... قرآن اور حدیث کے ماسوا سے بہرے ہو جاؤ (ص ۴۹) لیکن ان امور میں جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوں، ورنہ حضرت شیخ کے موقف کے مطابق علماء و مشائخ کی باتیں وحی کی طرح ہیں۔

۲۹..... دین کی تکمیل (ص ۵۰) عبارت واضح ہے کہ اسلام میں اوامر و نواہی مکمل ہیں، انہیں اوامر سے تقلید شرعی بھی واضح ہے، اگر تقلید اور اقوال رجال تکمیل دین کے مخالف ہیں تو خود نجدیوں نے بھی تقلید مطلق کو مانا (ص ۵۹) اور اسی کتاب میں اقوال رجال پیش کیے ہیں، ملاحظہ ہو! صادق سیالکوٹی کا یہی کتابچہ۔ حضرت شیخ اقوال علماء کو وحی کی طرح بتاتے ہیں۔ صادق سیالکوٹی نے ”تقلید جامد“ کے رد پر زور دیا ہے۔

الحمد للہ اہلسنت کا دامن اس سے پاک ہے، ہاں وہابی اگر اس سے ملوث ہوں تو کہا نہیں جاسکتا۔

۳۰..... ”حدیث کے مقابلے میں قول امتی لینے والے گمراہ ہیں“ (ص ۵۱) بالکل ٹھیک ہے لیکن الغنیہ کی عبارت میں یہ جملہ نہیں ہے، اور نہ ہی اہلسنت اس کے حامی ہیں، الغنیہ میں لکھا ہے کہ صرف امام ابوحنیفہ کی تقلید میں (کوئی) عمل کرنا جائز ہے (ماخوذ ج ۱ ص ۵۳) بولے منکر کون ہے؟ آئینہ دیکھ کر بتائیے گا۔

۳۱..... حدیث کے سوا کسی کا قول دلیل نہیں (ص ۵۳) یہ الغنیہ کی کسی عبارت کا ترجمہ نہیں، وہابی نہ تحریف ہے عبارت میں دلیل یعنی رہنما کا ذکر ہے اور معنی یہ ہے کہ اصل مددگار اللہ اور (مخلوق میں) پہلے رہنما رسول اللہ ہیں، ورنہ حضرت شیخ اقوال صلحاء کو وحی کی مثل قرار دیتے ہیں۔ سمجھ گئے کہ دجال کون ہے؟

۳۲..... دین میں رائے کا فتنہ (ص ۵۴) ایسی رائے جو دین کی مخالفت میں ہو، ورنہ دیندار علماء کی رائے کی پابندی کا حکم خود حضرت شیخ نے دیا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۵۵) ۳۳..... شاہ جیلانی سے ابطال تقلید (ص ۵۵) پیش کی گئی عبارت میں باطل قال و قیل اور ہوس سے روکا ہے، ورنہ دو ٹوک تقلید کا اثبات تو خود الغنیہ ج ۱۲ ص ۵۳ میں ہے۔

۳۴..... رائے قیاس پر مت چلو (ص ۵۶) باطل رائے قیاس کی بات ہے، ورنہ علماء حق کی رائے اپنانے کا حکم حضرت جیلانی نے خود دے رکھا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۵۵)

۳۵..... تباہی اور بربادی کی راہ (ص ۵۶) قرآن و حدیث کے سوا سے تقلید شخصی مراد لینا خود الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۵ کی عبارت سے مردود ہے۔ اس عبارت کا اصل مطلب یہ ہے کہ

خلاف قرآن و سنت باتوں کی پیروی کرنا غلط ہے۔

مسائل نماز:

اس عنوان کے تحت بیان کیئے گئے مسائل کو ایک نمبر کے تحت ہی ذکر کرنا مناسب ہے کیونکہ وہ سب کے سب فقہ حنبلی کے مطابق ہیں اور الغنیہ میں دو ٹوک واضح کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مقلد اپنا کام کریں (ج ۱ ص ۵۳ ماخوذ) لہذا ہم یہاں نماز کے ہی مسائل بیان کریں گے جن پر وہابیوں کا عمل نہیں، اگر الغنیہ کے تمام مسائل قرآن و حدیث کے ہیں تو ان سے پوچھیں یہاں پر آپ کو کیوں سانپ سونگھ جاتا ہے مثلاً
ظ..... آمین بالجہر اور رفع یدین کو سنت نہیں لکھا، اور آمین آہستہ کہنا بھی بیان کیا۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۴)

ظ..... سینے پر ہاتھ باندھنے کا کوئی ذکر پوری الغنیہ میں نہیں، اس سلسلہ میں صادق سیالکوٹی نے تحریف بھی کی اور جھوٹ بھی بولا (ص ۶۲) اور اسے سنت بھی نہیں لکھا گیا۔
ظ..... مقتدی کے لیے واضح لکھا ہے کہ وہ خاموش رہے سورۃ فاتحہ نہ پڑھئے۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۳)

لیکن سیالکوٹی نے جھوٹ بولا کہ مقتدی، مسبوق اور منفرد پر فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

ظ..... نماز میں تورک کو بھی سنت نہیں لکھا گیا۔ یہ بھی جھوٹ بولا ہے۔

ظ..... ہاتھ اٹھا کر دعائوت ثابت کرنا بے دلیل ہے۔ سیالکوٹی نے تقلیدی شرک کیا ہے۔

ظ..... عیدین کی بارہ تکبیریں تو بتادیں لیکن اتنا بھی لکھ دیتے کہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۲۷ میں

عیدین کے لیے حاکم وقت کی اجازت شرط، وطن میں ہونا اور نمازیوں کی مخصوص تعداد بھی شرط ہے۔ ہر تکبیر کے بعد دعا بھی مذکور ہے، جن پر وہابیوں کا عمل نہیں۔

نماز ظہر کا اول وقت بتایا لیکن یہ چھپا لیا کہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۰۱ میں یہ بھی لکھا ہے کہ گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنی چاہیے۔

ظ..... نماز فجر اندھیرے میں پڑھنے پر بغلیں بجا ئیں جبکہ اسی جگہ نمازیوں کا خیال کرتے ہوئے روشنی میں پڑھنا افضل لکھا ہے (الغنیہ ج ۲ ص ۱۰۰) اس سے آنکھیں بند کر لیں۔

ظ..... ”شاہ جیلاں اور امام ابوحنیفہ (ص ۶۶)“ کے عنوان سے یہ ظاہر کیا کہ صاحب الغنیہ حضرت امام ابوحنیفہ کے مخالف ہیں، حالانکہ اسی جگہ دوسری روایت لکھ کر امام ابوحنیفہ کی پر زور تائید کر رکھی ہے۔ مزید اس کتاب کا عنوان ”سیدنا امام ابوحنیفہ سے عقیدت“ دیکھیے!..... اور سیالکوٹی مجددی کا یہ لکھنا کہ شاہ جیلاں ”کسی کے مقلد نہ تھے ص ۶۷ جھوٹ ہے، کیونکہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۰۰ میں اسی جگہ لکھا ہے وعن اماننا احمد رحمہ اللہ، یعنی ہمارے امام احمد ہیں۔

ظ..... ”غیر وقت میں ادا شدہ نماز“ (ص ۶۸) کا صاف معنی یہ ہے کہ وقت گزار کر نماز پڑھنا۔

ظ..... دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تو لکھ دیا اس کے ساتھ رفع یدین بھی مذکور ہے (الغنیہ ج ۱ ص ۱۱۴) جس سے واضح ہے کہ آپ بھی شیخ کو نہیں مانتے۔

ظ..... قومہ اور جلسہ اہلسنت کا معمول ہے، آپ کا تبصرہ باطل اور مردود ہے۔

ظ..... پیر مرید کے گھر سے نہ کھائے (ص ۷۲) کیا صادق سیالکوٹی اپنے مقتدی کے گھر

سے کھا سکتا ہے؟ اصل معنی تو آپ نے خود بتا دیا کہ پیشہ نہ بنائے ورنہ الغنیہ ج ۱ ص ۱۶۸ میں صاف لکھا ہے کہ مریدوں کے ہدیے، تحائف اور دعوت قبول کرنی چاہیے۔

ظ..... سفر میں نمازوں کو جمع کرنے پر خوش ہونے والوں کو اتنا بھی بتانا چاہیے تھا کہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۱ میں کم از کم سفر اڑتا لیس میل لکھا ہے، جسے وہابی نہیں مانتے اور نو میل کی رٹ لگاتے ہیں۔ کیونکہ حضرت شیخ کا یہ مطلب انہیں گوارا نہیں۔

ظ..... جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ لینے والوں کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۳، ۱۳۴ میں زبانی نیت کرنا، چوتھی تکبیر کے بعد دعا اور سلام ایک طرف کا ذکر ہے، لیکن وہابی اس پر عمل نہیں کرتے۔

ظ..... اکہری تکبیر پر زور دینے والوں کو اذان میں ”اللہ اکبر“ صرف دو بار کہنا چاہیے چونکہ الغنیہ ج ۱ ص ۳ میں یہی لکھا ہے۔

ظ..... اہلسنت ہی جنتی ہیں اور اہلحدیث سے مراد اہلسنت کے محدثین ہیں نہ کہ انگریز سے ”اہلحدیث“ نام الاٹ کرانے والے، جبکہ الغنیہ ج ۱ ص ۸۹ میں محمدی فرقے کو جہنمی فرقوں میں لکھا گیا ہے۔

ظ..... صادق سیالکوٹی نے اپنی کاوش کا اختتام اس بات پر کیا کہ بدعتی ”اہلحدیث“ کو برا بھلا کہتے ہیں اور تعصب کی بناء پر ان کے برے نام رکھتے ہیں اور پھر کہنے لگے ”جماعت اہلحدیث کو برا بھلا نہ کہیں کہ یہ جماعت خالص قرآن و حدیث سنانے والی ہے“ (ص ۷۹) حالانکہ الغنیہ میں محدثین کی بات ہے۔ انگریز سے نام الاٹ کرانے والے وہابیوں کی نہیں، حضرت شیخ تور ہے ایک طرف کسی بزرگ نے بھی وہابی مذہب کی حمایت

نہیں کی، جبکہ یہ دھرم انگریز کی پیدوار ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ وہابیوں نے اصل محدثین اور خود شاہ جیلانی کے نظریات کو کفر و شرک قرار دے کر اپنے بدعتی ہونے پر مہر لگا دی ہے۔

اکاذیب، تحریفات اور بہتانات:

صادق سیالکوٹی نے جگہ جگہ جھوٹ، تحریف اور بہتان بازی سے کام لیا ہے مختصراً

ملاحظہ ہو!

۱..... یہ جھوٹ بولا کہ ان کے نام کی نماز صلوٰۃ الغوشیہ پڑھی جاتی ہے۔ (ص ۷)

۲..... یہی جھوٹ ص ۱۲ پر بھی بولا کہ بغداد کی طرف منہ کر کے صلوٰۃ الغوشیہ پڑھتے ہیں۔

۳..... لکھا ہے جو عبادات کے کام صرف خدا ہی کے لیے خاص ہیں، وہ حضرت شیخ جیلانی

”کے لیے کرنے لگ گئے۔ (ص ۷) سراسر بہتان ہے، کسی سنی مسلمان نے ایسے شرک کا ارتکاب نہیں کیا۔

۴..... لکھا ہے: اسلام نام ہے قرآن و حدیث کا (ص ۸)

۵..... پھر کہا: دلیل اور حجت صرف قرآن اور حدیث ہی ہیں (ص ۹)

حالانکہ اجماع اور قیاس بھی دلیل ہیں۔

۶..... لکھا ہے: مریدوں کا یہ حال ہے کہ وہ حضرت شیخؒ کو خدا کی صفات، تصرفات اور اس

کے اختیارات میں شریک بنا کر ان کے آگے جھکے ہوئے ہیں (ص ۱۲) بکواس ہے

۷..... مزید کہا: کتب فقہ میں صلوٰۃ الغوشیہ کو کفر لکھا ہوا ہے اور کفر ہو کیوں نہ کہ اللہ کے سوا

ایک بندے کی نماز پڑھنا (ص ۱۲) لعنة الله على الكاذبین، کوئی سنی بندے کی نماز

نہیں پڑھتا۔ اور کسی جگہ بھی اصل صلوٰۃ الغوشیہ کو کفر نہیں لکھا۔

۸..... مدار السالکین جیسی غیر معتبر کتاب سے صلوٰۃ غوثیہ کو کفر لکھنا بھی بہتان ہے (ص ۱۲) نماز غوثیہ صرف خدا کی عبادت ہے اور بس!

۹..... صفحہ ۷۱ پر ختمات، درود وغیرہ کو ”خانہ ساز مسائل“ کا عنوان دے کر ”اکل و شرب“ کے زمرے میں رکھا جبکہ وہابیوں کے، مدرسے، جلسے، محفلیں، کتب سب کے سب آمدنی کی ذرائع ہیں، یہ بزرگوں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے نام کو بیچ کھاتے ہیں۔ حافظ محمد گوندلوی نے کہا ہے: اہل حدیث..... نے بھی نئے راستے تلاش کر لیے ہیں..... ایک چھوٹا سا مدرسہ بنا لیا اور چند معروف واعظین کو بلا کر جلسہ کرا دیا اور لچھے دار تقریریں کرا دیں اس طرح جلسہ کے انتظامات کے بہانے اچھا خاصہ چندہ جمع کر لیا، دو چار سو تشریف لانے والے واعظ صاحب کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے اور باقی اپنی جیب میں..... الخ۔ (دروس صحیح بخاری ص ۵۵۱)

ملاں جی! اب آپ وہ شعر پڑھ سکتے ہیں

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا

ہے

گلیم بوذوق اویس و چادر زہرا

۱۰..... اہلسنت پر بہتان باندھا کہ وہ ارشاد پر عمل کریں نہ کسی زندہ کو سجدہ کریں نہ قبر کو (ص ۲۶) حالانکہ نہ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرتے ہیں نہ اس کی نماز پڑھتے ہیں۔

۱۱..... صفحہ ۳۰ پر بھی بکواس کی کہ ”وہ قبروں پر سجدے کر رہے ہیں“۔

۱۲..... صفحہ ۳۰ پر جھوٹ بولا کہ مولوی لوگوں کو جمعرات کی روٹیوں کے انبار لگانے کو کہتے ہیں۔ اپنی باتیں اہلسنت کے سر تھوپنے سے توبہ کریں!

۱۳.....صفحہ ۳۲ پر یہ جھوٹ بولا کہ حنفی مذہب میں گیارہویں منع اور پھر بے مقصد عبارات پیش کر دیں، جن میں نذر شرعی کا رد تھا، حالانکہ گیارہویں حضور جیلانی کو ایصال ثواب کا نام ہے، اگر ہمت ہے تو کسی بھی حنفی کتاب سے اسے منع کر کے دکھاؤ، گیارہویں شریف کی صداقت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ خود سیالکوٹی نے ص ۳۷ پر اور ثناء اللہ امرتسری نے ایصال ثواب کے نام سے اسے تسلیم کر لیا ہے ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۷۱۔

۱۴.....تحریف کرتے ہوئے لکھا کہ ”گیارہویں بھی شیخ جیلانی کے نام کی نذر نیاز ہی ہوتی ہے (ص ۳۷) حالانکہ عرفی نذر بمعنی تحفہ و ہدیہ مراد ہے نہ کہ شرعی نذر عبادت۔

۱۵.....صفحہ ۳۹ پر خدا کے ڈبوں نے اور ولی کے بچانے کو مقابلہ میں پیش کیا حالانکہ باذن اللہ مراد ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ کیا یہاں بھی مقابلہ کرو گے؟

۱۶.....صفحہ ۴۰ پر صفائی دینے کی کوشش کی کہ ہم معجزوں اور کرامتوں کے منکر نہیں جبکہ ص ۲۷ پر اختیاری کرامات کا انکار کر دیا ہے۔

۱۷.....صفحہ ۱۷ پر ایصال ثواب کے طریقہ کو خود تشکیل دینا بدعت لکھا، جبکہ یہ لوگ کتابوں اور جلسوں کو ایصال ثواب کے لیے خود تشکیل دیتے ہیں۔

۱۸.....رنڈی کو تعویذ اور خدا کے گرنے والی من گھڑت باتیں بیان کر کے کہا کہ ”ان کرامات کو نہ ماننے والے کو منکر کہتے ہیں (ص ۴۴) جبکہ یہ جھوٹ اور بہتان ہے، ان میں اگر رتی بھر بھی غیرت ہوتی تو ان باتوں کا حوالہ ضرور دیتے۔

۱۹.....صفحہ ۵۰ پر لکھا کہ ”حضرت شیخ جیلانی“ صرف قرآن اور حدیث کو بالراست ماننے

والے اہلحدیث تھے، جھوٹ اور بہتان ہے کیونکہ وہ فقہاء، علماء اور مشائخ کی باتوں کو وحی کی طرح تسلیم کرتے ہیں، حوالہ گزر گیا ہے۔

۲۰..... تکمیل دین میں ائمہ اربعہ کی تقلید جامد اور اقوال رجال کا انکار کیا (ص ۵۱) ہم تقلید جامد کو نہیں مانتے لیکن۔ انہوں نے خود تقلید مطلق اور اقوال رجال کو اس کتاب اور دیگر کتب میں لکھ کر دین کی تکمیل کا انکار کر دیا ہے۔

۲۱..... صفحہ ۵۷ پر مقام غوثیت والی عبارت کو ہضم کر لیا۔

۲۲..... صفحہ ۶۱ پر حریمین کی اونچی آمین تو لکھ دی لیکن بیس تراویح، فرض نماز کے بعد دعا، ولا الضالین کا صحیح تلفظ وغیرہ نہ بتایا۔

۲۳..... اسی صفحہ پر یہ تاثر دیا کہ اونچی آمین کہنے پر وہابی کہتے ہیں، یہ جھوٹ ہے، وہابی گستاخانہ عقائد کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

۲۴..... ناف پر ہاتھ باندھنے والی عبارت کو سینے کے جملے سے بدل دیا۔ (ص ۶۲)

۲۵..... صفحہ ۶۷ پر جھوٹ بولا کہ شاہ جیلاں کسی کے مقلد نہ تھے، حالانکہ وہ جگہ جگہ امام احمد بن حنبل کو ”ہمارا امام“ کہہ کر یاد کرتے ہیں۔

۲۶..... یہ جھوٹ بولا کہ سنی نماز میں جلسہ نہیں کرتے، بکو اس ہے۔

۲۷..... ۷۳، ۷۴ پر کہا: آپ نے سوائے حدیث اور سنت کے اتباع کے کسی امتی (امام، مجتہد، محدث، فقیہ) کا نام تک نہیں لیا۔ جگہ جگہ امام احمد اور فقہاء کا نام ہے۔

۲۸..... صفحہ ۷۶ پر لکھا حضرت شاہ جیلاں ”خود آپ بھی اہلحدیث تھے۔ لیکن وہابی نہ تھے۔“

۲۹..... لکھا ہے: ”کیا پلے رہا اس جاہل کے جس نے بڑھائی۔ کہ غنیۃ الطالبین شاہ جیلانی کی نہیں ہے۔“ (ص ۷۷)

جبکہ مبشر حسین وہابی نے مانا ہے کہ بعض اہل علم نے انکار کیا (مترجم ص ۴۴) اب بتائیے! آپ کے پلے کیا رہا، کیا عزت ہوئی؟ آپ کا تو پلہ ہی پھٹ گیا ہے۔

۳۰..... صفحہ ۷۹ پر کہا کہ اہلحدیث جماعت کو برے القاب سے پکارا جاتا ہے۔ یہ جھوٹ ہے اہلحدیث کو نہیں وہابی لوگوں کو ان کی صفتوں سے یاد کیا جاتا ہے۔
منکر کون ہے؟

سطور ذیل کے حوالہ جات دیکھ کر سیا لکوٹی نجدی کے اس سوال کا جواب تلاش کریں کہ ”پیر صاحب کے منکر کون ہوئے اور ماننے والے کون؟ ص ۷۳۔
۱..... غنیۃ ج ۲ ص ۱۲۸ میں توسل کو مستحب لکھا ہے، جبکہ سیا لکوٹی نے مشرکانہ فعل کہا۔
(انوار التوحید ص ۱۶۶)

۲..... فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۲ میں ہے کہ ولی دنیا میں بھی سفارش کرتا ہے، جبکہ سیا لکوٹی نے لکھا دنیا میں سفارش کرنے کی کسی کو اجازت ہی نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۶۸)
بلکہ اسے شرکیہ عقیدہ لکھا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۷۸)

۳..... الغنیۃ جلد ۱ صفحہ ۴ میں آمین بالجہر کو سنت بھی نہیں مانا اور چھوڑنے سے نماز کو درست کہا ہے، جبکہ سیا لکوٹی کے نزدیک یہ سنت بھی ہے اور چھوڑنے والا لعنتی ہے۔ (صفحہ ۱۲۶)
۴..... الغنیۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ پر ہے کہ بندہ گذشتہ اور آئندہ کے حالات جانتا ہے، چھپی

باتوں پر مطلع ہوتا ہے جبکہ سیالکوٹی نے اسے شرک قرار دیا ہے۔ (صفحہ ۶۶)

۵..... الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۲، جلد ۱ صفحہ ۹۱ پر ولیوں کو نگہبان اور دلوں کے محافظ تک لکھا

ہے جبکہ سیالکوٹی نے لکھا کہ وہ ایک ذرہ تک کے تصرف کا اختیار نہیں رکھتا۔ (صفحہ ۵۹)

۶..... الغنیہ میں جگہ جگہ ایسی دعائیں ہیں جو قرآن و سنت میں نہیں مثلاً جلد ۲ صفحہ ۱۵۰،

۱۲۷، جلد ۱ صفحہ ۱۸۰۔ جبکہ سیالکوٹی نے ایسے اعمال کو غیر اللہ لات و عزی کی پوجا کہا ہے۔

(انوار التوحید صفحہ ۱۶۲)

۷..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۳۴ میں زیارۃ نبوی کے لیے سفر کو جائز لکھا، جبکہ سیالکوٹی نے

نا جائز لکھا۔ (ایضاً صفحہ ۱۷۴)

۸..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ میں اولیاء کا تصرف مانا ہے، جبکہ سیالکوٹی نے اسے شرک کی راہ

لکھا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۱۳)

۹..... الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ میں صاحب قبر کے سننے کا نظریہ لکھا ہے، جبکہ سیالکوٹی نے

اس کا رد کیا ہے۔ (انوار التوحید صفحہ ۲۰۶)

۱۰..... فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۶ پر ہر بندے کو مقام غوث ملنے کا طریقہ بتایا جبکہ سیالکوٹی

نے اسے رسول اللہ کی بے عزتی اور آپ سے بڑھ جانا قرار دیا۔ (ارشادات شیخ صفحہ ۲۴)

۱۱..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۵۳ پر بے دلیل پیروی، تقلید کی اجازت دی ہے، جبکہ سیالکوٹی نے

اسے ہلاکت کی راہ قرار دیا۔ (ایضاً صفحہ ۵۸)

ثابت ہوا کہ حضرت شیخ جیلانی، صادق سیالکوٹی کے نزدیک کفر، شرک، بدعت، لعنت اور

ہلاکت کی راہ پر گامزن ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

۱۲..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۳۹ میں ایصال ثواب کی ایک خود تشکیل کردہ صورت بتائی ہے، جبکہ سیالکوٹی وہابی نے اسے بدعت لکھا ہے۔ (ارشادات صفحہ ۱۷)

۱۳..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴ پر ہاتھ ناف پر باندھنا لکھا ہے جبکہ سیالکوٹی نے سینہ پر باندھنا لکھا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول صفحہ ۱۸۸) اور چھوڑنے والے کو لعنتی کہا۔ (انوار التوحید ص ۱۲۶)

۱۴..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۷۲ میں گردن کا مسح لکھا ہے، جبکہ سیالکوٹی نے اس کا رد کیا۔ (صلوٰۃ الرسول صفحہ ۸۳)

۱۵..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۷۲ پر وضو کی دعائیں لکھی ہیں، لیکن سیالکوٹی نے انہیں منکھڑت قرار دیا۔ (ایضاً صفحہ ۸۵)

۱۶..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۳ میں اذان کے شروع میں اللہ اکبر اللہ اکبر دو بار ہے، جبکہ سیالکوٹی نے چار بار لکھا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۳)

۱۷..... الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ پر مقتدی کو قرأت سے منع کیا جبکہ سیالکوٹی نے لازمی قرار دیا۔ (ایضاً صفحہ ۲۰۲)

اور صلوٰۃ الرسول صفحہ ۲۰۵ پر حضرت شیخ پر جھوٹ بولا کہ وہ بھی ہمارے حامی ہیں، نیز صفحہ ۳۳۶ پر حضرت شیخ پر بہتان لگایا کہ انہوں نے مقتدی کو قرأت کا حکم دیا ہے

۱۸..... الغنیہ میں رفع یدین (اختلافی) کو سنت نہیں کہا جبکہ سیالکوٹی وہابی نے سنت برحق لکھا۔ (ایضاً صفحہ ۲۳۰)

۱۹..... الغنیہ ج ۲ صفحہ ۱۱۴، مترجم ص ۵۳۱ از مبشر لاہوری میں سجدوں کے وقت رفع

یدین لکھی ہے، لیکن وہابی نے اسے نہیں مانا۔

۲۰..... الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ پر نماز مغرب کی طرح و تہین رکعت لکھا، جبکہ سیالکوٹی نے اس کا رد کیا۔ (صلوۃ الرسول صفحہ ۳۵۸)

۲۱..... الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶ میں تہجد اور تراویح کو الگ الگ ذکر کیا گیا، لیکن وہابی نجدی نے کہا دونوں ایک ہی نماز کے نام ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۸)

۲۲..... الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶ میں بیس رکعت تراویح لکھا ہے جبکہ وہابی نجدی نے گیارہ رکعت کہا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۸۰)

۲۳..... الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ میں اڑتالیس میل پر قصر کرنا لکھا ہے لیکن نجدی سیالکوٹی نے ۹ میل پر اجازت دے رکھی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۹۸)

۲۴..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۳ میں زبانی نیت کو افضل کہا، سیالکوٹی نجدی نے سنت رسول اور صحابہ کے خلاف قرار دیا۔ (ایضاً صفحہ ۱۸۲)

۲۵..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۵۳ میں سیدنا امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو ”امام اعظم“ لکھا ہے، جبکہ نجدی سیالکوٹی نے لکھا کہ صرف حضور ﷺ ہی امام اعظم ہیں۔ (جماعت مصطفیٰ صفحہ ۷۰)

۲۶..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴ پر دوسری طرف نماز کے سلام کو ضعیف حدیث سے لکھا جبکہ سیالکوٹی نے صحیح حدیث سے دونوں طرف سلام لکھا۔ (صلوۃ الرسول صفحہ ۲۹۰)

۲۷..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۹ میں اگلی صف سے نمازی کو کھینچنے سے نماز باطل ہونا لکھا ہے جبکہ سیالکوٹی نے اس کی اجازت دے رکھی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۳۴)

۲۸..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ میں نماز استسقاء میں بارہ زائد تکبیریں بھی لکھی ہیں، جسے

سيا لکوٹی نے نقل نہیں کیا۔ (ایضاً صفحہ ۴۲۰)

۲۹..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۹ پر نماز کسوف میں دوبار فاتحہ کا ذکر ہے، لیکن سیا لکوٹی نے ایک بار لکھا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۴۱۲)

۳۰..... الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴ میں پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری لکھی ہے جبکہ نجدی وہابی نے تین بکریاں لکھی ہیں۔ (انوار الزکوٰۃ صفحہ ۱۰۲)

۳۱..... الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ میں جمعہ کا وقت زوال سے پہلے لکھا، جبکہ نجدی وہابی کے نزدیک ظہر کا وقت جمعہ کا وقت ہے۔ (صلوٰۃ الرسول صفحہ ۳۸۸)

وہابیوں کے حضرت شیخ جیلانی کے ساتھ اس قدر شدید اختلافات کے باوجود، پھر بھی اہلسنت پر طعن و تشنیع کرنا کیسی مکاری ہے؟

مبشر حسین لاہوری کا تعاقب:

شخص مذکور نے غنیۃ الطالبین کا ”ترجمہ مع فوائد اضافی“ قلمبند کرنے کی کاوش کرتے ہوئے سادہ لوح حضرات کو یہ دھوکہ دینے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور وہابی ہم عقیدہ وہم مسلک ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک

یہ سراسر جھوٹ، افتراء اور اتہام ہے۔ کیونکہ مسلک غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور وہابی دھرم دو متضاد و متعارض چیزیں ہیں، اور یہ طے شدہ ہے کہ اجتماع ضدین محال ہے۔ اور یہ بھی حضرت شیخ □ جیلانی کی کرامت ہی ہے کہ مبشر حسین لاہوری وہابی نے حاشیہ میں جگہ جگہ اختلاف کر کے ہر قاری کو یہ بتا دیا ہے کہ اہلسنت کا یہ کہنا بجا ہے کہ وہابیوں کا صاحب الغنیہ کے عقائد و نظریات سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ الغنیہ کے مصنف وہابیہ کے نزدیک (ان کے

قواعد و ضوابط اور فتاویٰ کی روشنی میں) ایک کفر و شرک، بدعت و گمراہی، مخالفت اسلام اور اندھی تقلید کا حامل شخص ہے۔

گو ہمیں اس حقیقت پر پہلے سے ہی حق الیقین حاصل تھا، لیکن لاہوری وہابی کی اس کاوش کے بعد مزید راستہ صاف ہو گیا، کیونکہ انہوں نے اپنے اس عمل سے ”دوست“ کا نہیں بلکہ ”دشمن“ کا دعویٰ ثابت کر دیا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک وہ دوسروں سے شکوہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: شیخ کے بعض عقیدت مندوں نے فرط عقیدت میں شیخ کی خدمات کو پس پشت ڈال کر ایک ایسا متوازی دین وضع کر رکھا ہے جو نہ صرف قرآن و سنت کے صریح خلاف ہے بلکہ خود شیخ کی مبنی برحق تعلیمات کے بھی منافی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ اگر ان عقیدت مندوں کو ان کی غلط کاریوں سے آگاہ کیا جائے تو یہ نہ صرف یہ کہ اصلاح کرنے والوں پر برہم ہوتے ہیں بلکہ اولیاء و مشائخ کا گستاخ قرار دے کر مطعون کرنے لگتے ہیں۔ (صفحہ ۱۷)

اہلسنت پر اس طعن و تشنیع اور سب و شتم سے بھرپور عبارت کا جواب یہی دیا جاسکتا ہے کہ ”حضرت غوث جیلانی کو اپنا ہم عقیدہ کہنے والے وہابیوں نے نفرت و حقارت سے حضرت شیخ کی تعلیمات و نظریات کو کچل ڈالا اور ایک ایسا متوازی دھرم گھڑ رکھا ہے جو نہ صرف قرآن و سنت اور جملہ اسلاف کے متضاد ہے بلکہ خود حضرت شیخ کی ایمان افروز اور باطل سوز تعلیمات کے بھی مخالف ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اگر ان کا نام بیچ کھانے والوں کو ان کی گستاخیوں، بے ادبیوں اور بے ہودہ گویوں پر متنبہ کیا جائے تو یہ نہ صرف یہ کہ اصلاح کرنے والوں کے علاوہ اکابر اولیاء و مشائخ کی بھی توہین کر بیٹھتے ہیں بلکہ اپنی

شقوت قلبی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے سچے پیروکاروں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دے کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔

ہمیں ان کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں سے غرض نہیں کیونکہ یہ ان کا روزمرہ کا معمول اور تقریباً جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ ہم صرف انصاف پسند، معقول مزاج اور حق شناس افراد کے لیے ایک ”روشن چراغ“ اور حق و باطل کا ایک ”واضح بیان“ ان کے سامنے رکھ دینا چاہتے ہیں، تاکہ ان کو حقائق تک رسائی کے لیے کوئی دقت پیش نہ آئے۔ چونکہ مبشر لاہوری نے بات ”عقائد“ کے متعلق کی ہے اس لیے ہم دو ٹوک انہیں کی تحریروں سے صاحب الغنیہ کے عقائد پر جرح و قدح ثابت کر دکھائیں گے، لیکن اس سے پہلے مسائل کا اختلاف بھی واضح ہو جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

مترجم کا مسائل میں اختلاف:

تفصیلاً نہیں صرف اشارۃً آپ ان امور کی فہرست ملاحظہ فرمائیں

جہاں وہابی مترجم نے صاحب کتاب سے صرف بھرپور اختلاف ہی نہیں بلکہ ان کا رد بھی کیا ہے۔

(۱) زبانی نیت کرنے پر رد۔ (صفحہ ۵۲۹، ۵۵)

(۲) گردن کا مسح۔ (صفحہ ۵۷)

(۳) رفع یدین (اختلافی) کے چھوڑنے پر نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔ (صفحہ ۶۲، ۶۰)

(۴) ناف پر ہاتھ باندھنا۔ (صفحہ ۶۱)

(۵) سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے پہلے رکھنا۔ (صفحہ ۶۱)

- (۶) پانچ اونٹوں پر دی جانے والی زکوٰۃ کی بکری کی عمر پر اختلاف۔ (صفحہ ۶۳)
- (۷) روزہ کی حالت میں کھینے لگوانا۔ (صفحہ ۶۷)
- (۸) روزہ میں مسواک کرنا۔ (صفحہ ۶۸)
- (۹) گوند چباننا۔ (صفحہ ۶۸)
- (۱۰) سالن کا نمک مرچ چکھنا۔ (صفحہ ۶۸)
- (۱۱) افطاری کی دعا پر رد۔ (صفحہ ۶۹)
- (۱۲) طواف کی ادعیہ۔ (صفحہ ۷۵)
- (۱۳) مقام تنعیم پر جا کر احرام باندھنا۔ (صفحہ ۸۰)
- (۱۴) روضہ نبوی پر حاضری کی دعا۔ (صفحہ ۸۱)
- (۱۵) قیام تعظیمی پر تردید۔ (صفحہ ۸۵، ۸۴)
- (۱۶) بچے کی چھینک کے جواب والی دعا۔ (صفحہ ۸۶)
- (۱۷) مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنے پر اختلاف۔ (صفحہ ۸۷)
- (۱۸) سیاہ خضاب کی ایک استثنائی صورت پر اختلاف۔ (صفحہ ۹۱)
- (۱۹) حقیقی صاحب وجد والے کے لیے مخصوص حرکات پر اختلاف۔ (صفحہ ۹۳)
- (۲۰) روزہ افطار کروانے والے کے لیے دعا پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۰۰)
- (۲۱) بیت الخلا کے کچھ آداب پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۰۳)
- (۲۲) وضوء کے دوران والی دعاؤں پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۰۷)
- (۲۳) نماز میں اتقائی۔ (صفحہ ۱۱۰)

(۲۴) گوشہ نشینی۔ (صفحہ ۱۱۶)

(۲۵) سواری پر سوار ہونے اور دعا پڑھنے پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۱۸)

(۲۶) کسی جگہ پڑاؤ ڈالنے کی دعا۔ (صفحہ ۱۱۹)

(۲۷) طریقہ ایصال ثواب پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۲۸)

(۲۸) تعویذ لٹکانے کے شرک ہونے پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۳۰)

(۲۹) آئینہ دیکھتے وقت کی دعا۔ (صفحہ ۱۳۲)

(۳۰) جماع کی دعا کے محل پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱)

(۳۱) مسائل میں ائمہ کی تقلید کرنا۔ (صفحہ ۱۵۳)

(۳۲) اسمائے باری تعالیٰ کی تعداد پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۶۸)

(۳۳) رسول اللہ ﷺ کے شب معراج باری تعالیٰ کے دیدار پر۔ (صفحہ ۱۷۸)

(۳۴) میت کا زائر کو پہچاننا۔ (صفحہ ۱۷۹)

(۳۵) رسول اللہ ﷺ کے عرش اور کرسی پر بیٹھنے پر اختلاف۔ (صفحہ ۱۸۸)

(۳۶) سیدنا سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں بعض امور پر اختلاف۔ (صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷)

(۳۷) بسم اللہ، تعوذ اور حروف مقطعات کے معانی پر اختلاف۔ (صفحہ ۲۵۳)

(۳۸) توبہ کی شرطیں کتنی ہیں۔ (صفحہ ۲۶۹)

(۳۹) نمازوں کی قضاء کی ضروری ہونے پر اختلاف۔ (صفحہ ۲۷۰)

(۴۰) طریقہ قضاء پر اختلاف۔ (صفحہ ۲۷۰)

(۴۱) روزوں کی قضائی۔ (صفحہ ۲۷۱)

- (۴۲) غصب شدہ مال کے کفارہ پر اختلاف۔ (صفحہ ۲۷۴)
- (۴۳) قتل کی دیت کا ذمہ دار کون ہے۔ (صفحہ ۲۷۴)
- (۴۴) ضبط شدہ مال کو بیت المال میں جمع کرانے کو تشدد کہا۔ (صفحہ ۴۸۲)
- (۴۵) اہل تقویٰ کیا ہے؟۔ (صفحہ ۲۸۵)
- (۴۶) چوتھی مرتبہ گناہ کرنے والا گنہگار ہوتا ہے؟۔ (صفحہ ۲۹۴)
- (۴۷) ترش روئی سے سلام کا جواب دینا۔ (صفحہ ۳۰۳)
- (۴۸) جنت کی نعمتوں کے متعلق اکثر باتوں کا رد۔ (صفحہ ۳۱۶)
- (۴۹) اہل جنت کے مقامات پر جرح۔ (صفحہ ۳۳۶)
- (۵۰) ماہ رجب کے روزوں کے فضائل
- (۵۱) زکوٰۃ کی فضیلت
- (۵۲) اور مختلف نمازوں پر رد۔ (صفحہ ۳۴۹)
- (۵۳) ماہ رجب کی دعاؤں پر انکار۔ (صفحہ ۳۵۵)
- (۵۴) شعبان کے حروف پر اظہار خیال کی تردید۔ (صفحہ ۳۶۷)
- (۵۵) شعبان میں کثرت صلوٰۃ کی نفی۔ (صفحہ ۳۶۸)
- (۵۶) برکت والی رات سے شب برأت مراد لینے کو غلط لکھا۔ (صفحہ ۳۶۸)
- (۵۷) شب برأت کی روایات کا رد۔ (صفحہ ۳۶۹)
- (۵۸) شب برأت کی وجہ تسمیہ کی تغلیط۔ (صفحہ ۳۷۳)
- (۵۹) شب برأت کی صلوٰۃ الخیر کا ثبوت نہیں۔ (صفحہ ۳۷۴)

- (۶۰) نزول قرآن کی اصل تاریخ پر رد۔ (صفحہ ۳۷۸)
- (۶۱) یسئلونک عن الروح سے کیا مراد ہے۔ (صفحہ ۳۸۶)
- (۶۲) شب جمعہ کے شب قدر سے افضل ہونے پر رد۔ (صفحہ ۳۸۸)
- (۶۳) شب قدر میں فرشتوں کے نزول کی کیفیت پر رد۔ (صفحہ ۳۹۱)
- (۶۴) تراویح بیس ہونے کا رد۔ (صفحہ ۳۹۲)
- (۶۵) تہجد اور تراویح کے الگ الگ ہونے کا انکار۔ (صفحہ ۳۹۲)
- (۶۶) ذبیح اللہ کون ہیں؟۔ (صفحہ ۴۳۴)
- (۶۷) جذعہ (چھ ماہ کے مینڈھے) کو عام حالت میں قربانی کرنا۔ (صفحہ ۴۳۹)
- (۶۸) مغرب اور عشاء کے درمیان چھ رکعت والی نماز۔ (صفحہ ۴۸۶)
- (۶۹) دیدار نبوی کا عمل، درست نہیں۔ (صفحہ ۴۸۸)
- (۷۰) حیات سیدنا خضر علیہ السلام۔ (صفحہ ۴۹۰)
- (۷۱) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے رات میں ختم قرآن کرنے پر رد۔ (صفحہ ۴۹۱)
- (۷۲) فسخ و ترکا طریقہ درست نہیں۔ (صفحہ ۴۹۳)
- (۷۳) رات بھر قیام کرنا، سخت منع ہے۔ (صفحہ ۴۹۶)
- (۷۴) عصر سے پہلے دو رکعت۔ (صفحہ ۵۰۹)
- (۷۵) صف سے نمازی کھینچنے پر نماز کے باطل ہونے پر رد۔ (صفحہ ۵۳۷)
- (۷۶) انعقاد جمعہ کی شرائط۔ (صفحہ ۵۴۸)
- (۷۷) عیدین کے لیے شرائط۔ (صفحہ ۵۴۹)

- (۷۸) تکبیرات عیدین کے دوران دعا۔ (صفحہ ۵۴۹)
- (۷۹) نماز استسقاء میں زائد تکبیریں۔ (صفحہ ۵۵۱)
- (۸۰) نماز کسوف میں فاتحہ دوبار پڑھنا۔ (صفحہ ۵۵۲)
- (۸۱) سفر کی مسافت پر اختلاف۔ (صفحہ ۵۵۴)
- (۸۲) قریب المرگ کے لیے وصیت کرنا۔ (صفحہ ۵۵۹)
- (۸۳) قریب المرگ کے پاس سورۃ یسین پڑھنا۔ (صفحہ ۵۶۱)
- (۸۴) دن اور رات کی مخصوص نمازوں پر قدغن۔ (صفحہ ۵۶۷)
- (۸۵) نماز کفایت۔ (صفحہ ۵۷۶)
- (۸۶) لڑائی جھگڑے کی نماز۔ (صفحہ ۵۷۶)
- (۸۷) عذاب قبر سے بچانے والی نماز۔ (صفحہ ۵۷۷)
- (۸۸) نماز حاجت۔ (صفحہ ۵۷۷)
- (۸۹) شوال میں آزادوں کی نماز۔ (صفحہ ۵۷۷)
- (۹۰) ظلم دور کرنے کی دعا اور نماز۔ (صفحہ ۵۷۸)
- (۹۱) پنجگانہ نمازوں کے بعد دعائیں۔ (صفحہ ۵۸۱)
- (۹۲) تصوف کے امور میں مبالغہ آمیزی۔ (صفحہ ۶۰۳)
- (۹۳) چالیس سال عشاء کے وضوء سے فجر پڑھنے کا رد۔ (صفحہ ۴۹۶)
- (۹۴) مقتدی سورۃ فاتحہ و دیگر کی قرأت نہ کرے۔ (صفحہ ۵۳۰)
- (۹۵) رکن اور واجب کی تقسیم پر رد۔ (صفحہ ۶۰)

یہ مسائل وہ ہیں جہاں واضح طور پر وہابی مترجم نے مصنف سے اختلاف، اعتراض اور انکار کرتے ہوئے جرح و قدح، تنقید و تردید اور طعن و تشنیع سے کام لیا، علاوہ ازیں بہت سارے ایسے امور ہیں کہ جہاں وہابیت کا مزاج الغنیہ سے یکسر مخالف ہے۔ لیکن کئی مخفی وجوہات کی بناء پر مترجم نے وہاں اختلاف ظاہر نہ کرنے میں ہی عافیت محسوس کی ہے۔

اعتراف حقیقت:

وہابی مترجم کلیۃً مسائل غنیہ سے متفق نہیں، اس کا اعتراف خود انہی سے کرائے دیتے ہیں، لیجئے! وہ لکھتے ہیں: ”شیخ کے بعض ایسے تفردات بھی نظر سے گذرے جن سے اتفاق ممکن نہیں، ان میں سے بعض تفردات کی نشاندہی تو راقم نے اسی کتاب (غنیۃ الطالبین) پر اپنے حواشی میں کر دی ہے..... الخ۔ (غنیۃ الطالبین مترجم صفحہ ۳۴)

عقائد و نظریات میں اختلاف:

لاہوری وہابی نے ایک طرف یہ لکھا ہے کہ: شیخ کا عقیدہ وہی تھا جو اہل السنہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۲)

مزید لکھا: ”شیخ جیلانی سلفی العقیدہ تھے“۔ (صفحہ ۲۶)

لیکن دوسری جانب انہوں نے خود ہی لکھ ڈالا کہ ”اگر کسی شخص کے عقیدہ توحید میں کفر و شرک کی آمیزش ہوگئی تو جنت اس کے لیے حرام ہوگئی“ (صفحہ ۱۵۵) یہ عبارت فیصلہ کن ہے

اب آئیے! اس اصول کی روشنی میں ہی پرکھ لیں کہ مبشر لاہوری وہابی کے

نزدیک مصنف کے عقائد و نظریات میں کفر و شرک کی صرف آمیزش ہی نہیں بلکہ کفر و شرک کی صراحت بھی موجود ہے۔ لیجئے! حقائق کی دنیا میں قدم رکھیے! انصاف شرط ہے۔

شرکیہ عبارت:

وہابی مترجم نے ”شیخ کے بعض تفردات“ کے تحت لکھا ہے کہ ”ہمارے ہاں شخصیات..... کی..... علمی و نظریاتی لغزشوں کو“ نظر انداز کیا جاتا ہے۔ (اور پھر لکھا کہ) ”شیخ کے..... بعض اہم تفردات کی نشاندہی ذیل میں کی جاتی ہے“۔ (صفحہ ۳۲، ۳۴)

یہ عبارت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مترجم کے نزدیک صاحب کتاب الغنیہ کی نظریاتی یعنی عقائد میں بھی اغلاط موجود ہیں اور وہ اغلاط عام سطح کی نہیں بلکہ ”اہم“ ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مترجم کے نزدیک صاحب کتاب کے نظریات میں واضح خرابیاں موجود ہیں، جس کی نشاندہی کرتے ہوئے وہ پہلے نمبر پر یہ عبارت لکھتے ہیں کہ: شیخ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں (ترجمہ) ”کہو بسم اللہ، یہ اس ذات کا نام ہے جس نے دریا جاری کیے، درخت پیدا کیے، اپنے اطاعت شعار بندوں کے ساتھ شہر آباد کیے اور ان بندوں کو پہاڑوں کی طرح اوتاد (میخیں، کیل) بنایا، جن کی وجہ سے زمین اپنے باشندوں کے لیے فرش کی طرح ہو گئی۔ یہ چالیس برگزیدہ بندے ہیں جنہیں ابدال کہا جاتا ہے۔ یہ ابدال اللہ تعالیٰ کے شریکوں کی نفی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی (بیان) کرتے ہیں۔ یہ ابدال دنیا کے بادشاہ اور روز قیامت سفارش کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کائنات کی تدبیر کرنے اور بندوں پر لطف و کرم کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۴)

اس عبارت کو نقل کر کے مبشر لاہوری وہابی نے صاف لکھ دیا کہ

”مذکورہ اقتباس میں اوتا داو قطاب وغیرہ کے حوالے سے شیخ نے جو نکتہ نظر پیش

کیا ہے، اس کے ظاہری مفہوم کی کوئی ایسی توجیہ جس سے اس کی شرکیہ آمیزش باسانی دور ہو سکے بہت مشکل ہے۔ (صفحہ ۳۴)

قارئین کرام! اس عبارت میں اولیاء کرام (اوتا داو قطاب وغیرہ) کے لیے

یہ مرتبہ تسلیم کیا گیا ہے کہ زمین ان کی وجہ سے قائم ہے، وہ دنیا کے بادشاہ (مختلف امور کے مختار و نگران) ہیں اور انہیں کائنات کی توہیر (دنیا میں تدبیر و تصرف) اور بندوں پر لطف و کرم یعنی مخلوق کی حاجت روائی و مشکل کشائی اور دستگیری کرنے کی طاقت عطا کی گئی ہے۔

اور یہ عقیدہ وہابیوں کے نزدیک سراسر کفر و شرک، اسی دوزند قہ اور خلاف اسلام

ہے، اس لیے لاہوری وہابی کو تسلیم کرنا پڑا کہ اس کی توجیہ مشکل ہے کیونکہ اس میں شرکیہ آمیزش ہے، لیکن وہ صاحب کتاب پر فتویٰ محض اس لیے صادر نہیں کرتے کہ ابن تیمیہ وغیرہ نے ایسا نہیں کیا اور شیخ کو ”صحیح العقیدہ“ لکھا ہے۔ گویا مبشر لاہوری وہابی کے نزدیک ابن تیمیہ وغیرہ کے اقوال و آراء ہی دین ہیں، قرآن و حدیث نہیں، پھر تو وہ ان حضرات کے اندھے مقلد، نہیں نہیں بلکہ بقول وہابیوں کے بکے مشرک ٹھہرے اور اگر ان نظریات کے باوجود ابن تیمیہ، حافظ ذہبی اور ابن حجر و ابن رجب وغیرہ نے حضرت شیخ کو ”صحیح العقیدہ“ لکھا ہے تو وہ مان جائیں کہ مذکورہ حضرات کے نزدیک بھی اولیاء کے تصرفات و اختیارات کا عقیدہ اسلامی ہے شرکیہ نہیں۔

لاہوری وہابی نے ایسی عبارات کو مدرکہ کر الغنیہ کی ثقاہت کو ہی ختم کر دیا، پھر

جب اس سے بھی دل مطمئن نہ ہوا تو متقدم صوفيا اور متاخر صوفيا کی اصطلاحات کا فرق کرنے بیٹھ گئے اور لکھا کہ: ”(متاخر صوفيا نے چند موضوع احادیث کی بنا پر غوث، قطب، ابدال وغیرہ سے وہ اولیاء مراد لینے شروع کر دیئے کہ جنہیں ان کے زعم باطل میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کے مختلف امور کا مختار و نگران بنایا ہے۔ حالانکہ یہ نظریہ نہ صرف واقعی حقائق کے خلاف ہے بلکہ اسلامی عقائد کے بھی صریح منافی ہے..... الخ۔

(صفحہ ۳۵)

یاد رہے صاحب کتاب الغنیہ نے اولیاء کرام یعنی اوتاد وغیرہ کے لیے یہی لکھا ہے کہ وہ کائنات میں تدبیر کرتے ہیں، ان کے پاس اختیار ہے، اور اسی عقیدہ کو فتوح الغیب، الفتح الربانی، اور دوسری کتب میں پیش کیا گیا ہے۔ جس سے واضح ہے کہ حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اولیاء کو کائنات کے مختلف امور کا مختار و نگران بنایا ہے اور وہابی مترجم، لاہوری کے نزدیک اس عقیدہ میں شرکیہ آمیزش ہے، یہ زعم باطل ہے اور اسلامی عقائد کے بھی صریح خلاف ہے۔

شرکیہ اوراد:

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے اوراد کے مجموعہ

”الاوراد القادریہ“ کے وظائف کو شرکیہ قرار دیا۔ (صفحہ ۲۰) جس سے واضح

ہے کہ ان کے نزدیک حضرت شیخ کے وظائف شرکیہ تھے۔

شرک کی تعلیم:

الغنیہ میں تعویذ بنانے اور اسے لٹکانے کا عمل بتایا گیا ہے لیکن مجددی لاہوری

نے اسے شرک کہا۔ (صفحہ ۱۳۰)

افکار و نظریات پر تنقید:

مصنف کشف الظنون حاجی خلیفہ صاحب نے بلکہ الاسرار میں حضرت شیخ جیلانی کی کرامات کا دفاع کرتے ہوئے یہ لکھ دیا کہ ”(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو دنیا و آخرت میں آزادانہ تصرف و اختیار کی دولت سے نواز دیتا ہے۔“

(کشف الظنون ج ۱ ص ۶۵۷)

مبشر لاہوری نجدی اتنی بات پر ہی برہم ہو گئے اور لکھ مارا ”اس سے یہ خدشہ ضرور لاحق ہوا ہے کہ حاجی خلیفہ کے افکار و نظریات میں بھی واضح جھول ہے۔“ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۲)

اگر وہابیت کو ہی معیار بنالیا جائے تو صرف ایک دو نہیں اکابرین امت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں بچے گا کہ جس کے افکار و نظریات باطل قرار نہ پائیں، اگر اولیاء کے تصرف و اختیار کی بناء پر بیچارے حاجی خلیفہ مطعون قرار پاتے ہیں اور ان کے افکار و نظریات پر تنقید کا بازار گرم ہو جاتا ہے تو یہی عقیدہ صاحب الغنیہ کا بھی ہے، انہوں نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابدال، اولیائی) کائنات کی مصلحت (تصرف و تدبیر) اور لوگوں کے لیے باعث رحمت پیدا فرمایا ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۵۸) اس کے حاشیہ میں لاہوری وہابی نے لکھا ہے: ”یہ مصنف کی غلط فہمی ہے..... اولیاء و ابدال وغیرہ کو یہ اختیارات کہاں سے مل گئے؟..... الخ۔“

مصنف نے بتا بھی دیا کہ یہ اختیارات منجانب اللہ ہیں، لیکن نجدی کے نزدیک یہ نظریہ باطل اور خلاف اسلام ہے۔ شاید وہ خدا کو بھی نہیں مانتے۔

ادیان باطلہ سے ہم آہنگ:

غنیۃ الطالبین میں ”گوشہ نشینی“ کا بھی ذکر ہے۔ (الغنیۃ جلد ۱ صفحہ ۳۲)

وہابی مترجم نے اسے ”رہبانیت“ سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ ”اللہ تعالیٰ نے کسی مذہب میں بھی اس کی اجازت نہیں دی البتہ عیسائیوں نے اپنی مرضی اور خواہش کی بنا پر اس بدعت کو جاری کیا۔“ (صفحہ ۱۱۶)

پھر لکھا ہے:

”بہت سے لوگ اپنے بزرگوں کی اندھی تقلید میں اس ”شہر بدری“ کو عبادت کا

طریقہ سمجھ بیٹھے۔“ (صفحہ ۱۱۶)

گویا ”گوشہ نشینی“ عیسائیوں کا طریقہ اور ”اندھی تقلید“ بلکہ وہابیوں کی زبان میں صریح شرک ہے۔

اسی بات کو انہوں نے تصوف، رہبانیت کے نام سے یاد کیا اور پھر ہمت کر کے لکھ مارا کہ ”فلسفہ تصوف اور اس کے اعتقادات و اثرات فلسفہ ہند، فلسفہ یونان اور فلسفہ بدھ مت سے خاصے ہم آہنگ ہیں۔ یہودیت اور عیسائیت“۔ (صفحہ ۵۹۳)

یعنی الغنیۃ کے مصنف ادیان باطلہ سے ہم آہنگ اور یہودیت و عیسائیت کے سنگ ہیں۔

منافی اسلام:

صاحب الغنیۃ نے لکھا: القائے یقینی ایمان کی روح اور علم و یقین کا محل ہے جو من جانب اللہ پیدا ہوتا ہے اور یہ اولیاء اللہ کے لیے مخصوص ہے جنہیں یقین کامل حاصل ہے اور اصدقائی، شہداء اور ابدال کے لیے بھی جن سے صرف حق کا ظہور ہوتا ہے جو اگرچہ

نہایت مخفی اور لطیف ہوتا ہے، اس کا صدور علم لدنی، اخبار بالغیب اور اسرار الامور کے ساتھ ہوتا ہے۔ (الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

یعنی اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسرار و غیب کا علم دیا جاتا ہے۔ لیکن وہابی مترجم نے لکھا ہے: اس میں نہ کسی علم غیب، علم اسرار وغیرہ کا دخل ہے نہ ہی اس کی بنیاد مخصوص ”چلہ کشی“ وغیرہ پر ہے بلکہ اسلام ان چیزوں کی نفی کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۳۸)

انتہائی مذموم عقیدہ:

قرآنی حکم ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک و الغنیہ میں عام رکھا گیا ہے اور اجازت دی ہے کہ آج بھی مسلمان اس کے پابند ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضری دیں اور معافی چاہیں۔ لیکن وہابی مترجم لاہوری نے اس پر جرح کرتے ہوئے یوں مذمت کی ہے: اس ہدایت کا تعلق صرف آپ کی زندگی سے تھا لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج بھی آپ کے روضہ پر استغفار کے لیے حاضری ایسے ہی ہے جیسے آپ کی زندگی میں تھی۔ نعوذ باللہ من ذلک!۔ (صفحہ ۸۱) گویا یہ عقیدہ کفر و شرک کے قریب سے کم نہیں۔

گمراہ عقیدہ:

الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ پر ولی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے اسے جانتا ہے، جبکہ وہابی مترجم نے حضور ﷺ کے متعلق اس عقیدہ کو ”گمراہ عقیدہ“ لکھا ہے۔ (صفحہ ۳۸۵) جس سے واضح ہے الغنیہ کے مصنف کا عقیدہ گمراہانہ ہے۔

صاحب الغنیہ نے ایک روایت لکھی ہے جس میں سیدنا خضر علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ واضح

تھا۔ (جلد ۲ صفحہ ۸۳)

اس پر مترجم لاہوری وہابی نے حاشیہ نگاری یوں کی کہ ”یہ گمراہ عقیدہ ہے“۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۹۰)

توہین انگیز حرکت:

وہابی مترجم نے یہ بھی باور کرایا ہے کہ الغنیہ کے مصنف نے توہین انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی ارتکاب کیا ہے معاذ اللہ۔ وہ لکھتے ہیں: یہ انبیاء کی توہین ہے کہ جنہیں دنیا میں سب سے افضل ہستی قرار دیا گیا ہو، ان کے والدین کو زانی ثابت کیا جائے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۹۸)

حالانکہ اس روایت میں ایسی کوئی بات نہیں، والد تو پہلے ہی پاک تھا اور والدہ کی توبہ کا ذکر ہے لیکن لاہوری وہابی کو اپنی گستاخیاں بھول گئیں، انبیاء کرام علیہم السلام کو ناکارہ، چوڑے چہرے سے ذلیل، گاؤں کے چودھری جیسے، مرکر مٹی میں ملنے والے، نماز میں ان کا خیال نیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے برا ہے اور خود تاجدار انبیاء علیہم السلام ﷺ کے والدین کریمین کو کافر و جہنمی کہنا بھول گیا۔ کیا یہ توہین نہیں؟ بہر حال انہوں نے اتنا تو بتا دیا کہ الغنیہ کے مصنف ان کے نزدیک گستاخ انبیاء ہیں۔ ایسے ہی صفحہ ۱۶ اور صفحہ ۳۳۶ پر بھی توہین انبیاء کا فتویٰ داغا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک صاحب کتاب بدعقیدہ شخص ہے۔

بدعت ہی بدعت:

لاہوری وہابی نے لکھا ہے: دین اسلام میں ہر ایسا نیا عمل جس کی قرآن و سنت

سے کوئی دلیل نہ ملے وہ بدعت کہلاتا ہے اور بدعتی شخص کو قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی نہیں ملے گا بلکہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (صفحہ ۲۰۴)

اس اصول کو ذہن نشین رکھ کر الغنیہ کا جائزہ لیں کہ وہابی محشی نے جگہ جگہ اس کے امور کو بدعت اور غیر مستنون ثابت کر کے دو ٹوک بتا دیا کہ الغنیہ کے مصنف بدعتی، جہنمی اور حوض کوثر کے پانی سے محروم ہیں۔ مثلاً:

- (۱) ایصال ثواب کا طریقہ بدعت۔ (صفحہ ۱۲۸)
- (۲) ماہ رجب کی دعا قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ (صفحہ ۳۵۵)
- (۳) شعبان کے حروف کی تاویل قرآن و حدیث میں نہیں۔ (صفحہ ۳۶۷)
- (۴) شب برأت کی ”صلوٰۃ الخیر“ قرآن و حدیث اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔ (صفحہ ۳۷۴)
- (۵) تزکیہ نفس کے بعض امور خلاف شرع۔ (صفحہ ۲۷)
- (۶) تکبیرات عمیدین کے دوران دعا۔ (صفحہ ۵۴۹)
- (۷) نماز استسقاء میں زائد تکبیریں۔ (صفحہ ۵۵۱)
- (۸) نماز کفایت۔ (۹) لڑائی جھگڑے کی نماز۔ (۱۰) شوال میں آزادوں کی نماز۔
- (۱۱) عذاب قبر سے بچانے کی نماز۔ (۱۲) نماز حاجت اور۔ (۱۳) ظلم دور کرنے کی دعا۔ (صفحہ ۵۷۸، ۵۷۷، ۵۷۶)
- (۱۴) نماز پنجگانہ کے بعد کی دعائیں۔ (۵۸۱)
- (۱۵) زہد و تقویٰ میں مبالغے کی انتہاء کو پہنچ گئے۔ (صفحہ ۶۰۳)

(۱۶) تصوف کے بدعت ہونے کی تصریح۔ (صفحہ ۶۰۳)

(۱۷) وضو کی دعائیں۔ (صفحہ ۱۰۷)

معلوم ہوا کہ الغنیہ کتاب بدعت و گمراہی سے بھرپور ہے۔

تفرقہ بازی:

وہابی مترجم نے لکھا ہے: تصوف کا بنیادی سبق ہی یہ ہے کہ کوئی ”مرشد“ پکڑ لیا جائے اور اس کا ہر قول و عمل بلا چون و چرا تسلیم کیا جس کا نقصان یہ نکلا کہ ہر ”مرشد“ کے نام پر فرقہ بننا شروع ہو گیا..... جتنے مرشد ہوں گے اتنے ہی فرقے پیدا ہوتے جائیں گے۔ (صفحہ ۶۰۲)

واضح رہے الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۶ میں ہی لکھا ہے: مرید کے لیے شیخ کا ہونا ضروری ہے..... الخ۔ گو یا صاحب کتاب فرقہ بازی کا سبق پڑھانے والا ہیں۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۶۱۰، ۶۱۳، از مبشر لاہوری)

اندھے مقلد:

وہابی مترجم نے ”فقہی مسلک“ کے عنوان کے تحت اتنا تو تسلیم کر لیا کہ الغنیہ کے مصنف اتفاقی طور پر حنبلی المسلک تھے، لیکن محض وہابیت و غیر مقلدیت کے تحفظ کے لیے انہوں نے یہ لکھنا ضروری سمجھا کہ ”اپنے امام کے اندھے مقلد نہ تھے“۔ (صفحہ ۲۷)

حالانکہ وہ ان کی صریح عبارت خود نقل کر چکے تھے کہ ”اللہ تعالیٰ ہمیں عقائد و فروعی مسائل میں انہی کے مذہب پر موت دے..... الخ۔ (صفحہ ۲۷)

جس سے واضح ہے کہ وہ صرف ”مذہب حنبلی“ کے قائل ہیں اور بس!۔

ويسے بھی جگہ جگہ انہوں نے فيصلہ امام احمد کے قول پر ہی دیا ہے مثلاً:

(۱) ”ليكن ہمارے نزیک امام احمد سے مروی دوسری روایت کے بموجب کوئی شرط نہیں۔“ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۵۴۹ مترجم مبشر لاہوری)

(۲) ہمارے امام احمد بن حنبل کا بھی یہی موقف ہے۔ (ایضاً صفحہ ۴۴۳)

(۳) امام احمد سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ (ایضاً صفحہ ۴۸۸)

(۴) نجدی لاہوری نے خود مانا کہ مصنف نے اپنے مذہب کے لیے قرآن کی مخالفت بھی کر رکھی ہے۔ ملاحظہ ہو! صفحہ ۲۷۴

(۵) خود مانا کہ حنفی، مالکی، شافعی وغیرہ نے تقلیدی تعصب میں صحیح احادیث کا انکار کیا ہے۔ (صفحہ ۲۱۴)

(۶) اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ نجدی مترجم نے الغنیہ کے مصنف کی گوشہ نشینی کے رد میں ”اندھی تقلید“ کا جملہ لکھ کر انہیں ”اندھے مقلد“ ثابت کر دیا اور اپنی بات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیں!۔ ملاحظہ ہو! (صفحہ ۱۱۶)

بے نماز:

صفحہ ۶۰ پر رفع یدین (اختلافی) کو ضروری قرار دیا اور صفحہ ۵۳۰ پر مقتدی، منفرد اور امام سب کے لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری لکھا۔ اور بتایا کہ ان کے بغیر نماز باطل، مردود اور ناقابل قبول ہوگی۔ جبکہ الغنیہ کے مصنف کے نزدیک رفع یدین اور مقتدی کے لیے قرأت ضروری نہیں۔ (الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴، جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

تو وہابیوں کے نزدیک ان کی نمازیں باطل اور وہ خود بے نماز ہیں۔

حرام اور گناہ کبیرہ:

الغنیہ میں قیام تعظیمی کو باقاعدہ مستحب لکھا ہے لیکن لاہوری وہابی نے اسے حرام اور گناہ کبیرہ لکھا۔ (صفحہ ۸۵)

جہالت کی نشاندہی:

الغنیہ میں ”لیلۃ البراءۃ“ کے عنوان سے شب برأت کا ذکر تھا (ج ۱ ص ۱۸۸) لیکن وہابی مترجم نے شے وہابیت میں دھت ہو کر اپنی شقاوت قلب اور بغض باطن کا اظہار کرتے ہوئے پہلے تو اسے ”شب برات“ بنا ڈالا اور پھر اس پر یہ جاہلانہ تبصرہ کر دیا کہ ”شب عربی کا لفظ ہے نہ برات۔ شب اصلاً فارسی کا لفظ ہے جس کا معنی اردو میں ”رات“ ہے جبکہ برات سنسکرت سے ماخوذ ہے جو فارسی اور اردو دونوں میں الگ الگ معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس سے مراد وہ جلوس ہے جو دولہا کی شادی میں اس کے ساتھ جاتا ہے اور فارسی میں برات بمعنی حصہ، نقد، تقدیر وغیرہ ہے۔ اور ان دونوں کا معنی ”بیزاری“ نہیں کیا گیا۔ بیزاری کے لیے عربی کا لفظ ”برآۃ“ استعمال ہوتا ہے جس کے درمیان میں الف نہیں ہمزہ ہے جبکہ اردو میں ”برات“ کے درمیان الف ہے ہمزہ نہیں (کمالا یخفی علی اہل العلم)۔ (ص ۳۷۳)

واضح رہے الغنیہ میں ”برآۃ“ کا ذکر ہے ”برات“ کا نہیں یہ صرف مجدی وہابی نے اپنے ہاتھ کی صفائی دکھاتے ہوئے عبارت میں رد و بدل کر کے یہودیانہ حرکت کا اظہار اور صریح دھوکہ و فریب کیا ہے لیکن ان کے اس مکارانہ رویہ سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ ان کے نزدیک الغنیہ کا مصنف بدعتیہ ہی نہیں ”جاہل“ بھی ہے۔

تخریفات:

لاہوری وہابی نے ترجمہ کرتے ہوئے نہ صرف الغنیہ کی عبارتوں میں بلکہ احادیث میں بھی تحریف کر ڈالی ہے۔ مثلاً:

(۱) الغنیہ کے ابتدائی پیرے کا ترجمہ چھوڑ دیا کیونکہ وہاں ”غوث اعظم“ کا جملہ تھا۔

(۲) وہو مذهب الامام الاعظم اُبی حنیفۃ النعمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ میں زبردست تحریف کر دی۔ (صفحہ ۴۴۳)

(۳) صفحہ ۶۳۲ پر سماع کو عرس و قوالی سے تعبیر کر کے عبارت کا مفہوم ہی بدل دیا۔

(۴) تفسیر ابن کثیر کی عبارت میں نذر و نیاز معنی کر کے اس کا حلیہ بگاڑا۔ (صفحہ ۵۹۴)

(۵) ”ان الاسلام یهدم“ کو ”یجب“ بنا دیا۔ (صفحہ ۵۴)

(۶) دعائے زیارت قبور میں موجود جملے ”للاحقون“ کا پہلا لام کاٹ کر حدیث کی اصلاح کر دی۔ (صفحہ ۸۱)

(۷) صفحہ ۲۷ پر لفظی و معنوی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

(۸) صفحہ ۱۹ پر شیخ کی تین کتابیں لکھیں جبکہ صفحہ ۲۲ پر حافظ ذہبی کی کتاب سیر اعلام النبلاء کو بھی شامل کر دیا۔

تضادات:

مسلکی تعصب کے جنون کی وجہ سے وہ تضادات کا بھی خوب شکار ہوئے

ہیں۔ مثلاً:

(۱) صفحہ ۲۸ پر حضرت شیخ کے زہد و تقویٰ کو سراہا ہے لیکن صفحہ ۶۰۳ پر لکھا ”زہد و تقویٰ“

میں موصوف بھی دیگر زاہدوں و عابدوں کی طرح مبالغے کی انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔

(۲) صفحہ ۵۶ پر لکھا کہ انسان روزمرہ کی زندگی میں بہت سے کام کرتا ہے لیکن ان کے لیے زبان سے نیت نہیں کرتا بلکہ ایسا کرنے والے کو سب بیوقوف قرار دیں گے اور طنز و مزاح کا نشانہ بنائیں گے۔

لیکن صفحہ ۷۲ پر لکھا کہ ”اگر حج تمتع کا ارادہ ہو تو حاجی یہ کہے اللہم انی ارید العمرۃ اگر حج افراد کا ارادہ ہو تو یہ کہے اللہم انی ارید الحج اگر حج قرآن کا ارادہ ہو تو یہ کہے اللہم انی ارید العمرۃ والحج۔

زبانی الفاظ ادا کرنے کی ترغیب دینے کے باوجود اسے ”الفاظی نیت“ کہنے کو حماقت کہنا بجائے خود حماقت ہی نہیں سفاہت بھی ہے اور پھر اسے تکبیر تحریمہ سے مشابہت دینا جہالت ہی نہیں رذالت بھی ہے۔

(۳) صفحہ ۲۱۳ پر کہا کہ شخصی، قومی، وطنی نسبتیں ترک کر دینی چاہئیں تاکہ ہم بھی کامیاب ہو جائیں اور جہنم سے نجات حاصل کر کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

لیکن خود بڑے فخر سے ”لاہوری“ کہلا رہے ہیں اور جہنم کو لازم کر رہے ہیں۔

(۴) صفحہ ۱۸۴ پر مانا کہ ”مسلمانوں کی انبیاء اور صلحاء کے ذریعے شفاعت قبول ہوگی۔“

لیکن صفحہ ۲۷۷ پر لکھ مارا ”اس دن مال و دولت، دوست احباب، عزیز واقارب اور پیر فقیر کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔“

(۵) صفحہ ۲۵۰ پر تسلیم کیا کہ ابوطالب کو مشرک ہونے کے باوجود نفع ہوگا، لیکن صفحہ ۲۹۱ پر لکھا کہ مشرک اور کافر کو اس کے اچھے اعمال کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۶) صفحہ ۲۷ پر خلاف شرع امور (بدعت) کا تعلق عقائد و ایمانیات سے بھی کیا۔ جبکہ صفحہ ۲۰۴ پر اس کا تعلق صرف عمل سے جوڑا۔

(۷) صفحہ ۳۹۲ پر ہی تراویح کو سنت بھی کہا پھر نفلی نماز بھی لکھا۔

(۸) ایسے ہی بیس رکعت تراویح بھی لکھیں اور گیارہ کا بھی ذکر کیا۔ (صفحہ ۳۹۲)

ظ... ایک طرف شب برأت کی کسی روایت کو صحیح نہیں مانا۔ (ص ۲۶۹) جبکہ دوسری طرف اس کے متعلق مضمون کے مختلف حصوں کو بخاری، مسند احمد اور نسائی میں تسلیم کر لیا۔

(ص ۳۱۷)

(۹) صفحہ ۳۹۲ پر ہی دس رکعتیں اور ایک وتر لکھا، پھر تین وتر لکھا اور پھر یہ بھی لکھ دیا کہ

پانچ وتر بھی ہوتے تھے اور بایں ہمہ لکھ دیا کہ آپ نے گیارہ رکعتیں ہی پڑھی ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! ایک ہی منہ سے اتنی متضاد باتیں، یوں لگتا ہے جیسے کوئی مست شرابی اول فول بک رہا ہے اور اندھیرے میں ٹاک ٹوئیاں مار رہا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اکاذیب:

مبشر لاہوری وہابی نے جھوٹ، کذب اور دروغ گوئی سے بھی بھرپور کام لیا حتیٰ

کہ وہ کتب احادیث اور خود ذات رسالت مآب ﷺ پر بہتان تراشی سے بھی نہیں

شرمائے۔ ملاحظہ ہو!

(۱) شیخ کے بعض عقیدت مندوں نے فرط عقیدت میں شیخ کی خدمات و تعلیمات کو پس

پشت ڈال کر ایک ایسا متوازی دین وضع کر رکھا ہے..... الخ۔ (صفحہ ۱۷)

جھوٹ اور بہتان ہے، حالانکہ وہابیوں نے ان کی تعلیمات کے برعکس عجدی دھرم قائم

کر رکھا ہے۔ لیکن اپنی خردماغی کی وجہ سے سمجھتے نہیں۔

(۲) اصلاح کرنے والوں..... (کو) اولیاء و مشائخ کا گستاخ قرار دے کر مطعون کرنے لگتے ہیں۔ (صفحہ ۱۷) جھوٹ ہے، ہم صرف گستاخوں پر طعن کرتے ہیں۔

(۳) ”شیخ کی ذاتی تصنیفات“ میں ”سیر اعلام النبلاء کا حوالہ دیا۔ (صفحہ ۲۲)

جبکہ یہ حافظ ذہبی کی تصنیف ہے۔

(۴) الاسراء کے حوالے سے معجزہ و کرامت کے اختیاری ہونے کا انکار کیا (صفحہ ۲۹)

جبکہ وہاں ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

(۵) یہ باور کرایا کہ شیخ کے نزدیک اولیاء کے تصرف کا تصور نہیں ہے۔ (صفحہ ۳۵)

حالانکہ یہ جھوٹ ہے اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۸ پر اس کی تصریح موجود ہے۔

(۶) ابوداؤد، ابن ماجہ اور مسند احمد کے حوالے سے یہ جھوٹ بولا کہ وہاں اللہ اکبر اللہ اکبر

اذان کے شروع میں دوبار کہنے والی اذان حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت

بلال رضی اللہ عنہما کو سکھائی (صفحہ ۵۹) حالانکہ وہاں یہ بات ہرگز نہیں ہے۔

(۷) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا کہ آپ نے تعویذ لٹکانے کو شرک قرار دیا ہے۔

(صفحہ ۱۳۰)

(۸) یہ جھوٹ بولا کہ چوتھی صدی ہجری میں تقلیدی زہری کی لپیٹ میں لوگوں نے مختلف

اماموں کے ناموں پر فرقے بنا لیے (صفحہ ۲۱۴) حالانکہ کوئی نیا فرقہ نہیں بنا، بلکہ وہ تمام

اہلسنت ہی تھے، جو فقہی امور میں اپنا اپنا موقف رکھتے تھے۔

(۹) شب برأت کی ایک روایت کے متعلق لکھا کہ اس کے مختلف حصے بخاری، مسند احمد اور

نسائی میں ہیں (صفحہ ۳۷۱) حالانکہ اس مضمون سے متعلقہ کوئی حصہ وہاں مذکور نہیں۔

(۱۰) الغنیہ کی ”لیلة البراءة“ کو شب برات بنا کر جھوٹ بولا۔ (صفحہ ۳۷۳)

(۱۱) یہ جھوٹ بولا کہ عام معمول کے قیام کو ”تراویح کا نام دیا گیا ہے“۔ (صفحہ ۳۹۳)

(۱۲) پھر لکھا تراویح کوئی الگ نماز نہیں ہے۔ (صفحہ ۳۹۳)

(۱۳) مسند احمد، ابن خزیمہ، المعجم لابن اعرابی اور مسند الشامیین کے نام سے یہ جھوٹ بولا

کہ آپ نے (اختلافی) رفع یدین وفات تک کی ہے

(۵۳۰) حالانکہ ایسی کوئی صحیح حدیث وہاں مذکور نہیں۔

(۱۴) پھر یہ جھوٹ بولا کہ ممانعت رفع یدین کی کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔ (صفحہ ۵۳۰)

(۱۵) پھر جھوٹ بولا کہ صحیح مسلم میں یہ وضاحت ہے کہ ممانعت والی روایت کا تعلق تشہد

سے ہے، قیام سے نہیں۔ (صفحہ ۵۳۰)

(۱۶) کہا کہ نماز تسبیح کو بعض لوگ باجماعت ادا کرنا ضروری خیال کرتے ہیں (صفحہ ۵۷۳)

(حالانکہ یہ جھوٹ ہے۔

(۱۷) بخاری و مسلم کی حدیث میں یہ تحریف و خیانت کی کہ فاحشہ عورت نے اپنے آپ کو

ابن جریج پر پیش کر دیا۔ جسے ابن جریج نے ادا کر دیا۔ (صفحہ ۵۹۵) یہ اس ولی پر صریح

بہتان و الزام ہے۔

(۱۸) آیات قرآنی پر جھوٹ بولا کہ وہاں بے انتہا محبت کی مذمت کہ گئی۔ (صفحہ ۵۹۶)

حالانکہ وہاں بھی بالکل ترک محبت کا ذکر ہے۔

(۱۹) کہا کہ فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم ابوطالب مکی کی کتابیں ہیں۔ (صفحہ ۶۰۱) حالانکہ

وہ شیخ ابن عربی کی کتب ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں جو لوگ اس قدر جاہل اور لالہ ہیں وہ کشتی وہابیت کے ناخدا اور ان کے ”نجات دہندہ“ بنے پھرتے ہیں۔

(۲۰) متعدد جھوٹ بولے کہ ہر مرشد کے نام پر فرقہ بننا شروع ہو گیا۔ (صفحہ ۶۰۲)

(۲۱) صوفیاء کے ہاں جہاد کا کوئی تصور نہیں۔ (صفحہ ۶۰۲)

(۲۲) صوفیاء قرآن و سنت سے بغاوت کرتے ہیں۔ (صفحہ ۶۰۲)

(۲۳) حقوق العباد سے بغاوت کرتے ہیں۔ (صفحہ ۶۰۲)

یہ ایک سرسری جائزہ ہے، مکمل تجزیہ کیا جائے تو وہابی لاہوری کے جھوٹوں کا ایک دفتر تیار ہو جائے۔

ابن تیمیہ کے اندھے مقلد:

دوسروں کو بات بات پر اندھی تقلید، تعصب اور مسلکی عصبیت کے طعنے دینے والوں کا اپنا یہ حال ہے کہ تقلید کو شرک کہنے کے باوجود خود از سر تا پا اس کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ابن تیمیہ کی تقلید کرتے ہوئے مبشر حسین لاہوری وہابی نے اسے ”حرف آخر“ اور ”معیار“ قرار دے کر یوں لکھا ہے:

(۱) اگر شیخ جیلانی کے عقائد و نظریات میں کوئی بگاڑ ہوتا تو ابن تیمیہ اس کی ضرور نشاندہی اور تردید فرماتے مگر اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے شیخ جیلانی کا نہ صرف ذکر خیر فرمایا ہے بلکہ انہیں ”اکابر الشیوخ“، ”الشیخ الامام“، اور ”وائمٹا“ میں شمار فرمایا ہے (صفحہ ۲۶)

نوٹ: صفحہ ۲۲۳ پر بھی ابن تیمیہ کو ہی معیار بنایا ہے۔

(۲) پھر لکھا ہے: معاذ اللہ شیخ پر کوئی فتویٰ صادر کرنے کی بھی راقم اس لیے جسارت نہیں کر سکتا کہ ائمہ نقاد مثلاً ابن تیمیہ، حافظ ذہبی، ابن حجر، ابن رجب وغیرہ نے ایسا نہیں کیا (صفحہ ۳۴)

مطلب یہ ہے کہ وہابی لاہوری کے نزدیک قرآن و سنت نہیں مذکورہ افراد معیار حق و باطل ہیں، جسے وہ رد کریں وہ تمام تر خوبیوں کے باوجود مردود ہوگا، اور جسے وہ قبول کر لیں اس کے عقائد میں کفر و شرک، بدعت و گمراہی کی واضح تصریحات کے باوجود وہ شیخ، امام، ولی اور معتبر ہی رہتا ہے۔

انصاف پسندی کے جذبہ سے سرشار ہو کر بتائیے! کیا ان لوگوں سے بھی کوئی اندھا مقلد، متعصب، متشدد اور گمراہ شخص ہو سکتا ہے دوسروں پر فتوے تو محض اپنے گھناؤنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ درحقیقت ان لوگوں کا کوئی خاص اصول نہیں، جب چاہتے ہیں پتیرا بدل لیتے ہیں۔

الغنیہ اور حنفیہ:

بہت سارے وہابی لوگ یہ جھوٹ بھی بولتے رہتے ہیں کہ غنیۃ الطالبین میں حنفیوں کو مرجیہ فرقہ قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً: عبدالغفور اثری نے اصلی اہلسنت صفحہ ۳۰، داؤد ارشد نے تحفہ حنفیہ ص ۷۴، رئیس ندوی نے ضمیر کا بحران صفحہ ۱۰، ابراہیم سیالکوٹی نے تاریخ اہلحدیث صفحہ ۵۰ پر اور دیگر وہابیوں نے متعدد مقامات پر اس جھوٹ کو نقل کیا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ:

۱..... اس سے اصل احناف مراد نہیں بلکہ ”فہم بعض اصحاب اُبی حنیفۃ النعمان بن

ثابت زعموا أن الايمان هو المعرفة“۔ (الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۹۱) کا جملہ بتا رہا ہے کہ یہ بعض ان لوگوں کا ذکر ہے جو خود کو حنفی باور کراتے ہیں، درحقیقت ان کا احناف سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲..... اس سے مراد غسانیہ گمراہ فرقہ ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض نسخوں میں ”حنفیہ“ کی جگہ ”غسانیہ“ لکھا ہے مثلاً دیکھیے! الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۵، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔

یہی مضمون الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶، قدیمی کتب خانہ میں بھی ہے

اور ابن عبدالکریم شہرستانی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ (المسل والنحل جلد ۱ صفحہ ۱۸۹)

۳..... الغنیہ میں مذکورہ عبارت سے جو عقیدہ بیان کیا گیا ہے وہ ہرگز امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ نہیں ہے۔ اس کی حقیقت و توجیہ کے لیے دیکھیے! شرح العقیدۃ الطحاویہ صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۴۔

۴..... الغنیہ میں سیدنا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو ان الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ ”الامام الاعظم أبی حنیفة النعمان رحمہ اللہ تعالیٰ“ (الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۳)

۵..... علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے مذکورہ عبارت کو الحاقی قرار دیا ہے ملاحظہ ہو! الغنیہ مترجم فارسی۔ اسی بات کو اردو دائرۃ المعارف جلد ۲ صفحہ ۹۳۲ پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

۶..... چونکہ خود غیر مقلد و ہابیوں کے نزدیک بھی الغنیہ میں تحریف والحاق اور حک و اضافہ ہوا ہے ملاحظہ ہو! اختلاف امت کا المیہ صفحہ ۳۳۱، مترجم غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۴۲ از مبشر لاہوری۔

اور زبیر علیزئی نے لکھا ہے کہ ”مروجہ غنیۃ الطالبین کے نسخے کی صحیح و متصل سند میرے علم

میں نہیں ہے۔ (الحديث شماره نمبر ۴۳، صفحہ ۷)

اس لیے الغنیہ کی مذکورہ عبارت ہرگز حجت نہیں ہے۔

اگر وہابیوں کو الغنیہ سے زیادہ ہی پیار ہے تو وہ دیکھ لیں کہ الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۸۹ پر ”محمدی فرقے“ کو رافضی گروہ میں لکھا گیا ہے۔ تو کیا وہ رافضی (شیعہ) ہونا پسند کریں گے۔

فائدہ:

الغنیہ کی مذکورہ عبارت سے احناف پر طعن کرنے والوں کے رد میں خود وہابیوں

نے ہی پیش قدمی کر رکھی ہے۔ مثلاً:

..... وہابیوں کے امام العصر ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا ہے:

بعض مصنفین نے سیدنا امام ابوحنیفہ کو بھی رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ

آپ اہلسنت کے بزرگ امام ہیں..... آپ پر یہ بہتان ہے..... امام ابن تیمیہ امام

ابوحنیفہ کے حق میں دیگر ائمہ سنت کی طرح نہایت ہی حسن ظن رکھتے ہیں..... شہرستانی

فرماتے ہیں: اور تعجب ہے کہ غسان (فرقہ غسانہ کا پیشوا) امام ابوحنیفہ سے بھی مثل اپنے

مذہب کے نقل کیا کرتا تھا..... حافظ ذہبی آپ کی جلالت شان کے بدل قائل ہیں۔ امام

یحییٰ بن معین جرح میں تشددین سے تھے، باوجود اس کے وہ امام ابوحنیفہ پر کوئی جرح

نہیں کرتے، تاریخ اہلحدیث صفحہ ۳۹، ۴۰، ۴۱۔

ابراہیم میر سیالکوٹی نے ”حوالہ غنیۃ الطالبین اور اس کا جواب“ کے عنوان سے مذکورہ عبارت

کا رد نواب صدیق اور اس نے شاہ ولی اللہ دہلوی کی عبارت سے دیا ہے ملاحظہ ہو! تاریخ

اہلحدیث صفحہ ۵۰، ۵۱۔

۲..... مبشر حسین لاہوری وہابی نے مذکورہ عبارت پر حاشیہ لکھتے ہوئے کہا ہے:

غنیۃ الطالبین کے بعض نسخوں میں یہاں حنفیہ کی جگہ غسانیہ ہے۔ بطور مثال دیکھیے الغنیۃ مع تعلیق و تخریج از ابو عبد الرحمن صالح بن محمد بن عویضہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۵، مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت۔

اگر بالفرض یہ حنفیہ ہی ہے تو شیخ عبد القادر جیلانی مرحوم نے حنفیہ کو مرجحہ کی شاخ کیوں قرار دیا؟ تو اس کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ پر ارجاء کا الزام تھا۔ البتہ اس الزام کی یا آپ کے جن اقوال سے ارجاء کا نظریہ کشید کیا جاتا ہے، ان کی کیا حقیقت و توجیہ ہے تو اس کے بارے میں عقیدہ الطحاویہ کے شارح (ابن ابی العز) نے کئی وضاحتیں پیش کی ہیں، دیکھیے شرح العقیدہ الطحاویہ صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۴۔

واضح رہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں بہت سے توصیفی کلمات بیان فرمائے ہیں اور آپ پر لگائے جانے والے بہت سے الزامات رفع کرنے کے ساتھ آپ کو ائمہ سلف میں شمار کیا ہے۔ بطور مثال دیکھیے منہاج السنہ ج ۱ صفحہ ۲۵۱ ج ۲ صفحہ ۳۳۳۔ (غنیۃ الطالبین مترجم صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳)

معلوم ہوا کہ الغنیۃ کے حوالے سے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو الزام دینا غلط ہے۔ آپ اس سے بری ہیں۔

الحمد للہ! الغنیۃ کے نام سے پھیلائی گئیں تمام غلط فہمیوں اور فریب کاریوں کا محاسبہ کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق تسلیم کر کے راہ ہدایت پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمين بحرمت سيد المرسلين ﷺ
(صفر المظفر ۱۴۳۰ھ / فروری ۲۰۰۹ء)

ظظظظظ

